اب مکمل تحقیق وتخریج کے ساتھ

حِصن المُسلم

تالیف

الشیخ سعید بن علی بن وہب القحطانی حفظہ اللہ

اردو ترجمہ

الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

تحقیق وتخریج

ابو الفوزان کفایت اللہ السنابلی

ناشر: اسلامک انفارمیشن سینٹر، ممبئی

میرے بھائیو اور بہنو!

آئی آئی سی کئی نئے پروجیکٹس کے ذریعے مزید لوگوں تک اسلام کی صحیح تعلیم پہنچانا چاہتا ہے۔ مگر ان پروجیکٹس کو مالی تعاون کی ضرورت ہے تاکہ تحقیق و تصنیف کا خرچ اٹھایا جا سکے۔ ساتھ ہی آئی آئی سی موجودہ پروجیکٹس کو بھی جاری رکھنے کی جدوجہد کر رہا ہے۔

ہم آپ سب کو دعوت دیتے ہیں کہ اس کام کو آگے بڑھانے میں آئی آئی سی کا دل کھول کر تعاون کریں۔

فون یا واٹس ایپ کریں9773112909۔

یا ہمارے سینٹر سے رابطہ کریں:

کرلا: 6، سواستک چیمبر، کرلا نرسنگ ہوم کے نیچے، نور جہاں-1 کے سامنے، پائپ روڈ، کرلا ویسٹ، ممبئی400070۔

اندھیری: اندھیری بیکری کمپاؤنڈ، نزد اندھیری جامع مسجد، اندھیری ویسٹ، ممبئی400058

حصن المسلم

تالیف
الشیخ سعید بن علی بن وہب القحطانی حفظہ اللہ

اردو ترجمہ
الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

تحقیق وتخریج
ابو الفوزان کفایت اللہ السنابلی

ناشر
اسلامک انفارمیشن سینٹر، کرلا، ممبئی

نام کتاب : حصن المسلم
تالیف : الشیخ سعید بن علی بن وہب القحطانی حفظہ اللہ
ترجمہ :الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ
تحقیق وتخریج :ابوالفوزان کفایت اللہ سنابلی
ناشر :اسلامک انفارمیشن سینٹر، کرلا، ممبئی
اشاعت : 2018ء
تعداد : 1000
قیمت : 50/روپے

ملنے کے پتے :-

☆ اسلامک انفارمیشن سینٹر، کرلا ممبئی
☆ عمری بک ڈپو، نزد مدرسہ تعلیم القرآن، اشوک نگر، کرلا، ممبئی
☆ مدرسہ رحمانیہ سلفیہ، کملا رامن نگر، بیگن واڑی، گوونڈی، ممبئی
☆ مدرسہ تنویرالاسلام، سعداللہ پور، پوسٹ کسمہی، سدھارتھ نگر، (یو، پی)
☆ مرکز مکتبۃ الاسلام، ایوان ہمدرد، مسلم چوک، گلبرگہ، کرناٹک، انڈیا۔

کتاب منگانے کے لئے رابطہ نمبر:
02226500400

فہرست مضامین

نوٹ:-مؤلف کی فہرست کتاب کے اخیر میں ہے۔

روزہ سے متعلق

حج وعمرہ قربانی وعقیقہ سے متعلق:

سونے، جاگنے اور رات سے متعلق

❁ رنج وغم اور مصائب ومشکلات سے متعلق

❁ بیماری اور عیادت سے متعلق

❁ سفر اور گھر سے نکلنے اور گھر میں داخل ہونے سے متعلق

۞ شادی ،بیاہ و نومولود سے متعلق

❁ موسم اور مختلف اوقات سے متعلق

❁ متفرقات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ التخریج

اذکار ودعاؤں پر لکھی گئی مختصر کتاب "حصن المسلم" کو اللہ رب العزت نے جو مقبولیت عطاء فرمائی ہے، وہ کسی سے مخفی نہیں ہے، بحمد اللہ بہت ساری زبانوں میں مترجم ہوکر یہ کتاب پوری دنیا میں مشہور ہوچکی ہے، ترجمہ کے ساتھ ساتھ متعدد حضرات نے اس کی تہذیب اور تخریج پر بھی کام کیا ہے۔ اللہ رب العالمین مؤلف، مترجمین اور محققین کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

اسلامک انفارمیشن سینٹر ممبئی کی جانب سے ناچیز کو بھی اس کتاب کی تخریج کا کام سونپا گیا، اس طرح بحمد للہ مجھے بھی اس کتاب کے خادمین میں شامل ہونے کا موقع ملا، اس کتاب کی تخریج میں راقم الحروف نے جو طرز ونہج اپنایا ہے اس کی وضاحت پیش خدمت ہے:

۞ صحت وضعف کے لحاظ سے ہر حدیث کا درجہ متعین کرنے کے بعد ہر حدیث کے ساتھ علامہ البانی رحمہ اللہ کا حکم بھی درج کردیا گیا ہے، پہلے بھی بعض نسخوں میں بہت سی احادیث پر علامہ البانی رحمہ اللہ کا حکم درج کیا گیا ہے، لیکن

ہماری ناقص معلومات کی حد تک اس سے قبل اس کتاب کا کوئی ایسا نسخہ نہیں ہے جس میں ہر ہر حدیث پر علامہ البانی رحمہ اللہ کا حکم بتلایا گیا ہو۔ یہ امتیاز صرف ہمارے اس نسخہ کو حاصل ہے اور اس اعتبار سے یہ نسخہ پورے طور پر علامہ البانی رحمہ اللہ کی تخریج بھی اپنے ساتھ لئے ہوئے ہے۔

❁ علامہ البانی رحمہ اللہ کی تصحیح یا تضعیف کا حوالہ حتی الامکان ان کی اس کتاب اور اس مقام سے دیا گیا ہے جہاں علامہ البانی رحمہ اللہ نے متعلقہ حدیث کے تمام طرق اور اسانید پر تفصیلی بحث کی ہے، مثلاً سلسلتین، ارواء، صحیح أبی داؤد مفصل، مشکاۃ کی تحقیق ثانی وغیرہ، تاکہ مراجعہ کرنے والے کو علامہ البانی رحمہ اللہ کے حکم کے ساتھ ساتھ ان کے دلائل سے بھی آگاہی ہو جائے، جبکہ اس سے قبل کے نسخوں میں علامہ البانی رحمہ اللہ کے بیشتر حوالے ایسے ہیں جہاں علامہ البانی رحمہ اللہ کا صرف اجمالی حکم ہی مل سکتا ہے، اس طرح ان حوالوں میں بھی ہمارا یہ نسخہ امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔

❁ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں موجود جن احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے ان میں سے کوئی بھی حدیث ہماری نظر میں صحیح ثابت نہیں ہو سکی ہے،

لہٰذا اس پہلو سے ہماری رائے پوری طرح علامہ البانی رحمہ اللہ کے موافق ہی ہے۔ جہاں تک تصحیح کی بات ہے تو صرف (٦) احادیث ایسی ہیں، جو علامہ البانی رحمہ اللہ کی نظر میں صحیح ہیں، لیکن ہمارا حاصل مطالعہ انہیں ضعیف بتلاتا ہے۔ یعنی ان چھ احادیث کے علاوہ باقی پوری کتاب میں تصحیح وتضعیف کے اعتبار سے ہماری رائے علامہ البانی رحمہ اللہ کے موافق ہی ہے۔

البتہ ایک اور حدیث ایسی ہے جو علامہ البانی رحمہ اللہ کی نظر میں مرفوعاً صحیح ہے جبکہ ہماری نظر میں موقوفاً صحیح ہے، نیز مزید ایک حدیث ایسی بھی ہے جس پر ہم نے کوئی حکم نہیں لگایا ہے بلکہ صرف علامہ البانی رحمہ اللہ کا حکم ذکر کر دیا ہے کیونکہ اس کی اسانید وطرق پر ہمارا مطالعہ جاری ہے۔

۞ جو احادیث علامہ البانی رحمہ اللہ اور ہماری نظر میں صحیح ہیں لیکن بعض نے انہیں کمزور بنیاد پر ضعیف کہا ہے ،ایسی احادیث کے ساتھ مخالف کے اہم اشکالات کا جواب بھی انتہائی اختصار کے ساتھ دیا گیا ہے، یا تفصیل کے لئے اپنی کسی دوسری کتاب کی طرف احالہ کر دیا گیا ہے۔

۞ تخریج میں اختصار سے کام لیا گیا ہے ، مگر کتب ستہ کے حوالوں میں استیعاب کی کوشش کی گئی ہے، چنانچہ ایک حدیث کتب ستہ میں جہاں جہاں بھی

پائی جاتی ہے ہر جگہ کا حوالہ حدیث نمبر کے ذریعہ درج کیا گیا ہے، اگر کسی حدیث کے ساتھ کتب ستہ کے علاوہ بھی کوئی حوالہ ہے تو اس کی وجہ حدیثی فوائد ہیں، مثلاً مدلس کی طرف سے سماع کی صراحت، یا ضعیف راوی کی متابعت وغیرہ۔ البتہ جو حدیث کتب ستہ کی نہیں ہے اس کے لئے دیگر کتب سے اہم حوالے درج کئے گئے ہیں۔

❁ کتبِ ستہ وغیرہ کی متعدد احادیث کے حوالوں کے ساتھ، اس بات کی بھی صراحت کردی گئی ہے کہ کتاب کے الفاظ کس حدیث کے ہیں، اگر کسی ذکر یا دعا میں متعدد احادیث کے الفاظ جمع کئے گئے ہیں تو ہر حصہ کے الفاظ کس حدیث کے ہیں اس کی بھی وضاحت کردی گئی ہے۔

❁ ''حصن المسلم'' کے جس ایڈیشن کو سامنے رکھا گیا ہے وہ، مطبوعہ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۰۱۵ء ہے، اصل کتاب کی ترتیب میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے، البتہ اذکار ودعاؤں کے متون کا اصل احادیث کے متون سے تقابل کیا گیا ہے، بعض مقامات پر مؤلف کی کتاب میں کچھ ایسے اضافے ملے ہیں جو احادیث میں موجود نہیں ہیں، یا بعض جگہ تقدیم وتاخیر ہے، ایسے مقامات پر

اصلاح کرنے کے بعد حاشیہ میں وضاحت کردی گئی ہے۔ کتاب کی فہرست اخیر میں اصل کے مطابق ہی ہے، لیکن شروع میں دی گئی فہرست ہماری ہے، جس میں ساری کتاب کو مقدمہ کے علاوہ تیرہ قسموں میں بانٹ کر ہر قسم کے تحت متعلقہ اذکار ودعاؤں کے حوالے ہیں تاکہ تلاش میں مزید آسانی ہو۔

❁ اصل کتاب کا ترجمہ فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کا ہے، ہم شیخ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے اپنا ترجمہ شامل کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے، جزاہ اللہ خیرا۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ ہزار کوشش کے بعد بھی ہر انسان سے کچھ نہ کچھ چوک ہوجاتی ہے، قارئین سے گزارش ہے کہ اپنے ملاحظات واستدراکات سے ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ ان سے استفادہ کیا جاسکے۔ رب العالمین مؤلف ،مترجم اور راقم الحروف کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور ذخیرہ آخرت بنائے ،آمین یارب العالمین۔

ابو الفوزان کفایت اللہ سنابلی

ممبئی ۲۷/ مارچ ۲۰۱۸ م

ذکر کی اہمیت وفضیلت

۞ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾ (1)

''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور تم میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو''

۞ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا﴾ (2)

''اے ایمان والو! تم اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو''

۞ ﴿وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (3)

''اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور بہت یاد کرنے والی عورتیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے''

(1) سورة البقرة ،رقم(٢)آیت (١٥٢) (2) سورة الأحزاب ،رقم(٣٣)آیت (٤١)
(3) سورة الأحزاب،رقم(٣٣)آیت (٣٥)

۞ ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ وَلاَ تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ﴾ (1)

''اور (اے نبی ﷺ!) اپنے رب کو اپنے دل میں صبح وشام یاد کیجئے عاجزی سے اور ڈرتے ہوئے، پست اور ہلکی آواز سے اور آپ غافلوں میں شامل نہ ہوں''

۞ ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''مَثَلُ الَّذِی يَذْكُرُ رَبَّهُ، وَالَّذِی لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ، مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَيِّتِ'' (2)

''اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور (اس کی) جو اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا، ایسے ہے جیسے زندہ اور مردہ شخص''

۞ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

(1) سورة الأعراف، رقم (۷) آیت (۲۰۵)

(2) صحيح البخاری، رقم (۶۴۰۷) واللفظ له . صحیح مسلم رقم (۷۷۹) اور دیگر کتب احادیث میں یہ الفاظ ہیں: "مثل البيت الذی يذكر الله فيه والبيت الذی لا يذكر الله فيه مثل الحی والميت"

"أَلا أُنبِّئُكُم بِخَيرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالوَرِقِ، وَخَيرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُم ؟ قَالُوا بَلٰى، قَالَ: ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى" (1)

''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے سب اعمال سے بہتر ہے اور تمہارے شہنشاہ کے یہاں بہت زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات میں سب سے زیادہ بلند ہے اور تمہارے لئے سونا چاندی صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارے لئے اس سے بھی زیادہ بہتر ہے کہ تمہارا مقابلہ تمہارے دشمن کے ساتھ ہو اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ صحابہ نے عرض کی کیوں نہیں! (ایسا عمل تو ضرور بتایئے)'' آپ نے فرمایا: ''(وہ ہے) اللہ تعالیٰ کا ذکر''

---

(1) **صحيح** ، سنن الترمذی رقم (٣٣٧٧) واللفظ له ، سنن ابن ماجه رقم (٣٧٩٠) و صححه الألبانی فی تعليقه علی "هداية الرواة"(٢/٤٢٢)رقم(٢٢٠٩)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ، ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ، ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْراً، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعاً، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعاً، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعاً، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً“ [1]

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے اس کے یقین کے مطابق ہوں جو وہ میرے بابت رکھتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی محفل میں یاد کرے تو میں اسے ایسی محفل میں یاد کرتا ہوں جو ان کی محفل سے زیادہ بہتر ہے اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آئے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آئے تو میں اس

[1] صحيح البخاري، رقم (٧٤٠٥) واللفظ له، صحيح مسلم رقم (٢٦٧٥)

کے دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ کے برابر قریب آتا ہوں اور اگر وہ چلتا ہوا میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں''

۞ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

" أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، إِنَّ شَرَائِعَ الإِسْلاَمِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ، قَالَ: لاَ يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْباً مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ" [1]

''ایک شخص نے عرض کیا کہ: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! اسلام کے احکام زیادہ ہونے کی وجہ سے مجھ پر بھاری ہو گئے ہیں لہٰذا آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں (جو تھوڑی ہو اور ثواب میں زیادہ ہو) جسے میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: '' لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ '' تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے''

۞ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

[1] **صحيح**، سنن الترمذی رقم (٣٣٧٥) واللفظ له، سنن ابن ماجه (٣٧٩٣) وصححه الألبانی فی "تخريج الكلم الطيب" رقم (٣)

"مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ: "الم" حَرْفٌ، وَلٰكِنْ: أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ، وَمِيْمٌ حَرْفٌ" [1]

"جس شخص نے کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھا، اس کے لئے اس کے بدلے میں ایک نیکی ہے، اور ایک نیکی کا اجر اس جیسی دس نیکیوں کے برابر ہے (یعنی دس گنا اجر ملے گا)۔ میں نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے لیکن "الف" ایک حرف ہے "لام" ایک حرف ہے اور "میم" ایک حرف ہے"

۞ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلٰى بُطْحَانَ، أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ، فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطِيعَةِ رَحِمٍ؟ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ نُحِبُّ ذٰلِكَ، قَالَ:

[1] **حسن**، سنن الترمذی رقم (۲۹۱۰) وصححه الألبانی فی "الصحیحة" رقم (۳۳۲۷)

أَفَلا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمَ، أَوْ يَقْرَأَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عز وجل خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَثَلاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلاثٍ، وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ، وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الإِبِلِ"[1]

''رسول اللہ ﷺ (گھر سے) باہر تشریف لائے اور ہم ''صفہ'' میں موجود تھے تو آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز بطحان اور عقیق کی طرف جائے اور وہاں سے موٹی موٹی کوہان والی دو اونٹنیاں لائے، اس میں وہ کسی جرم کا ارتکاب کرے نہ قطع رحمی کرے؟ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم (سب ہی) یہ پسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص مسجد کی طرف نہیں جاتا کہ وہ اللہ عزوجل کی طرف سے دو آیتیں جان لے یا پڑھ لے۔ یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین آیتیں اس کے لئے تین (اونٹنیوں) سے بہتر ہے اور چار (آیتیں) اس کے لئے چار (اونٹنیوں) سے بہتر ہے اور (جتنی بھی آیتیں ہوں) اپنی تعداد کے اونٹوں سے (بہتر ہیں)''

[1] **صحيح مسلم**، رقم (٨٠٣) واللفظ له، سنن أبي داؤد، رقم(١٤٥٦)

۞ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ، وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا [لَا يَذْكُرُ] اللّٰهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ''[1]

''جو شخص کسی ایسی جگہ بیٹھا جس میں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا تو وہ (نشست) اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعثِ نقصان ہوگی۔ اور جو شخص کسی ایسی جگہ لیٹا جہاں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا تو وہ (لیٹنا) اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعثِ نقصان ہوگا''

۞ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ، وَلَمْ يُصَلُّوا عَلٰى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً، فَإِنْ شَاءَ

---

[1] **حسن**، سنن أبی بو داود ،رقم (٤٨٥٦)،وحسنه الألبانی فی "الصحیحة"رقم (٧٨) قوسین کی جگہ اصل کتاب میں "لَمْ يَذْكُرِ" ہے لیکن سنن اَبی داوٗد میں "لَا يَذْكُر" ہی ہے۔

عَذَّبَهُمْ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ"[1]

"لوگ جب کسی ایسی محفل میں بیٹھیں جس میں وہ نہ اللہ کو یاد کریں اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں تو وہ (محفل) ان کے لئے باعث نقصان ہوگی۔ پھر اگر (اللہ تعالیٰ) چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں معاف کرے"۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ، وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً"[2]

---

[1] **صحيح**، سنن الترمذی، رقم (٣٣٨٠)، وصححه الألبانی فی "الصحيحة" (٢٣/١-٢٦)، ورقم(٧٤) ـ سفيان عن صالح، تابعه عمارة بن غزية عند ابن أبی عاصم فی الصلاة علی النبی ﷺ (ص٦٦) وإسناده صحيح

صالح سے روایت کرنے میں سفیان کی متابعت عمارہ بن غزیہ نے کردی ہے (الصلاۃ لابن أبی عاصم ص ٦٦) لہٰذا سفیان عن صالح کے طریق پر یا سفیان کے عنعنہ پر اعتراض کی سرے سے گنجائش ہی نہیں ہے۔

[2] **صحيح**، سنن أبی أبو داود، رقم (٤٨٥٥) و صححه الألبانی فی "الصحيحة" برقم(٧٧)

''جب لوگ کسی ایسی محفل سے اٹھتے ہیں جس میں وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو وہ مردہ گدھے کی بدبودار لاش جیسی چیز سے اٹھتے ہیں اور (یہ عمل) ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگا''

نیند سے بیدار ہونے کی دعائیں

۞ ''الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ'' [1]

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا، بعد اس کے کہ اس نے ہمیں مار دیا تھا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے''

۞ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَآ شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ،الحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا

[1] **صحیح البخاری** ، رقم (٦٣١٤) ، صحیح مسلم رقم (٢٧١١) ، سنن أبی داؤد، رقم (٥٠٤٩) ،سنن ابن ماجه،رقم(٣٨٨٠)واللفظ لهم ،سنن الترمذی، رقم(٣٤١٧)

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ"[1]

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔اور اللہ پاک ہے۔اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور (برائی سے بچنے کی) ہمت ہے نہ (نیکی کرنے کی) طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔اے اللہ! مجھے بخش دے"

۞ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِی فِیْ جَسَدِیْ وَرَدَّ عَلَیَّ رُوحِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِكْرِهٖ"[2]

---

(1) **صحيح البخاری**، رقم (١١٥٤) واللفظ له، سنن أبی داؤد،رقم (٥٠٦٠)، سنن الترمذی، رقم (٣٤١٤)،سنن ابن ماجه، رقم (٣٨١٨)

اصل کتاب کے الفاظ پوری طرح کسی بھی روایت کے موافق نہ تھے،اس لئے ہم نے بخاری کے الفاظ درج کئے ہیں، بخاری کی روایت میں آگے ہے کہ: آخر میں "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ" (اے اللہ مجھے بخش دے) کہے،یا کوئی بھی دعاء کرے تو اس کی دعاء قبول ہوگی،اور اس کے بعد اگر وضوء کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوگی۔

(2) **حسن**، سنن الترمذی،رقم (٣٤٠١) وحسنه الألبانی فی "صحيح الجامع"رقم(٧١٦)، وفی "تخريج الكلم الطيب" رقم(٣٤) وكذلك حسنه ابن حجر (نتائج الأفكار١/١١٣)، تفصیل کے لئے دیکھئے: **أنوار النصيحة (ت ٣٤٠١)**

''ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے مجھے جسمانی عافیت دی اور مجھ پر میری روح لوٹا دی اور مجھے اپنی یاد کی اجازت دی''

۞ ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ☆ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ☆ رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ☆ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْعَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ☆ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ☆ فَاسْتَجَابَ لَھُمْ رَبُّھُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ

سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُ كَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُ دْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ☆ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ☆ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ☆ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ☆ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ☆ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾[1]

---

[1] **صحيح البخاری**، رقم (۱۸۳) صحیح مسلم (۷٦۳) ،سنن أبی داؤد، رقم (۱۳۵۳) سنن النسائی ،رقم(۱٦۲)، سنن ابن ماجۃ ،رقم(۱۳٦۳)، آیات کے لئے دیکھیں: آل عمران، رقم(۳) آیت ۱۹۰ تا مکمل سورہ

''بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں (ان لوگوں کے لئے) عظیم نشانیاں ہیں جو صاحب عقل و دانش ہیں وہ لوگ جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور وفکر کرتے ہیں (اور کہتے ہیں:) اے ہمارے رب! تو نے اس (سب کچھ) کو بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو پاک ہے پس تو ہمیں (قیامت کے دن عذاب دوزخ سے بچانا اے ہمارے پروردگار! بے شک جسے تو دوزخ میں ڈال دے، اسے یقیناً تو نے رسوا کر دیا اور ظالموں کے لئے کوئی مدد گار نہیں ہوگا۔ اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک منادی کو ایمان کا اعلان کرتے ہوئے سنا کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! پس تو ہمارے گناہ معاف فرما دے اور ہم سے ہماری سب برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیک بندوں کے ساتھ موت دے۔ یا رب! ہمیں وہ کچھ عنایت فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے سے ہم سے وعدہ فرمایا تھا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا، بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، پس ان کے پروردگار نے ان کی دعا (یہ کہہ کر) قبول فرمائی کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا، مرد ہو یا عورت، تم سب

ایک دوسرے کے ہم جنس ہو لہٰذا جنھوں نے ہجرت کی اور جنھیں ان کے گھروں
سے نکال دیا گیا اور انھیں میری راہ میں تکلیف دی گئی اور وہ لڑے اور شہید
کر دیئے گئے تو میں ضرور ان سے ان کی برائیاں دور کروں گا اور یقیناً انھیں ایسے
باغوں میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی (یہ سب کچھ) اللہ کی
طرف سے صلے کے طور پر ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین صلہ ہے۔ تمھیں
کافروں کا شہروں میں گھومنا پھرنا ہرگز دھوکا نہ دے۔ یہ فائدہ تو معمولی ہے ان کا
انجام دوزخ ہے اور وہ بدترین بچھونا ہے، تاہم جو لوگ اپنے رب سے ڈر گئے ان
کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں
گے (یہ سب کچھ) اللہ کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس
ہے وہ نیکوں کے لئے بہت بہتر ہے، اور یقیناً کچھ اہل کتاب ایسے ہیں جو اللہ پر
اور جو کچھ تمھاری طرف نازل کیا گیا اور جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا اس پر
ایمان لاتے ہیں وہ اللہ کے سامنے جھکنے والے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو
معمولی قیمت کے عوض نہیں بیچتے، یہی لوگ ہیں جن کے لئے ان کے رب کے
ہاں بہترین صلہ ہے، بے شک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے اے ایمان والو!
صبر کرو، (مقابلے کے وقت) ثابت قدم رہو اور مورچہ بند ہو کر تیار رہو اور اللہ

سے ڈروتا کہ تم کامیاب ہو جاؤ“

لباس پہننے کی دعاء

۞ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّي وَلَا قُوَّةٍ“ (1)

”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور مجھے میری ذاتی قوت اور طاقت کے بغیر یہ عطا کیا“

نیا لباس پہننے کی دعا

۞”اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ“ (2)
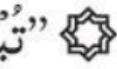
”اے اللہ! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے، تو نے ہی مجھے یہ پہنایا میں

(1) **حسن**، سنن أبي داؤد ،رقم (٤٠٢٣) وحسنه الألباني في تعليقه على "هداية الرواة" (٢٠٤/٤)رقم(٤٢٧٠)
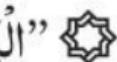
(2) **صحيح**، سنن أبي داؤد ،رقم (٤٠٢٠)واللفظ له،سنن ترمذي،رقم (١٧٦٧) وصححه الألباني في تعليقه على "هداية الرواة" (٢٠٣/٤) رقم (٤٢٦٩)

تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی کا اور اس کام کی بھلائی کا جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے"

نیا لباس پہننے والے کے لئے دعا
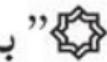
"تُبْلِي وَيُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالٰى"[1]

"تم اسے بوسیدہ کرو اور اللہ تعالیٰ (تمھیں) اس کے عوض اور دے"

"اِلْبَسْ جَدِيْداً وَعِشْ حَمِيْداً وَمُتْ شَهِيْداً"[2]

"نیا لباس پہنو اور قابل تعریف زندگی بسر کرو، اور تم شہید بن کر فوت ہو"

لباس اتارتے وقت کی دعا

"بِسْمِ اللّٰهِ"[3]

(1) **صحيح موقوف**، سنن أبي دؤد، رقم (٤٠٢٠) وصححه الألباني في تعليقه على "هداية الرواة" (٢٠٣/٤)رقم(٤٢٦٩) (2) **حسن**، سنن ابن ماجه، رقم (٣٥٥٨) وحسنه الألباني في "الصحيحة" برقم (٣٥٢)، و حسنه ابن حجر في "نتائج الأفكار" (١٣٨/١) تفصیل کے لئے دیکھئے: **أنوار النصيحة (جه/ ٣٥٥٨)**

(3) **حسن لغيره**، سنن الترمذي(٦٠٦)،عمل اليوم والليلة لابن السني(٢٧٤) و حسنه الألباني في "الإرواء" (٥٠)، مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: **أنوار النصيحة (ت/٦٠٦)**

''اللہ کے نام کے ساتھ''

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

۞ ''[بِسْمِ اللّٰهِ] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبائِثِ''[1]

''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں خبیثوں اور خبیثیوں سے''

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

۞ ''غُفْرَانَكَ''[2]

''اے اللہ میں تیری بخشش چاہتا ہوں''

وضو سے پہلے کی دعا

۞ ''بِسْمِ اللّٰهِ''[3]

---

[1] **صحیح البخاری**، رقم (١٤٢) صحیح مسلم ،رقم (٣٧٥)، **قوسین والے اضافہ** کاذکر ماقبل والی حدیث (سنن الترمذی رقم٦٠٦) میں ہے۔

[2] **صحيح**، سنن أبی داؤد،رقم (٣٠)، سنن الترمذی رقم (٧)، سنن ابن ماجه، رقم (٣٠٠) وصححه الألبانی فی "صحيح أبی داؤد"(٥٩/١)رقم(٢٣)

[3] **صحيح**، سنن أبی دؤد،رقم (١٠١)، سنن ابن ماجه،رقم (٣٩٧) ←

''اللہ کے نام کے ساتھ''

وضو کے بعد کی دعائیں

۞ ''اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ''①

''میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''

۞ ''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ''②

← سنن نسائی، رقم (٧٨) وصححه الألبانی فی "صحیح أبی داؤد" (١٦٨/١) رقم(٩٠) ، وانظر: صحیح ابن خزیمة (١٤٤) وصححه الألبانی فی التعلیق علیه

① **صحیح مسلم**، رقم (٢٣٤) ،سنن أبی داؤد،رقم(١٦٩)،سنن الترمذی، رقم (٥٥) سنن النسائی ،رقم(١٤٨)، سنن ابن ماجة ،رقم(٤٧٠)

② **صحیح** ، سنن الترمذی ،رقم (٥٥) وصححه الألبانی فی "تمام المنة" (ص ٩٦-٩٧) وانظر"الإرواء" رقم(٩٦) تفصیل کے لئے دیکھئے: **أنوارالنصیحة (ت/٥٥)**

''اے اللہ مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں میں سے بنادے اور مجھے بہت زیادہ پاک رہنے والوں میں سے بنادے''

۞ ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ'' (1)

''پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریفوں کے ساتھ، میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں''

گھر سے نکلتے وقت کی دعائیں

۞ ''بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'' (2)

---

(1) **صحيح** ، السنن الكبرى للنسائى ،رقم (٩٨٢٩) ، شعب الإيمان (٢٦٨/٤) ، الفوائد المنتخبة (ق١/١٥٠/أ) ولم يصب من أعله بالوقف ، وصححه الألبانى فى "الإرواء" (٩٤/٣)

(2) **صحيح** ، سنن أبى داؤد،رقم (٥٠٩٥)، سنن الترمذى،رقم(٣٤٢٦)المختاره للضياء رقم (١٥٤٠)وصرح ابن جريج بالسماع عنده ، وصححه الألبانى فى "تخريج الكلم الطيب" ، رقم (٥٩) اصل کتاب میں " لَا حَوْلَ" سے پہلے "وَ" ہے لیکن حدیث میں یہ موجود نہیں ہے۔

''(میں اس گھر سے) اللہ کے نام کے ساتھ (نکل رہا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے''

۞ ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ''[1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں (اس بات سے) کہ میں گمراہ ہوجاؤں یا مجھے گمراہ کردیا جائے، یا میں پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جائے میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا میرے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے''

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

۞ ''بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ

---

[1] **صحیح**، سنن أبی داؤد، رقم (٥٠٩٤) واللفظ له، سنن الترمذی، رقم (٣٤٢٧)، سنن النسائی، رقم (٥٥٣٩)، سنن ابن ماجه رقم (٣٨٨٤) و صححه الألبانی فی "الصحیحة" رقم (٣١٦٣)، تفصیل کے لئے دیکھئے: أنوارالنصیحة (د/۵۰۹۴)

رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا"[1]

"اللہ کے نام کے ساتھ ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اللہ ہی کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور اپنے رب ہی پر ہم نے توکل کیا"

مذکورہ کلمات پڑھنے کے بعد اپنے گھر والوں کو سلام کریں۔

مسجد کی طرف جانے کی دعا

۞ " اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِيْ نُوراً وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِي سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِن فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا ، اللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوراً "[2]

"اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرمادے، اور میری زبان میں بھی،

---

[1] **ضعيف لانقطاعه** ، سنن أبي داؤد، رقم (٥٠٩٦) ، وتراجع الألباني عن تصحيحه في "الضعيفة" (١٢/٧٣١)

"صحیح مسلم رقم (۲۰۱۸) میں ہے کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے، تو شیطان کہتا ہے، یہاں نہ تمہارے لئے رات گذارنے کی گنجائش ہے نہ کھانا کھانے کی (مؤلف)"

[2] **صحيح مسلم** ، (٢/٥٣٠) رقم (٧٦٣) ترقيم دارالسلام (١٧٩٩) ←

میرے کانوں میں بھی اور میری نگاہ میں بھی، میرے پیچھے بھی نور ہو اور میرے سامنے بھی، میرے اوپر بھی نور ہو اور میرے نیچے بھی، اے اللہ مجھے نور عطا کر''

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

مسجد میں داخل ہوتے وقت سنت یہ ہے کہ سب سے پہلے دایاں پاؤں مسجد

← اصل کتاب میں متعدد احادیث کے حوالے سے مزید الفاظ ہیں، ہم نے صحیح مسلم کی صرف اس حدیث کے الفاظ درج کئے ہیں جس میں صراحت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے نماز کے لئے جاتے ہوئے انہیں پڑھا تھا۔

اس حدیث کے راویوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ نبی ﷺ نے یہ دعاء کب پڑھی تھی، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ساری روایات میں جمع وتطبیق کی صورت یہ بتائی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ہر اس موقع سے یہ دعاء پڑھی تھی جس کا ذکر روایات میں ہے۔ دیکھئے: [نتائج الافکار لابن حجر (۱/۲۶۶)]

زبیر علی زئی صاحب نے لکھا ہے:

''یہ دعاء مطلق ہے اس کا مسجد جانے سے کوئی تعلق نہیں ہے'' [حصن المسلم، تخریج زبیر علی زئی: ص (۴۰)]

عرض ہے کہ صحیح مسلم کی حدیث میں صاف موجود ہے:

''**فأذن المؤذن فخرج إلى الصلاة، وهو يقول: اللهم اجعل في قلبي نورا.....الخ**''

''مؤذن نے اذان دی، پھر آپ ﷺ نماز کیلئے نکلے اور آپ کہہ رہے تھے: **اللهم اجعل في قلبي نورا** ....'' [صحیح مسلم (۳/۵۳۰) رقم (۷۶۳)] نیز دیکھیں: [الجامع الکامل للأعظمی (۹/۵۳۴)]

لہٰذا یہ کہنا کہ ''اس کا مسجد جانے سے کوئی تعلق نہیں ہے'' غلط ہے۔

کے اندر داخل کیا جائے [1] اس کے بعد یہ دعاء پڑھی جائے:

"[أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ] [2] [بِسْمِ اللّٰهِ] [3] [وَالصَّلٰوةُ] [4] [وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ] [5] [اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ] [6]

① **حسن** ، المستدرك للحاكم، ط الهند (١/٢١٨) وإسناده حسن، وحسنه الألبانی فی "الصحيحة" برقم (٢٤٧٨)

② **صحيح** ، سنن أبی داؤد،رقم (٤٦٦) وصححه الألبانی فی "صحيح أبی داؤد"(٢/٣٦٤)رقم(٤٨٥)

③ **ضعيف** ، سنن ابن ماجه ،رقم (٧٧١)، فضل الصلاة على النبیﷺ،رقم (٨٢) ، عمل اليوم والليلة لابن السنی، رقم (٨٨)، و تراجع الألبانی عن تصحيحه لهذا اللفظ فی "الضعيفة" برقم (٦٩٥٣)

④ **ضعيف** ، سنن الترمذی،رقم (٣١٤) ، عمل اليوم والليلة لابن السنی، رقم (٨٨) ، فضل الصلاة على النبی،رقم (٨٢) ، وحسنه الألبانی فی "تخريج الكلم الطيب" رقم(٦٤)

⑤ **صحيح** ، سنن أبی داؤد،رقم (٤٦٥) ، سنن ابن ماجه، رقم (٧٧٢)، وصححه الألبانی فی "صحيح أبی داؤد" (٢/٣٦١)رقم(٨٤٨)

⑥ **صحيح مسلم**، رقم (٧١٣) ،سنن أبی داؤد،رقم(٤٦٥)سنن النسائی، رقم (٧٢٩)، سنن ابن ماجة،رقم(٧٧٢)واللفظ لهم

”میں شیطان مردود سے عظمت والے اللہ کی، اس کے کریم چہرے اور اس کی قدیم سلطنت کی پناہ مانگتا ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ (داخل ہوتا ہوں) اور درود وسلام ہو رسول اللہ ﷺ پر ۔ اے اللہ ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے“

مسجد سے نکلنے کی دعا

مسجد سے نکلتے وقت سنت یہ ہے کہ سب سے پہلے بایاں پاؤں مسجد سے باہر نکالا جائے (1) اس کے بعد یہ دعاء پڑھی جائے:

۞ ”[بِسْمِ اللّٰهِ] (2) [وَالصَّلٰوةُ] (3) [وَالسَّلَامُ عَلٰى

---

(1) **حسن**، المستدرك للحاكم، ط الهند (۲۱۸/۱) وإسناده حسن، وحسنه الألباني في "الصحيحة" برقم (۲٤۷۸)

(2) **ضعيف**، سنن ابن ماجه ،رقم (۷۷۱)، فضل الصلاة على النبي ﷺ،رقم (۸۲)، عمل اليوم والليلة لابن السني، رقم (۸۸)، و تراجع الألباني عن تصحيحه لهذا اللفظ في "الضعيفة" برقم (٦۹٥۳)

(3) **ضعيف**، سنن الترمذي،رقم (۳۱٤)، عمل اليوم والليلة لابن السني، رقم (۸۸)، فضل الصلاة على النبي،رقم (۸۲)، وحسنه الألباني في "تخريج الكلم الطيب" رقم(٦٤)

رَسُوْلِ اللّٰہِ]① [اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ]②، [اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِی مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ]③

''اللہ کے نام کے ساتھ (میں نکلتا ہوں) اور درود وسلام ہو رسول اللہ ﷺ پر۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل چاہتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچائے رکھ''

---

① **صحیح** ، سنن أبی داود،رقم (٤٦٥) ، سنن ابن ماجه، رقم (٧٧٢)، وصححه الألبانی فی "صحیح أبی داود" (٢/٣٦١)رقم(٨٤٨)

② **صحیح مسلم** ، رقم (٧١٣) ،سنن أبی داود،رقم(٤٦٥)سنن النسائی، رقم (٧٢٩)، سنن ابن ماجة،رقم(٧٧٢)واللفظ لهم

③ **مقطوع** ، سنن ابن ماجه رقم (٧٧٣) یہ نہ نبی ﷺ کی حدیث ہے نہ صحابی کا اثر ہے، بلکہ امام نسائی رحمہ اللہ کی تحقیق میں یہ کعب الأحبار کا قول ہے[عمل الیوم واللیلة للنسائی(ص١٧٩)] اور یہی درست بات ہے۔ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی امام نسائی کی تائید کی ہے۔[نتائج الأفکار لابن حجر : ١/٢٧٧]

علامہ مقبل رحمہ اللہ کی بھی یہی تحقیق ہے، دیکھیں:[أحادیث معلة ظاهرها الصحة (ص٤٣٤)]

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس علت پر کوئی بات نہیں کی ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس پر آگاہ نہیں ہو سکے، اسی لئے مرفوعاً اس کی تصحیح کر دی ہے، واللہ اعلم۔

اذان کے اذکار

۞ اذان سن کر وہی الفاظ کہیں جو مؤذن کہتا ہے [1] البتہ "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةُ" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" "آؤ نماز کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف" کے جواب میں "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" (اللہ کی توفیق ومدد کے بغیر کسی گناہ سے بچنے کی طاقت اور کوئی نیکی کرنے کی قوت نہیں) کہیں" [2] مؤذن کے شہادتین کہنے کے بعد [3] یہ دعا پڑھیں:

۞ " وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبّاً وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلاً وَبِالْاِسْلَامِ دِيْناً " [4]

---

[1] **صحيح البخاری** ، رقم (٦١١) ، صحيح مسلم ، رقم (٣٨٣)، سنن أبی داؤد، (٥٢٢)سنن الترمذی(٢٠٨)سنن النسائی،رقم(٦٧٣)،سنن ابن ماجة، (٧٢٠)

[2] **صحيح البخاری** ، رقم (٦١٣)

[3] **صحيح** ، شرح معانی الآثار (١٤٥/١) صحيح ابن خزيمة ، رقم (٤٢٢) و صححه الألبانی فی "الثمر المستطاب" (ص١٨٣)

[4] **صحيح مسلم** ، رقم (٣٨٦)، سنن أبی داؤد(٥٢٥) واللفظ له، سنن ابن ماجة (٧٢١)،سنن النسائی (٦٧٩) مذکورہ کلمات کی جگہ مختصراً صرف "وَأَنَا، وَأَنَا" کہنا بھی ثابت ہے سنن أبی داؤد (٥٢٦)،وصححه الألبانی فی "صحح أبی داؤد" (٥٣٨)

''اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں میں راضی ہو گیا اللہ کے رب ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر''

۞ مؤذن کا جواب دینے کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود بھیجیں ،(1) پھر یہ دعاء پڑھیں:

۞ " اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَ الصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِي وَعَدْتَهُ،(2) [اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ](3)

''اے اللہ اس کامل دعوت اور قائم نماز کے رب! تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور

---

(1) **صحيح مسلم**، رقم (٣٨٤)، سنن أبي داؤد، رقم (٥٢٣)، سنن الترمذي، رقم (٣٦١٤) سنن نسائي، رقم (٦٧٨)

(2) **صحيح بخاري**، رقم (٦١٤)، سنن أبي داؤد، رقم (٥٢٩) سنن الترمذي، رقم (٢١١)، سنن ابن ماجة، رقم (٧٢٢) واللفظ لهم، سنن النسائي، رقم (٦٨٠)

(3) **ضعيف لشذوذ هذا اللفظ**، السنن الكبرى للبيهقي، ط الهند (٤١٠/١) وضعفه الألباني في "الضعيفة" (٢٩٣/١١)

فضیلت عطا فرما، اور انہیں مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا"

"اذان اور اقامت کے درمیان اپنے لئے دعا کریں کیونکہ اس وقت دعا رد نہیں ہوتی"[1]

دعاءِ استفتاح

" اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ"[2]

"اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر دے جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری پیدا فرمائی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے

---

[1] **صحیح**، سنن أبی داؤد، رقم (٥٢١)، سنن الترمذی، رقم (٢١٢) وصححه الألبانی فی "صحیح أبی داؤد" (١٤/٣) رقم (٥٣٤)

[2] **صحیح البخاری**، رقم (٧٤٤) واللفظ له، صحیح مسلم، رقم (٥٩٨)، سنن أبی داؤد، رقم (٧٨١) سنن النسائی، رقم (٦٠)، سنن ابن ماجة، رقم (٨٠٥) أصل کتاب میں مسلم کے الفاظ درج تھے، لیکن ہم نے بخاری کے الفاظ درج کیے ہیں۔

گناہوں سے پاک کردے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اے اللہ مجھ سے میرے گناہ برف پانی اوراولوں کے ساتھ دھودے''

۞"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ"[1]

---

[1] **صحيح موقوف** ، مصنف ابن أبي شيبة، ت الشثري،رقم (٢٤٠٨)

یہ روایت بعض صحابہ مثلاً عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً ہی ثابت ہے، کئی روایات میں اسے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مرفوعاً بیان کردیا گیا ہے، اورعلامہ البانی رحمہ اللہ نے مرفوعاً صحیح بھی کہا ہے ،لیکن مرفوع روایات تمام کی تمام منکر ہیں، اورمنکر روایات آپس میں ایک دوسرے کوتقویت نہیں دیتیں۔امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (المتوفی ۳۱۱) فرماتے ہیں:

"أما ما يفتتح به العامة صلاتهم بخراسان من قولهم :"سبحانك اللهم و بحمدك---" فلا نعلم في هذا خبرا ثابتا عن النبي صلى الله عليه وسلم عند أهل المعرفة بالحديث ، ولست أكره الافتتاح ---على ما ثبت عن الفاروق ---غير أن الافتتاح بما ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم في خبر علي بن أبي طالب، وأبي هريرة، وغيرهما بنقل العدل عن العدل موصولا إليه صلى الله عليه وسلم أحب إلي، وأولى بالاستعمال إذ اتباع سنة النبي صلى الله عليه وسلم أفضل وخير من غيرها"[صحيح ابن خزيمة(١/٢٣٧- ٢٣٩)]

''خراسان میں عام لوگ جونماز کےشروع میں یہ پڑھتے ہیں: "سبحانك اللهم و بحمدك---الخ"،تو اس سلسلے میں ائمہ حدیث کے یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ثابت صحیح حدیث ہم نہیں جانتے ،چونکہ عمرفاروق رضی اللہ عنہ سے موقوفا یہ ثابت ہےاس لئے میں اسے مکروہ بھی نہیں کہتا تاہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جوحدیث علی رضی اللہ عنہ،ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہما سے بسند صحیح ومتصل مروی ہے،وہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے،اوراسے پڑھنازیادہ بہتر ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع افضل ہے،اورآپ کاطریقہ دوسروں کےطریقے سے بہتر ہے''

''اے اللہ! میں تیری حمد کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیرا نام بہت بابرکت ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں''

۞ ''وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفاً وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعاً اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ، وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّآ اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّآ اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ بِيَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ''[1]

[1] صحيح مسلم، رقم (٧٧١) واللفظ له، سنن أبي داؤد، رقم (٧٦٠)، سنن الترمذي، رقم (٣٤٢١)، سنن النسائي، رقم (٨٩٧)

''میں نے یک سو ہو کر اپنا چہرہ اس ہستی کی طرف پھیر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، یقیناً میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ہوا ہے اور میں اللہ کے فرماں برداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور میں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا، پس تو میرے سب گناہ معاف فرمادے اور واقعہ یہ ہے کہ تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کرسکتا اور بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما تیرے سوا کوئی بھی بہترین اخلاق کی طرف رہنمائی نہیں کرسکتا اور مجھ سے برے اخلاق ہٹادے کہ تیرے سوا کوئی بھی مجھ سے برے اخلاق نہیں ہٹا سکتا۔ میں حاضر ہوں اور تابع فرمان ہوں اور تمام تر بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے اور برائی تیری طرف منسوب نہیں ہوسکتی، میری توفیق تیری ہی وجہ سے ہے۔ التجا بھی تیری طرف ہے تو بہت بابرکت اور بڑا بلند ہے، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں''

۞ '' اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَآئِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُونَ اِهْدِنِىْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِىْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ "(1)

"اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کے جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان اس چیز کا فیصلہ کرے گا، جس میں وہ اختلاف کرتے رہے تھے، مجھے اپنے حکم کے ساتھ حق کی ان باتوں میں ہدایت دے جن میں اختلاف ہوگیا ہے یقیناً تو ہی جسے چاہے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے"

۞ " اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا "(2)

---

(1) صحيح مسلم ، رقم (٧٧٠)، واللفظ له ، سنن أبی داؤد، رقم(٧٦٧)، سنن الترمذی ، رقم(٣٤٢٠)، سنن النسائی(١٦٢٥) ، سنن ابن ماجة ، رقم (١٣٥٧)

(2) صحيح مسلم ، رقم (٦٠١) اصل کتاب میں یہاں سنن ابوداود، رقم (٧٦٤) وغیرہ کے حوالے سے یہی الفاظ مزید اضافے کے ساتھ ہیں، لیکن علامہ البانی رحمہ اللہ نے ان الفاظ والی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے[ضعیف أبی داود، رقم (١٣٢)] اس لئے بہتر یہی ہے کہ صحیح مسلم کے یہ الفاظ پڑھے جائیں۔

''اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا، اور ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے بہت زیادہ۔ اور میں صبح وشام اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں''

۞ ''اللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ [1] اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ [2] لَكَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَّقَوْلُكَ حَقٌّ وَّالجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ ، اللّٰھُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَ بِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ [3] ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ [2] اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ [3] أَنْتَ اِلٰهِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ [4] وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' [3]

[1] صحیح البخاری ،رقم (۷۳۱۶) [2] صحیح البخاری ،رقم (۷۴۴۲)
[3] صحیح البخاری،رقم (۱۱۲۰) [4] صحیح البخاری،رقم (۷۴۹۹)

''اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو نور ہے آسمانوں اور زمین کا اور (ان چیزوں کا) جو ان میں ہیں۔ اور تیرے ہی لئے ہر قسم کی تعریف ہے، تو منتظم ہے آسمان اور زمین کا اور جو کچھ بھی ان میں ہے اور تیرے لیے ہی ہر قسم کی تعریف ہے تو ہی رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان میں موجود چیزوں کا اور تیرے لئے ہی سب تعریف ہے۔ تیرے لئے بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین کی اور جو ان میں ہے اور تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ تو بادشاہ ہے آسمانوں اور زمین کا اور تیرے ہی لئے سب تعریف ہے۔ تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری بات حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، آگ حق ہے، انبیاء حق ہیں، حضرت محمد ﷺ حق ہیں، اور قیامت حق ہے، اے اللہ! تیرے ہی لئے میں تابع ہوا اور تجھ ہی پر میں نے توکل کیا، تجھ ہی پر میں ایمان لایا اور تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا۔ تیری ہی مدد کے ساتھ میں نے (تیرے دشمنوں سے) مقابلہ کیا اور تیری ہی طرف میں فیصلہ لے کر آیا، پس تو مجھے معاف فرمادے جو کچھ میں نے پہلے کیا ہے اور جو کچھ بعد میں کیا، جو میں نے پوشیدہ کیا اور جو کچھ سرعام کیا، اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی (ہر چیز کو اس کے

مقام تک) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی (اس سے) پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ۔ تو ہی میرا معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں"۔ اور اللہ کی توفیق و مدد کے بغیر کسی گناہ سے بچنے کی طاقت اور کوئی نیکی کرنے کی قوت نہیں"

رکوع کی دعائیں

۞ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ"(1)

"پاک ہے میرا رب عظمت والا" اسے تین مرتبہ پڑھیں (2)

۞"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ"(3)

(1) **صحيح مسلم** ، رقم (٧٧٢)،سنن أبي داؤد،رقم(٨٧٤)، سنن الترمذي،رقم(٢٦٢)سنن النسائي،رقم(١٦٦٥)،سنن ابن ماجة،رقم(٨٨٨)

(2) **حسن لغيره** ، سنن أبي داؤد، رقم (٨٨٥)،سنن ابن ماجة،رقم(٨٨٨) وصححه الألباني في "صحيح أبي داؤد" ، رقم (٨٢٨) ، تفصیل کے لئے دیکھئے: أنوار النصيحة (د/٨٨٥)

(3) **صحيح البخاري** ، رقم (٧٩٤) ، صحيح مسلم ،رقم (٤٨٤)،سنن أبي داؤد،رقم(٨٧٧)،سنن النسائي(١١٢٢)، سنن ابن ماجه،رقم(٨٨٩) واللفظ لهم

''پاک ہے تو اے اللہ، اے ہمارے رب اپنی تعریف کے ساتھ اے اللہ مجھے معاف فرمادے''

۞ ''سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ''[1]

''بہت ہی پاکیزہ، انتہائی مقدس، فرشتوں اور روح (جبرئیل) کا رب''

۞ '' اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ،[2] [وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِيْ][3]

''اے اللہ! میں تیرے لئے ہی جھکا اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور میں تیرا ہی فرماں بردار بنا اظہار عاجزی کیا میرے کانوں نے میری آنکھوں نے، میرے دماغ نے، میری ہڈیوں نے، میرے پٹھوں نے اور (میرے اس جسم نے) جسے

---

[1] **صحيح مسلم**، رقم (٤٨٧)، سنن أبي داؤد، رقم (٨٧٢)، سنن النسائی، رقم (١٠٤٨)

[2] **صحيح مسلم**، رقم (٧٧١)، سنن الترمذی، رقم (٣٤٢١) واللفظ لهما، سنن أبي داؤد، رقم (٧٦٠)، سنن النسائی، رقم (١٠٥٠)

[3] **صحيح**، مسند أحمد ط الميمنية (١/١١٩)، صحيح ابن حبان مع التعليقات الحسان للألبانی رقم (١٨٩٨)، وصححه الألبانی فی التعليق عليه

اٹھایا ہوا ہے میرے قدموں (پاؤں) نے“

”سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ“[1]

”پاک ہے بہت بڑی قدرت و طاقت والا اور بہت بڑی بادشاہت والا اور بڑائی اور عظمت والا“

رکوع سے اٹھنے کی دعائیں

”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“[2]

”اللہ نے اس شخص کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی“

”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ“[3]

---

[1] سنن أبی داؤد،رقم (٨٧٣)، سنن نسائی ،رقم (١١٣٢) وصححه الألبانی فی "صحيح أبی داؤد"(٤/ ٢٧)رقم(٨١٧)

[2] **صحيح البخاری** ، رقم (٧٩٦) ، صحيح مسلم ،رقم (٤٠٩)،سنن أبی داؤد، رقم(٦٠٣)،سنن الترمذی (٢٦٧)،سنن النسائی (٩٢١)، سنن ابن ماجه (١٢٣٩)

[3] **صحيح البخاری** ،رقم (٧٩٩) ، سنن النسائی،رقم(١٠٦٢) واللفظ لهما ، سنن أبی داؤد،رقم (٨٧٠)،سنن الترمذی،رقم(٤٠٤)

''اے ہمارے پروردگار! تیرے لئے ہی ہر قسم کی تعریفیں ہیں، تعریف بہت زیادہ، پاکیزہ جس میں برکت کی گئی ہے''

۞ ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ''[1]

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے اتنی کہ جس سے آسمان بھر جائیں اور جس سے زمین بھر جائے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور اس کے بعد ہر وہ چیز بھر جائے جسے تو چاہے اے تعریف اور بزرگی کے لائق! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی جب کہ ہم سب تیرے ہی بندے ہیں (یہ ہے کہ) اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی صاحب حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی''

[1] **صحیح مسلم**، رقم (٤٧٧) واللفظ له، سنن أبی داؤد، رقم (٨٤٧) سنن النسائی، رقم (١٠٦٨)۔ اصل کتاب میں صحیح مسلم ہی کے حوالے سے یہ ذکر منقول ہے لیکن الفاظ پورے طور سے مسلم کی روایت سے نہیں ملتے، ہم نے مسلم کے الفاظ ہی درج کئے ہیں۔

سجدے کی دعائیں

۞ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى" (1)

"پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے"، اسے تین مرتبہ پڑھیں (2)

۞ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي" (3)

"پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے رب اپنی تعریف کے ساتھ اے اللہ مجھے معاف فرمادے"

۞ "سُبُّوحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ" (4)

---

(1) **صحيح مسلم**، رقم (٧٧٢)، سنن أبي داؤد، رقم (٨٧١)، سنن الترمذي، رقم (٢٦٢) سنن النسائي، رقم (١٠٠٨)، سنن ابن ماجة، رقم (٨٨٨)

(2) **حسن لغيره**، سنن أبي داؤد، رقم (٨٨٥)، سنن ابن ماجة، رقم (٨٨٨) وصححه الألباني في "صحيح أبي داؤد"، رقم (٨٢٨)، تفصیل کے لئے دیکھئے: أنوار النصيحة (د/٨٨٥)

(3) **صحيح البخاري**، رقم (٧٩٤)، صحيح مسلم، رقم (٤٨٤)، سنن أبي داؤد، رقم (٨٧٧) سنن النسائي، رقم (١١٢٢)، سنن ابن ماجة، رقم (٨٨٩)

(4) **صحيح مسلم**، رقم (٤٨٧)، سنن أبي داؤد، رقم (٨٧٢) سنن النسائي، رقم (١١٣٤)

''نہایت پاکیزگی والا،نہایت مقدس،فرشتوں اور روح (جبریل) کا رب''

۞ '' اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ '' [1]

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا، تجھ پر ہی میں ایمان لایا، تیرے لئے ہی فرمانبردار ہوا، میرا چہرہ اس ہستی کے لیے سجدہ ریز ہوا جس نے اسے پیدا کیا اسے شکل وصورت دی اور اسکے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے۔ بڑا بابرکت ہے اللہ جو بہترین خالق ہے''

۞ ''سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ'' [2]

''پاک ہے انتہائی غلبے اور بڑی بادشاہت والا اور بڑائی اور عظمت والا''

---

[1] **صحيح مسلم**،رقم (٧٧١) ،سنن الترمذی،رقم (٣٤٢١) واللفظ لهما، سنن أبی داؤد،رقم(٧٦٠)

[2] **صحيح** ، سنن أبی داؤد،رقم (٨٧٣)،سنن النسائی،رقم (١١٣٢) وصححه الألبانی فی "صحيح أبی داؤد"(٤/٢٧)رقم(٨١٧)

۞ " اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَاَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَّتَهُ وَسِرَّهُ "[1]

''اے اللہ میرے تمام گناہ معاف فرمادے، چھوٹے، بڑے، پہلے، اور بعد والے ظاہر اور پوشیدہ''

۞ " اَللّٰهُمَّ [اِنِّيْ] اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ "[2]

''اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ذریعے سے تیری ناراضی سے، تیری معافی کے ذریعے سے تیری سزا سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعے سے تجھ سے، میں تیری پوری تعریف نہیں کرسکتا تو اسی طرح ہے جیسے تو نے خود اپنے آپ کی تعریف کی ہے''

---

[1] **صحيح مسلم**، رقم (٤٨٣) ، سنن أبي داؤد،رقم (٨٧٨)

[2] **صحيح مسلم**، رقم (٤٨٦) والسياق له ، سنن النسائي،رقم (١١٠٠) ومابين المعكوفتين له، سنن أبي داؤد،رقم (٨٧٩) ، سنن الترمذي،رقم (٣٤٩٣)

دو سجدوں کے درمیان کی دعائیں

۞ ''رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ '' (1)

''اے میرے رب مجھے معاف کردے، اے میرے رب مجھے معاف کردے''

۞ ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، [وَاجْبُرْنِيْ]، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ، [وَارْفَعْنِيْ]'' (2)

''اے اللہ! مجھے معاف فرمادے مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، میرا نقصان پورا کردے، مجھے عافیت دے، مجھے رزق دے، اور مجھے بلندی عطا فرما''

---

(1) **صحيح**، سنن أبي داؤد، رقم (٨٧٤)، سنن النسائي (١١٤٥)، سنن ابن ماجه (٨٩٧)، صححه الألباني في "صحيح سنن أبي داؤد" (٢٨/٤) رقم (٨١٨)

(2) **ضعيف**، سنن أبي داؤد، رقم (٨٥٠)، والسياق له، سنن الترمذي، رقم (٢٨٤) و الزيادة الأولى عنده، حبيب عنعن وهو مدلس، سنن ابن ماجه (٨٩٨) والزيادة الثانية عنده، وحسنه الألباني في "صحيح أبي داؤد" (٤٣٦/٣) رقم (٧٩٦)

صحیح ابن خزیمہ وغیرہ کی حدیث ہے کہ مرد وعورت نبی ﷺ کے پاس آتے اور کہتے: **يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ أَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُ؟** ''اے اللہ کے رسول ﷺ: جب ہم نماز پڑھیں تو (دعاء میں) کیسے کہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: **''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ''** یہ حدیث صحیح ہے، دیکھئے: صحیح ابن خزیمۃ، رقم (۷۴۴)۔ اسی مفہوم کی حدیث صحیح مسلم میں بھی ہے، دیکھئے: صحیح مسلم (۲۰۷۳/۴) رقم (۲۶۹۷) ترقیم دارالسلام (۶۸۵۰)۔ اس حدیث سے عمومی طور پر نماز میں اس دعاء کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے، لہٰذا اس عموم کے پیش نظر اگر اسے کوئی بین السجدتین میں بھی پڑھ لے تو ان شاء اللہ کوئی حرج نہیں ہے، واللہ اعلم۔

سجدۂ تلاوت کی دعائیں

۞ ''سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ ﴿فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ﴾'' (1)

(1) **صحیح**، المستدرك للحاكم، ط الهند(۱/ ۲۲۰) واللفظ له، سنن الترمذی، رقم(۵۸۰)، سنن النسائی، رقم (۱۱۲۹) وصححه الألبانی خلا الآیة فی "صحیح أبی داؤد" (۵/ ۱۵۷) رقم(۱۲۷۳)

ایک وضاحت:

امام احمد رحمہ اللہ (المتوفی ۲۴۱) نے کہا: **"ما أری خالدا الحذاء سمع من أبی العالیة شیئا"**، ''مجھے نہیں لگتا کہ خالد الحذاء نے ابوالعالیہ سے کچھ سنا ہے'' [مسائل أحمد روایة أبی داود: ص(٤٤٦)]

امام احمد رحمہ اللہ کے اس قول کی بنیاد پر تقریباً دس سال قبل راقم الحروف نے اس حدیث کو ضعیف کہا تھا، کیونکہ امام احمد رحمہ اللہ نے گرچہ بالجزم سماع کا انکار نہیں کیا تھا لیکن چونکہ دوسرے کسی محدث سے اس کے خلاف پختہ ثبوت بھی نہیں مل رہا تھا اس لئے ہم نے امام احمد رحمہ اللہ کی طرف سے صیغہ گمان میں کہی گئی اس بات کو بھی حجت مان لیا تھا۔ لیکن حالیہ دنوں میں ہمیں اس بات کا علم ہوا کہ امام شعبہ رحمہ اللہ جیسے ناقد وامیر المؤمنین نے، ابوالعالیہ سے خالد الحذاء کے سماع کا ثبوت فراہم کیا ہے، چنانچہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے اپنی سند سے وہب بن جریر کے طریق سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا:

''**نا شعبة، عن خالد الحذاء، عن رفیع أبی العالیة، قال: إذا حدثت عن رسول الله ﷺ فازدهر**'' [الجامع لأخلاق الراوی(۲/ ۹) من طریق وهب بن جریر عن شعبه به، وإسناده صحیح، وأخرجه ابن بطه فی الإبانة (۱/ ٤١٠) من طریق ←

”میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا، اس نے

← عمرو بن مرزوق ، وأخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل (ص ٥٨٥) من طريق الحسن بن حبيب، وأبي داؤد،وأخرجه البيهقي في شعب الإيمان(١٥٤/٣) من طريق مسكين بن بكير الحراني، وأبي داؤد ، ومن طريق البيهقي أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق (١٧٨/١٨) ، كلهم (وهب بن جرير وعمرو بن مرزوق والحسن بن حبيب و أبو داود و مسكين بن بكير) عن شعبة به]

اس سند میں امام شعبہ ؒ نے خالد الحذاء سے روایت کیا ہے، اور انہوں نے ابوالعالیہ سے، یہ اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ خالد الحذاء نے ابوالعالیہ سے سنا ہے، کیونکہ امام شعبہ ؒ صرف اسی سے کوئی چیز روایت کرتے ہیں جس نے اپنے استاذ سے سن کر بیان کیا ہو، چنانچہ امام شعبہ ؒ کے معاصر اور ان کو بہت قریب سے جاننے والے امام یحییٰ بن سعید القطان ؒ نے کہا:

”كل شيء يحدث به شعبة عن رجل فلا تحتاج أن تقول عن ذاك الرجل أنه سمع فلانا، قد كفاك أمره“

”شعبہ کسی راوی سے جو چیز بھی بیان کریں، تو تمہیں اس راوی کے بارے میں یہ جاننے کی ضرورت نہیں کہ وہ جس سے روایت کر رہا ہے اس سے سنا ہے کہ نہیں، کیونکہ شعبہ کا اس سے روایت کر دینا ہی اس کے ثبوت کے لئے کافی ہے“ [الجرح والتعديل لابن أبي حاتم، ت المعلمي (١٦٢/١) وإسناده صحيح]

ثبوت سماع کے اس زبردست حوالے کے مقابلے میں امام احمد ؒ کی جانب سے صیغہ گمان والے اظہار خیال کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یاد رہے کہ ثانوی درجے کے حوالے مثلاً تہذیب وغیرہ میں امام احمد ؒ کے اس صیغہ گمان کو جزم کے ساتھ نقل کیا گیا ہے جو غلط ہے کیونکہ یہ اصل مرجع کے خلاف ہے۔ ←

اپنی طاقت اور قوت کے ذریعے اس کے کان اور آنکھ کے سوراخ بنائے بڑا بابرکت ہے اللہ تعالیٰ جو بہترین خالق ہے''

۞ '' اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ بِھَا عِنْدَكَ أَجْراً وَضَعْ عَنِّیْ بِھَا وِزْراً وَاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَكَ ذُخْراً وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ ''[1]

''اے اللہ! میرے لئے اس (سجدے) کے عوض اپنے ہاں اجر لکھ دے اور اس کی وجہ سے مجھ سے (گناہوں کا) بوجھ اتار دے اور اسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ بنا دے اور اس (سجدے) کو میری طرف سے قبول فرما جیسے تو نے یہ (سجدہ) اپنے بندے داؤد (علیہ السلام) کی طرف سے قبول کیا تھا''

تشہد

۞ ''التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ

← تاہم اگر یہ بالجزم بھی ثابت ہوتا تو امام شعبہ رحمہ اللہ جیسے متخصص فی السماع کے مقابلے میں ناقابل التفات ہوتا۔

رہی بات یہ کہ ایک روایت میں ''رجل'' کا واسطہ ہے تو عرض ہے کہ یہ واسطہ والی روایت مضطرب وشاذ ہے، لہٰذا ثابت ہی نہیں، اس کی وضاحت اور اس بحث کی تکمیل کے لئے دیکھئے: أنوار النصیحة (د/۱۴۱۴)

[1] **حسن**، سنن الترمذی، رقم (۵۷۹) واللفظ له، سنن ابن ماجه، رقم (۱۰۵۳) وحسنه الألبانی فی ''الصحیحة'' تحت الرقم (۲۷۱۰)

عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ''(1)

''(میری) تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں اے نبی (ﷺ) آپ پر سلام ہو، اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، ہم پر اور اللہ کے (دیگر) نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں''

تشہد کے بعد نبی ﷺ پر درود

۞ '' اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ

(1) صحيح البخاری، رقم (٨٣١)، صحيح مسلم ،رقم (٤٠٢)، سنن أبی داؤد، رقم (٩٦٨)، سنن الترمذی، رقم (٢٨٩) سنن النسائی، رقم (١١٦٢)، سنن ابن ماجة، رقم (٨٩٩)

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ " [1]

"اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر یقیناً تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر یقیناً تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے"

۞ " اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ " [2]

---

(1) **صحيح البخاری**، رقم(٣٣٧٠) واللفظ له، صحيح مسلم، رقم (٤٠٦)، سنن أبی داؤد، رقم(٩٧٦)، سنن الترمذی، رقم(٤٨٣) سنن النسائی، رقم(١٢٨٧)، سنن ابن ماجة، رقم(٩٠٤)

(2) **صحيح البخاری**، رقم (٣٣٦٩) ، صحيح مسلم، رقم (٤٠٧) واللفظه له، سنن أبی داؤد، رقم (٩٧٩)، سنن الترمذی، رقم(٣٢٢٠) ، سنن نسائی رقم، (١٢٨٥) ، سنن ابن ماجه (٩٠٥)

''اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی اولاد پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی آل ابراہیم پر اور برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپکی اولاد پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی آل ابراہیم پر یقیناً تو قابل تعریف بڑی شان والا ہے''

آخری تشہد کے بعد سلام سے پہلے کی دعائیں

۞ " اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ" [1]

''اے اللہ! بلاشبہ میں جہنم کے عذاب، اور قبر کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں''

۞ "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ

[1] صحیح البخاری، رقم (۱۳۷۷)،صحیح مسلم،رقم (۵۸۸) ، ترقیم دار السلام (۱۳۲۴) واللفظ له،سنن النسائی،رقم(۵۵۱۴)

اصل کتاب میں "عَذَابِ الْقَبْرِ" کے الفاظ "عَذَابِ جَهَنَّمَ" سے پہلے ہیں، جبکہ ایسا مذکورہ سیاق کے ساتھ کسی حدیث میں ہمیں نہیں ملا، البتہ اس ترتیب کی تبدیلی کے ساتھ حدیث کے سارے الفاظ صحیح مسلم کی محولہ حدیث کے عین مطابق ہوجاتے ہیں۔

بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ "[1]

"اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ میں آتا ہوں"

۞ " اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً كَثِیْراً وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ "[2]

"اے اللہ! بلاشبہ میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا پس تو اپنی خاص بخشش سے مجھے معاف فرما دے

---

[1] **صحیح البخاری**، رقم(٨٣٢) ، صحیح مسلم ، رقم (٥٨٩) ترقیم دارالسلام (١٣٢٥) ، سنن أبی داؤد،رقم(٨٨٠) سنن النسائی ،رقم(١٣٠٩)

[2] **صحیح البخاری**،رقم (٨٣٤) ، صحیح مسلم ، رقم (٢٧٠٥)، سنن الترمذی، رقم (٣٥٣١)سنن النسائی،رقم(١٣٠٢)،سنن ابن ماجة،رقم(٣٨٣٥)

اور مجھ پر رحم فرما یقیناً تو بہت بخشنے والا، انتہائی مہربان ہے‘‘

۞ ” اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ “[1]

’’اے اللہ! تو مجھے معاف کر دے جو کچھ میں نے پہلے کیا اور بعد میں کیا، جو کچھ میں نے چھپ کر کیا اور جو کچھ میں نے سرعام کیا اور جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے تو ہی (ہر چیز کو اس کے مقام تک) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی (اس سے) پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے‘‘

۞ ” اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ

---

[1] **صحيح مسلم**، رقم (٧٧١) ،سنن الترمذی،رقم(٣٤٢١)
مسلم اور ترمذی وغیرہ کی روایت میں صراحت ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعاء سلام پھیرنے سے قبل نماز کے اندر ہی پڑھتے تھے، لیکن عین یہی حدیث سنن أبی داؤد، رقم (٧٦٠) میں ہے اور اس میں یہ ذکر ہے کہ آپ ﷺ یہ دعاء سلام پھیرنے کے بعد پڑھتے تھے یہ راوی کا وہم ہے صحیح بات وہی ہے جو صحیح مسلم وغیرہ میں ہے۔

عِبادَتِكَ''[1]

''اے اللہ! تو اپنی یاد پر میری مدد فرما اور اپنے شکر پر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت بجالانے پر''

''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ [مِنْ] اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ''[2]

''اے اللہ! بلاشبہ میں بخل سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں عمر کے ناکارہ ترین حصے کی طرف لوٹایا جاؤں اور میں دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں''

[1] **صحيح**، سنن أبو داؤد، رقم (١٥٢٢) سنن النسائی، رقم (١٣٠٣) وصححه الألبانی فی ''صحیح أبی داؤد'' (٢٥٣/٥) رقم (١٣٦٢)
سنن النسائی میں ''فی كل صلاة'' یعنی نماز کے اندر پڑھنے کی صراحت ہے، جس سے سنن ابی داؤد کے الفاظ ''دبر كل صلاة'' کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ اس سے مراد نماز کے اندر کا آخری حصہ ہے۔

[2] **صحيح البخاری**، رقم (٢٨٢٢) والسياق له، ورقم (٦٣٩٠) ومابين المعكوفتين فيه، سنن النسائی، رقم (٥٤٧٨) وعنده اللفظ كله

۞" اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُكَ الۡجَنَّةَ وَ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ النَّار "[1]

"اے اللہ بے شک میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم کی آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں"

۞" اَللّٰھُمَّ بِعِلۡمِكَ الغَیۡبَ وَ قُدۡرَتِكَ عَلَی الۡخَلقِ اَحۡیِنِی مَا عَلِمۡتَ الۡحَیَاةَ خَیۡراً لِیۡ وَتَوَفَّنِیۡ اِذَا عَلِمۡتَ الۡوَفَاةَ خَیۡراً لِیۡ، [اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُكَ] خَشۡیَتَكَ فِی الۡغَیۡبِ وَ الشَّهَادَةِ وَ اَسۡاَلُكَ کَلِمَةَ الۡحَقِّ فِی الرِّضَا وَالۡغَضَبِ وَاَسۡاَلُكَ الۡقَصۡدَ فِی الۡفَقۡرِ وَ الۡغِنٰی وَ اَسۡاَلُكَ نَعِیۡماً لاَ یَنۡفَدُ وَ اَسۡاَلُكَ قُرَّةَ عَیۡنٍ لاَ تَنۡقَطِعُ وَاَسۡاَلُكَ الرِّضَا بَعۡدَ الۡقَضَآءِ وَاَسۡاَلُكَ بَرۡدَ الۡعَیۡشِ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ

---

[1] **صحيح** ، سنن أبو داؤد، رقم (٧٩٢) واللفظ له ، سنن ابن ماجه،رقم (٩١٠) ورقم (٣٨٤٧) وصححه الألبانی فی "صحيح أبی داؤد"(٣/٣٧٧)رقم(٧٥٧) ، عنعنة الأعمش عن أبی صالح مقبولة ، تفصیل کے لئے دیکھئے : **أنوار المنصيحة** (د/٧٩٢)

وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَآئِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَلاَ فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ"[1]

''اے اللہ! اپنے غیب جاننے اور مخلوق پر قدرت رکھنے کے باعث مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم کے مطابق میرے لیے زندگی بہتر ہو اور مجھے اس وقت موت دے جب تیرے علم کے مطابق میرے لیے موت بہتر ہو۔ اے اللہ! بے شک میں حاضر اور غائب (دونوں حالتوں) میں تجھ سے تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے خوشنودی اور ناراضی (دونوں حالتوں) میں کلمۂ حق کی توفیق کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے مال داری اور تنگ دستی میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم

---

[1] **صحيح**، سنن النسائی، رقم (١٣٠٥) والسياق له، صحيح ابن حبان، رقم (١٩٧١) والزيادة التی بين المعكوفتين عنده، مسند أحمد (٤/ ٢٦٤) وصححه الألبانی فی "تخريج الكلم الطيب" رقم (١٠٦)

اصل کتاب میں "فِی الْغِنَی وَالْفَقْرِ" ہے جو کہ مستدرک حاکم (۱/۵۲۴) وغیرہ کے الفاظ ہیں، لیکن سنن نسائی، صحیح ابن حبان اور مسند احمد میں "فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَی" کے الفاظ ہیں، لہٰذا انہیں الفاظ کو درج کیا گیا ہے۔

نہ ہو اور تجھ سے آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور تجھ سے تیرے فیصلوں پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے موت کے بعد زندگی کی ٹھنڈک مانگتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے چہرے کے دیدار کی لذت کا سوال کرتا ہوں اور تیری ملاقات کے شوق کا (جو) بغیر کسی تکلیف دہ مصیبت اور گمراہ کن فتنے کے (حاصل) ہو۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ رہنما بنا دے"

۞ "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ یَآ اَللّٰهُ بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُواً اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ" [1]

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! اس لئے کہ تو واحد ہے، یکتا ہے، ایسا بے نیاز ہے جس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہم پلہ ہے۔ (میں سوال کرتا ہوں) کہ میرے گناہ بخش دے، یقیناً

[1] **صحیح**، سنن النسائی، رقم (١٣٠١) واللفظ له، سنن أبی داؤد، رقم (٩٨٥)، و صححه الألبانی فی "صحیح أبی داؤد" (٤/١٤٠) رقم (٩٠٥)

تو بہت زیادہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے"

۞ " اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ[وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ] الْمَنَّانُ[يَا] بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ ،[الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ]"①

"اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے اس لیے سوال کر رہا ہوں کہ ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ تجھ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں، تیرا کوئی حصے دار نہیں۔ (تو) بے حد احسان کرنے والا ہے۔ اے آسمان اور زمین کے بے مثل پیدا کرنے والے، اے صاحب جلال اور عزت والے! اے زندہ جاوید! اے قائم و دائم! اے اللہ! بے شک میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں"

① **صحيح** ، سنن النسائی،رقم (١٣٠٠) ، والسياق له ،سنن ابن ماجه،رقم (٣٨٥٨) و الزيادة الأولى عنده ، الأدب المفرد للبخاری، ت عبد الباقی (ص٢٤٦) والزيادة الثانية عنده ، المستدرك للحاكم، ط الهند(٥٠٤/١)،والزيادة الأخيرة عنده سنن الترمذی، رقم (٣٥٤٤) وصححه الألبانی فی "أصل صفة الصلاة" (١٠١٧/٣)

﴾ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ "[1]

"اے اللہ! بلا شبہ میں تجھ سے اس لیے سوال کر رہا ہوں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو یکتا ہے ایسا بے نیاز ہے جس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی بھی اس کا ہم پلہ نہیں"

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد کے اذکار

﴾ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں) تین مرتبہ کہیں، اس کے بعد یہ پڑھیں:

" اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ [یَا] ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ "[2]

---

[1] **صحيح** ، سنن الترمذي،رقم(٣٤٧٥) واللفظ له ، سنن أبي داؤد،رقم (١٤٩٣) سنن ابن ماجه (٣٨٥٧)وصححه الألباني في "صحيح أبي داؤد" (٥/٢٢٩) رقم(١٣٤١)

[2] **صحيح مسلم**، رقم (٥٩١) والسياق له ،سنن أبي داؤد،رقم(١٥١٣)سنن الترمذي، رقم(٣٠٠) سنن النسائي،رقم (١٣٣٧)،سنن ابن ماجه، رقم(٩٢٨) والزيادة عندهم، و صححه الألباني في "صحيح أبي داؤد"(٥/٢٤٦)رقم(١٣٥٥)

”اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، تو بہت بابرکت ہے اے بڑی شان اور عزت والے!“

۞ یہ الفاظ تین مرتبہ پڑھیں:

” لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ “[1]

”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے“

اس کے بعد یہ پڑھیں:

۞ ” اَللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ “[2]

”اے اللہ! اس چیز کو کوئی روکنے والا نہیں جو تو عطا کرے اور جس چیز کو تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور کسی صاحب حیثیت کو اس کی حیثیت

[1] **صحيح البخاری**، رقم (٦٤٧٣)، سنن النسائی،رقم (١٣٤٣) ، مسند أحمد (٢٥٠/٤)

[2] **صحيح البخاری**، رقم (٨٤٤) ، صحيح مسلم ،رقم (٥٩٣) ،سنن أبی داؤد، رقم (١٥٠٥)سنن النسائی،رقم (١٣٤١)

تیرے ہاں فائدہ نہیں دے سکتی“

۞ ” لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ “[1]

”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق ہی سے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کی طرف سے انعام ہے اور اسی کے لئے فضل اور اسی کے لئے بہترین ثناء ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کے لئے بندگی کو خالص کرنے والے ہیں خواہ کافر (اسے) ناگوار سمجھیں“

---

[1] **صحيح مسلم**، رقم (٥٩٤) واللفظ له ،سنن أبي داؤد، رقم (١٥٠٦) سنن النسائي،رقم (١٣٣٩)،ورقم (١٣٤٠)

۞ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' (اللہ پاک ہے) [۳۳ مرتبہ کہیں]

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' (تمام تعریفات اللہ کے لئے ہیں) [۳۳ مرتبہ کہیں]

'' وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' (اللہ سب سے بڑا ہے) [۳۳ مرتبہ کہیں]

اس کے بعد یہ پڑھیں:

'' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ''[1]

'' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے''

۞ ہر نماز کے بعد درج ذیل سورتیں پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ* اَللّٰهُ الصَّمَدُ* لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ* وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ*﴾

[1] صحيح مسلم، رقم (٥٩٧) ، سنن أبي داود، رقم (١٥٠٤)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ * مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ * وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ * وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ * وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ *﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ * مَلِكِ النَّاسِ * اِلٰهِ النَّاسِ * مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ * اَلَّذِیْ يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ * مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ *﴾ [1]

---

[1] **صحيح**، سنن الترمذی، رقم (٢٩٠٣) الأربعون لابن عساكر (ص ٨٣)، الأوسط لابن المنذر (٢٧٧/٣) من حديث عقبة بن عامر، وصححه الألبانی فی "الصحيحة" برقم (١٥١٤)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ترمذی، ابن عساکر اور ابن المنذر کے یہاں صرف "معوذتین" کے ساتھ ذکر ہے، یعنی صرف سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا تذکرہ ہے۔

لیکن یہی حدیث بعض کتب میں لفظ "**معوذات**" کے ساتھ ہے، [سنن أبی داؤد، رقم ١٥٢٣] اس سے کچھ لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ اس میں سورہ اخلاص بھی شامل ہے اور معوذات میں اس کی شمولیت تغلیباً ہے، حالانکہ اسی حدیث کے دوسرے طرق میں "معوذتین" کی صراحت آ گئی ہے ←

''اللہ تعالیٰ کے نام سے (شروع) جونہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے''

﴿ آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے ﴾

← جو اس بات کی دلیل ہے کہ "معوذات" سے مراد صرف "معوذتین" ہیں یعنی دو پر جمع کا اطلاق ہوا ہے۔

اگر اس حدیث میں معوذات صیغہ جمع میں تغلیباً سورہ اخلاص بھی شامل ہوتی تو پھر اسی حدیث کے دوسرے طریق میں جب خالص ''معوذتین'' کا ذکر ہوا تو اس کے ساتھ ''سورہ اخلاص'' کا بھی ذکر ہونا چاہئے۔ جیسا کہ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں معوذتین سمیت سورہ اخلاص پر بھی تغلیباً معوذات کا اطلاق ہوا ہے [صحیح بخاری ، رقم ٦٣١٩] لیکن اس کے دوسرے طرق میں جب خالص ''معوذتین'' کا ذکر ہوا تو ساتھ ہی الگ سے ''سورہ اخلاص'' کا بھی ذکر ہوا، الفاظ ہیں: ''بِـقُـلْ هُـوَ الـلّـٰهُ أَحَـدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ'' [صحیح بخاری، ٥٧٤٨]

لہٰذا اگر سنن ابی داؤد کی مذکورہ حدیث میں ''معوذات'' بول کر تغلیباً سورہ اخلاص کو بھی اس میں شامل مانا گیا تھا تو جب دوسری مفصل حدیث میں خالص ''معوذتین'' کا ذکر ہوا تو اس کے ساتھ الگ سے سورہ اخلاص کا بھی ذکر ہونا چاہئے، لیکن معاملہ ایسا نہیں ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں دو پر جمع کا اطلاق کرتے ہوئے، صرف معوذتین ہی کو ''معوذات'' کہا گیا ہے۔

☆ واضح رہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی اسی حدیث کو بعض رواۃ نے ''عبداللہ بن خبیب'' کی حدیث بنا دیا ہے، اور اس میں یہ بیان کر دیا ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بارش والی رات انہیں معوذتین اور سورہ اخلاص پڑھنے کی تعلیم دی۔ [سنن أبي داؤد، رقم (٥٠٨٢) سنن الترمذي، رقم (٣٥٧٥) سنن النسائي، رقم (٥٤٢٨)]

← یہ روایت ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے سے قوی تر روایت کے خلاف بھی ہے، کیونکہ اسے ←

''اللہ تعالیٰ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے''

﴿آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیرا کرنے والے کے شر سے جب وہ چھپ جائے اور ان کے شر سے جو گرہوں میں پھونکنے والی ہیں۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے بھی جب وہ حسد کرے﴾

← ''اُسید بن اُبی اُسید'' نے بیان کیا ہے جو معمولی درجہ کے ثقہ ہیں جبکہ ان کے مقابلہ میں اعلیٰ درجہ کے ثقہ اور صحیحین کے راوی ''زید بن اسلم'' نے اسی حدیث کو بیان کیا تو اس میں صرف معوذتین کا ذکر کیا اور سورہ اخلاص کا نام تک نہیں لیا، دیکھئے: [سنن النسائی، رقم ٥٤٢٩، السنن الکبری للنسائی، رقم ٧٨٠٩، الأوسط للطبرانی، رقم ٢٧٩٦، معرفة الصحابه، رقم ٤٠٩٦ وغیرہ]

لیکن یہ دونوں روایات ضعیف ہیں کیونکہ اس کے سند اور متن کے بیان میں شدید اضطراب ہے، متن میں کبھی سورہ اخلاص اور معوذتین کا ذکر ہے اور کبھی صرف ''معوذتین'' کا ذکر ہے، کما مضیٰ، اور سند کا حال یہ ہے کہ کبھی اسے ''عبداللہ بن خبیب'' کا واقعہ بتایا جا رہا ہے [سنن أبی داؤد، رقم ٥٠٨٢ وغیرہ] اور کبھی اسے ''عقبہ بن عامر'' کا واقعہ بتایا جا رہا ہے [سنن النسائی، رقم ٥٤٣٠ وغیرہ]۔

اور تمام طرق کو سامنے رکھنے کے بعد نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ حقیقت میں یہ واقعہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہی کا ہے اور اس کا صحیح سیاق وہی ہے جو عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے دیگر شاگردوں سے صحیح اسانید کے ساتھ مروی ہے، اور اس میں صرف معوذتین ہی کا ذکر ہے دیکھئے: [سنن أبی داؤد، رقم ١٤٦٢، سنن نسائی، رقم ٩٥٣، ورقم ٥٤٣٦، ورقم ٥٤٣٧، ورقم ٥٤٣٨ وغیرہ]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی متعدد مقامات پر اسے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہی کا واقعہ قرار دیا ہے۔ [نتائج الأفکار ٢/٣٤٧، تہذیب التہذیب ط الهند ٦/٨٩، النکت الظراف ٤/٣١٧] ←

"اللہ تعالیٰ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے"

﴿ آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے شیطان سے جو آنکھوں سے اوجھل ہے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، جنوں میں سے اور انسانوں میں سے ﴾

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ

← الغرض یہ کہ یہ اصلاً عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے اور ان کی حدیث کے کسی بھی صحیح وثابت طرق میں سورہ اخلاص کا ذکر نہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے نتائج الافکار میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں سورہ اخلاص کی شمولیت کی سختی سے تردید کی ہے اور اس حدیث کے مختلف طرق نقل کرتے ہوئے یہ حقیقت منکشف کردی ہے کہ اس میں صرف معوذتین ہی کا بیان ہے۔ [نتائج الأفكار لابن حجر ۲/۲۹۱، ۲۹۲، یہ کتاب ابن حجر رحمہ اللہ کی آخری تصنیفات میں سے ہے]

واضح رہے کہ طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری حدیث روایت کی ہے اس میں صراحت کے ساتھ سورہ اخلاص پڑھنے کا ذکر ہے [المعجم الكبير للطبراني (۱۱٤/۸)]

لیکن اس کی سند میں "محمد بن ابراہیم بن العلاء الدمشقی" ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے حدیث گھڑنے والا کہا ہے [(المجروحین (۳۰۱/۲)]

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے، [سؤالات البرقانی للدارقطنی (۵۸)]

علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے موضوع ومن گھڑت کہا ہے، (الضعیفہ رقم (۶۰۱۲) نیز دیکھیں: (الضعیفہ ۳۳/۱۳)

وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴾ [1]

﴿ اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ جاوید (اور) قائم و دائم ہے اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے وہ جو اس کے ہاں سفارش کر سکے مگر اس کی اجازت سے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی

[1] سنن النسائی الکبری، رقم (٩٩٢٨)، عمل الیوم و اللیلۃ للنسائی، رقم (١١٠) وصححہ الألبانی فی "الصحیحۃ" (٦٩٧/٢)

اس روایت کے صحیح وضعیف ہونے میں اہل علم کا اختلاف ہے، حتیٰ کہ ابن الجوزی ؒ نے اسے موضوع و من گھڑت کہا ہے، اس کی اسانید اور طرق پر ہمارا مطالعہ جاری ہے ان شاء اللہ تفصیلات ہماری کتاب ''فرض نمازوں کے بعد مسنون اذکار'' میں ملے گی۔

اور وہ بلند تر نہایت عظمت والا ہے ﴾

۞ نماز مغرب و نماز فجر کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں:

" لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر " (1)

" اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے وہی زندگی دیتا اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے "

۞ فجر کی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اسے پڑھیں:

" اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ عِلْماً نافِعاً وَرِزْقاً طَيِّباً

---

(1) **ضعیف**، سنن الترمذی، رقم (٣٤٧٤)، وضعفه الألبانی، ثم حسنه بالشاهد أنظر: "الصحيحة" (٣٥٤/٦)

یہ روایت سند و متن میں شدید اضطراب کے سبب ضعیف ہے، دیکھئے: [تمام المنة للألبانی، ص٢٢٩] علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا تھا، لیکن پھر طبرانی کی ایک روایت کو اس کا شاہد بتا کر اسے حسن قرار دیا ہے (الصحيحة ٣٥٤/٦)۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ طبرانی کی یہ روایت بھی شاہد بننے کے قابل نہیں، کیونکہ ایک تو اس کے الفاظ الگ ہیں اور دوسرے اس کی سند میں "ابوغالب حزور الباہلی" ہے جس پر سخت جرح ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے راقم الحروف کی کتاب: "فرض نمازوں کے بعد مسنون اذکار"

وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ''[1]

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا سوال کرتا ہوں اور پاکیزہ رزق کا اور ایسے عمل کا جو قبول کرلیا جائے''

نماز استخارہ کی دعاء

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کرنے کی ایسے ہی تعلیم دیتے جیسے قرآن کریم کی کسی سورت کی تعلیم دیتے، آپ فرماتے جب تم میں سے کوئی شخص کوئی کام کرنا چاہے تو فرض کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے:

۞'' اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ

---

(1) **ضعیف**، سنن ابن ماجه، رقم (۹۲۵) وصححه الألباني في تعليقه على "هداية الرواة" (۳/۳۵)

اس کی سند میں ''مولی ام سلمہ'' نامعلوم ہے، جس کے سبب یہ سند ضعیف ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی ابن ماجہ کی سند کو ضعیف ہی تسلیم کیا ہے [ہدایۃ الرواۃ (۳/۳۵)، تمام المنۃ (ص ۲۳۳)] لیکن المعجم الکبیر للطبرانی سے ایک شاہد پیش کر کے اس کو صحیح کہا ہے (أیضا) لیکن یہ شاہد شاذ ہے لہذا اس کی بنیاد پر اس حدیث کی تصحیح درست نہیں ہے تفصیل کے لئے دیکھئے راقم الحروف کی کتاب: ''فرض نمازوں کے بعد مسنون اذکار''

بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ'' (1)

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ بھلائی طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری قدرت کے ساتھ طاقت طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو خوب جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ بے شک یہ کام میرے لیے میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کا میرے حق میں فیصلہ کر دے اور اسے میرے

(1) صحیح البخاری، رقم(١١٦٢) ، سنن أبی داؤد، رقم(١٥٣٨)، سنن الترمذی، رقم(٤٨٠)، سنن النسائی، رقم(٣٢٥٣)، سنن ابن ماجة، رقم(١٣٨٣)

لئے آسان کردے، پھر میرے لئے اس میں برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ بے شک یہ کام میرے لیے میرے دین میرے معاش اور میرے انجام کار کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے دور کردے اور مجھے اس سے دور کردے اور میرے لیے بھلائی کا فیصلہ کردے جہاں بھی وہ ہو، پھر مجھے اس پر راضی کردے"

جو شخص اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے اور مومن مخلوق سے مشورہ کرے اور پھر ثابت قدمی سے وہ کام سرانجام دے، اسے ندامت نہیں ہوتی۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ [1]
"اور ان سے اہم کام میں مشورہ کریں، اور پھر جب آپ پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ پر توکل کریں"

صبح وشام کے اذکار [2]

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا

---

[1] سورة آل عمران ،رقم (٣)آیت (١٥٩)

[2] انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا ایسی قوم کے ساتھ بیٹھنا جو فجر سے لے کر طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کرتی ہو میرے نزدیک اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ امر ہے، اور میرا ایسی قوم کے ساتھ بیٹھنا جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کے ذکر و اذکار میں منہمک رہتی ہو میرے نزدیک چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔[سنن أبي داؤد، رقم (٣٦٦٧)وحسنه الألباني في "الصحيحة "برقم(٢٩١٦) وهو كذلك وله شواهد] ←

نَبِيَّ بَعْدَهُ: (1)

ساری تعریف صرف اللہ کے لئے ہے اور درود وسلام ہو اس نبی پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں:

← وقت صبح سے مراد :

☆ نماز فجر کے بعد سے لیکر طلوع شمس تک افضل وقت ہے۔ (سورة ق ۳۹، سنن أبي داؤد، رقم ۳٦٦۷ و حسنه الألباني والأرنؤوط وهو كذلك وله طرق ولم يصب من ضعفه)

☆ طلوع شمس کے بعد سے لیکر ظہر تک بھی جائز ہے لیکن یہ مفضول وقت ہے۔ (مستفاد از: سنن أبي داؤد رقم ۱۵۰۳ اواسنادہ صحیح)

☆ اگر ظہر تک بھی نہ پڑھ سکے تو صبح کا وقت تو نہیں رہ گیا لیکن اگر وقت شام سے قبل جب ممکن ہو پڑھ لے تو بعض اہل علم کے بقول اس کی بھی گنجائش ہے واللہ اعلم۔

وقت شام سے مراد :

☆ نماز عصر کے بعد سے لیکر غروب شمس تک افضل وقت ہے۔ (سورة ق ۳۹، سنن أبي داؤد، رقم ۳٦٦۷ و حسنه الألباني والأرنؤوط وهو كذلك وله طرق ولم يصب من ضعفه)

☆ غروب شمس کے بعد سے لیکر آدھی رات تک بھی جائز ہے لیکن یہ مفضول وقت ہے۔ (مستفاد از: بخاری، رقم ۳٦۰۳، صحیح ابن حبان، رقم ۱۲۳۴۱ اواسنادہ حسن، الصحیحۃ ٦/۱۳۵)

☆ اگر آدھی رات تک بھی نہ پڑھ سکے تو شام کا وقت تو نہیں رہا لیکن اگر وقت صبح سے قبل جب ممکن ہو پڑھ لے تو بعض اہل علم کے بقول اس کی بھی گنجائش ہے۔ واللہ اعلم۔

(1) یہ مؤلف کے الفاظ ہیں۔

۞ ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴾ (1)

(1) سورة البقرة،رقم(۲)آیت (۲۵۵)

صبح وشام کی دعاؤں میں آیت الکرسی پڑھنے سے متعلق کوئی روایت ثابت نہیں ہے۔اس بارے میں جو حدیث ہے کہ: جس نے اسے صبح پڑھا وہ شام تک محفوظ رہے گا، اور جس نے شام کو پڑھا وہ صبح تک محفوظ رہے گا، تو یہ حدیث، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے [السنن الکبری للنسائی رقم (۱۰۷۳۱)، المستدرک للحاکم، ط الہند (۱/۵۶۱) وغیرہ] لیکن اس میں ''ابن اُبَیّ'' غیر متعین ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اعتراف کیا ہے کہ اس کا تعین نہیں ہو پا رہا ہے اس کے ساتھ اس کی سند اور متن میں اضطراب ہے۔ نیز اسی مفہوم کی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے (سنن الترمذی ،رقم ۲۸۷۹) لیکن اس کی سند میں ''عبدالرحمٰن الملیکی'' ضعیف ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں راقم الحروف کی کتاب: ''فرض نمازوں کے بعد مسنون اذکار''

واضح رہے کہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے متعلقہ روایات میں سے بعض کو صحیح کہا ہے لیکن جن الفاظ ←

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔ ﴿ "اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ جاوید (اور) قائم ودائم ہے اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے وہ جو اس کے ہاں سفارش کر سکے مگر اس کی اجازت سے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ بلند تر نہایت عظمت والا ہے ﴾

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ* اَللّٰهُ الصَّمَدُ* لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ* وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ* ﴾

"اللہ تعالیٰ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے"۔ ﴿ اے نبی کہہ دیجئے اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہم پلہ ہے ﴾

← میں آیت الکرسی کو صبح وشام پڑھنے کا بیان ہے ان الفاظ کو شاذ کہا ہے۔ دیکھئے: (الصحیحۃ ۷/۷۴۳) البتہ صحیح الترغیب (۱/۴۱۷) میں ان الفاظ کے ساتھ اس روایت کو صحیح کہا ہے اور حاشیہ میں کوئی وضاحت نہیں کی ہے، ظن غالب ہے کہ یہاں ان الفاظ پر علامہ موصوف دھیان نہیں دے سکے، واللہ اعلم۔

❁ ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ * مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ * وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ * وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ * وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ * ﴾

”اللہ تعالیٰ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے“ ﴿ آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیرا کرنے والے کے شر سے جب وہ چھپ جائے۔ اور ان کے شر سے جو گرہوں میں پھونکنے والی ہیں۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے بھی جب وہ حسد کرے ﴾

❁ ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ * مَلِكِ النَّاسِ * اِلٰهِ النَّاسِ * مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ * الَّذِیْ يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ * مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ * ﴾

”اللہ تعالیٰ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے“ ﴿ آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، لوگوں کے بادشاہ

کی، لوگوں کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے شیطان سے جو آنکھوں سے اوجھل ہے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، جنوں میں سے اور انسانوں میں سے'' ﴾
مذکورہ سورتوں کو صبح وشام تین تین بار پڑھیں (1)

۞ ''اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ (2) الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ (3) ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا

(1) **ضعيف**، سنن أبي داؤد، رقم (٥٠٨٢) ، سنن الترمذي، رقم (٣٥٧٥) ، سنن النسائي رقم (٥٤٢٨) وحسنه الألباني في "تخريج الكلم الطيب" رقم (١٩)
یہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی وہی حدیث ہے جس کے بارے میں وضاحت ہو چکی ہے کہ اس میں سورہ اخلاص کا اضافہ ثابت نہیں ہے دیکھئے اسی کتاب کا صفحہ (٧٩)
اسی طرح تین کی عدد اور صبح وشام والی بات بھی ثابت نہیں ہے، البتہ اس حدیث کے جن طرق میں فرض نماز کے بعد معوذتین پڑھنے کی تعلیم ہے وہ ثابت ہے۔ دیکھئے: [سنن الترمذي، رقم (٢٩٠٣) الأربعون لابن عساكر (ص٨٣)، الأوسط لابن المنذر (٣/٢٧٧) وصححه الألباني في "صحيح سنن الترمذي" (٣/١٦١) رقم (٢٩٠٣)]
(2) شام کو خط کشیدہ الفاظ کی جگہ ''اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى'' پڑھیں
(3) شام کو خط کشیدہ الفاظ کی جگہ ''مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا'' پڑھیں

الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ[1] رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَالْكَسَلِ [وَسُوْءِ الْكِبَرِ]، رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ" [2]

''ہم نے صبح کی اور اللہ کے سارے ملک نے صبح کی اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اے میرے رب! میں تجھ سے اس دن کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کی بہتری جو اس کے بعد آنے والی ہے اور میں اس دن کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس کے بعد آنے والے دن کے شر سے، اے میرے رب! میں کاہلی اور بڑھاپے کی خرابی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے میرے رب! میں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں''

۞ " اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا

---

[1] شام کو خط کشیدہ الفاظ کی جگہ ''مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا '' پڑھیں

[2] **صحيح مسلم**، رقم(٢٧٢٣) ، سنن أبي داوٗد، رقم(٥٠٧١)،واللفظ له عداما بين المعكوفتين فهو لمسلم ،سنن الترمذی،رقم(٣٣٩٠)

وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ" (1)

"اے اللہ! تیری ہی حفاظت میں ہم نے صبح کی اور تیری ہی حفاظت میں شام کی اور تیرے ہی نام پر ہم زندہ ہوتے ہیں اور تیرے ہی نام پر ہم مرتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے"

۞ " اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ " (2)

"اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا

---

(1) **صحيح** ، سنن الترمذی،رقم (٣٣٩١) ،سنن أبی داؤد،رقم (٥٠٦٨) ،سنن ابن ماجه،رقم(٣٨٦٨) ،الأدب المفرد للبخاری،رقم (١١٩٩) واللفظ له، وصححه الألبانی فی "الصحيحة" برقم (٢٦٢)

شام کو یہ پڑھیں:" اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ"

(2) **صحيح البخاری** ، رقم (٦٣٠٦) واللفظ له ، سنن النسائی،رقم (٥٥٢٢)،سنن الترمذی(٣٣٩٣)

حدیث میں اسے "سید الاستغفار" کہا گیا ہے، اور اس کی یہ فضیلت بیان کی گئی ہے کہ جو صبح یا شام اسے پڑھنے کے بعد فوت ہو جائے، اسے جنت نصیب ہوگی۔

فرمایا،اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں میں تجھ سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کا میں نے ارتکاب کیا، میں تیرے سامنے تیرے انعام کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہوا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں لہٰذا تو مجھے معاف کر دے۔ واقعہ یہ ہے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا''

۞ ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَصۡبَحۡتُ [1] اُشۡهِدُكَ وَاُشۡهِدُ حَمَلَةَ عَرۡشِكَ وَ مَلٰئِكَتِكَ وَجَمِيۡعَ خَلۡقِكَ اَنَّكَ اَنۡتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ وَحۡدَكَ لَا شَرِيۡكَ لَك وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبۡدُكَ وَرَسُوۡلُكَ'' [2]

''اے اللہ! یقیناً میں نے ایسی حالت میں صبح کی کہ تجھے، تیرا عرش اٹھانے والے فرشتوں، تیرے (دیگر) فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو اس بات پر گواہ بناتا

[1] شام کو خط کشیدہ الفاظ کی جگہ '' اِنِّیۡ اَمۡسَیۡتُ '' پڑھیں

[2] **ضعيف**، سنن أبي داؤد، رقم (٥٠٧٨) واللفظ له، سنن الترمذي، رقم (٣٥٠١) وضعفه الألباني في "الضعيفة" برقم (١٠٤١)

بعض کا اسے ''حسن'' کہنا غلط ہے کیونکہ اس کی سند میں ''مسلم بن زیاد'' مجہول ہے، لہٰذا یہ سند ضعیف ہی ہے جیسا کہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے کہا ہے دیکھئے: الضعیفۃ، رقم (۱۰۴۱)

ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں''

مذکورہ کلمات کو چار مرتبہ پڑھیں (1)

" اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ (2) مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ " (3)

''اے اللہ! صبح کے وقت مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جو بھی انعام ہوا ہے، وہ تیری ہی طرف سے ہے، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے ہی

---

(1) **ضعيف** ، سنن أبي داؤد،رقم (٥٠٦٩) ، ورقم(٥٠٧٨) الأدب المفرد للبخاري ، رقم(١٢٠١) و ضعفه الألباني في "الضعيفة" برقم(١٠٤١)
اس کی سند میں ''عبدالرحمٰن بن عبدالمجید'' غیر معروف اور ''مسلم بن زیاد'' مجہول ہے۔

(2) شام کو خط کشیدہ الفاظ کی جگہ '' مَا اَمْسٰى بِیْ '' پڑھیں

(3) **ضعيف** ، سنن أبي داؤد،رقم (٥٠٧٣) ،الدعاء للطبراني ،رقم(٣٠٦) واللفظ له، وضعفه الألباني في "تخريج الكلم الطيب" رقم(٢٦)
اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ جس شخص نے صبح اسے پڑھا اس نے دن کا شکر یہ ادا کر دیا اور جس نے رات کو پڑھا اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔ یہ روایت ضعیف ہے، اس میں ''عبداللہ بن عنبسہ'' ہے جس کی معتبر توثیق موجود نہیں۔

لیے سب تعریف ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے''

۞ درج ذیل کلمات تین مرتبہ پڑھیں:

'' اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالفَقْرِ [اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ] اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ''[1]

''اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ! یقیناً میں کفر اور غربت سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اے اللہ! یقیناً میں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں''

۞ ذیل کے کلمات سات مرتبہ پڑھیں:

''حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ

[1] **حسن**، سنن أبی داؤد، رقم (۵۰۹۰) وحسنه الألبانی فی "صحیح الأدب المفرد" (ص ۲٦۱) قوسین کے الفاظ اصل کتاب میں نہیں ہیں، مگر حدیث میں موجود ہیں۔ اس کی سند حسن ہے، سند میں موجود "جعفر بن میمون" حسن الحدیث ہے، جمہور نے بھی اس کی توثیق ہی کی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے: أنوار الصحیفة (د/۵۰۹۰)

الْعَرْشِ الْعَظِيمِ "①

"مجھے اللہ ہی کافی ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے"

۞ "[اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ] فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِي دِينِيْ وَ دُنْيَایَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي "②

"اے اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال

① **ضعيف** ، سنن أبي داؤد،رقم (٥٠٨١) وعنده موقوف، عمل اليوم والليلة لابن السني، رقم (٧١) عنده مرفوع ، وضعفه الألباني موقوفا ومرفوعا في ضعيف الترغيب والترهيب(١٩/١)

② **صحيح** ، سنن أبي داؤد،رقم (٥٠٧٤) والسياق له ، سنن ابن ماجه،رقم (٣٨٧١) وما بين المعكوفتين عنده ،سنن النسائي،رقم (٥٥٢٩)، وصححه الألباني في تعليقه على "هداية الرواة"(٤٧٣/٢)رقم(٢٣٣٤)

کرتا ہوں، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا اور اپنے اہل و مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں میں امن دے۔ اے اللہ! تو میری حفاظت فرما میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے میرے دائیں طرف سے میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے۔ اور میں تیری عظمت کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ ناگہاں اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں''

۞ '' اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَ مَلِيْكَهُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ ''(1)

(1) **صحيح**، سنن الترمذي، رقم (٣٥٢٩)، من حديث عبدالله بن عمرو وصححه الألباني، وانظر: الصحيحة (٦٢٣/٦)

یہ حدیث الفاظ کے اختلاف کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے دیکھیں: سنن الترمذی، رقم (۳۳۹۲) سنن أبی داؤد رقم (۵۰۶۷)، مؤلف نے اسی حدیث کے الفاظ نقل کئے ہیں، لیکن آخر میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ٹکڑا شامل کر دیا ہے، جو کہ بالکل ہی الگ حدیث ہے۔ ہم نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث ہی کے الفاظ درج کئے ہیں، کیونکہ اس میں ایک ساتھ تمام الفاظ موجود ہیں۔

''اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! اے غائب وحاضر کو جاننے والے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، ہر چیز کے رب اور اس کے مالک، میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے اور اس بات سے کہ اپنے ہی خلاف کسی برائی کا ارتکاب کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف کھینچ لاؤں''

۞ یہ کلمات تین مرتبہ پڑھیں:

''بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ''[1]

''اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، زمین کی ہو یا آسمانوں کی اور وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے''

۞ یہ کلمات تین مرتبہ پڑھیں:

''رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ

[1] **حسن**، سنن الترمذی، رقم (۳۳۸۸)، سنن أبی داؤد، رقم (۵۰۸۸)، سنن ابن ماجه، رقم (۳۸۲۶) وصححه الألبانی فی "تخریج الکلم الطیب" رقم (۲۳)
اس حدیث میں اس کی فضیلت یہ بیان ہوئی ہے کہ: جس نے صبح اور شام اسے تین بار پڑھ لیا، اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

نَبِيًّا"[1]

"میں اللہ کے ساتھ (اس کے) رب ہونے پر راضی ہوگیا، اسلام کے ساتھ (اس کے) دین ہونے پر اور محمد (ﷺ) کے ساتھ (ان کے) نبی ہونے پر"

۞ "يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ"[2]

"اے زندہ جاوید! اے قائم و دائم! میں تیری ہی رحمت کے ذریعے سے مدد

---

[1] **ضعيف**، سنن الترمذي، رقم (٣٣٨٩)، من حديث ثوبان، واللفظ له، وضعفه الألباني في "الضعيفة" برقم (٥٠٢٠) سنن أبي داؤد، رقم (٥٠٧٢) من حديث رجل خدم النبي ﷺ، وضعفه الألباني في "الضعيفة" برقم (٥٠٢٠)

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ: جس نے اسے صبح وشام تین بار پڑھا تو اللہ پر لازم ہوگا کہ قیامت کے دن اس سے راضی ہو۔

بعض نے سنن أبي داود، رقم (٥٠٧٢) کی حدیث کو حسن کہہ دیا، حالانکہ اس کی سند میں "سابق بن ناجیہ" ہے اس کی کوئی معتبر اور صریح توثیق نہیں ہے، اور امام ذہبی نے کہا ہے کہ اس سے صرف ایک ہی راوی نے روایت کیا ہے (میزان الاعتدال: ١٠٩/٢) ایسے راوی کی شخصیت بھی مجہول مانی جاتی ہے، اسی لئے علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے مجہول العین کہا ہے (الضعیفۃ ٣٠/١١)، لہٰذا مبنی بر وہم تصحیحات کے سہارے اسے "حسن الحدیث" بنانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

[2] **حسن**، المستدرك للحاكم (٥٤٥/١) وحسنه الألباني في "الصحيحة" برقم (٢٢٧)

طلب کرتا ہوں تو میرا کام سنوار دے اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا“

۞ ” اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ (1) الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ (2)“ (3)

”ہم نے صبح کی اور اللہ رب العالمین کے سارے ملک نے صبح کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی بہتری مانگتا ہوں اور اس کی فتح و نصرت اس کا نور اس کی برکت اور اس کی ہدایت اور میں اس دن کے شر اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں“

۞ ” اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ

---

(1) شام کو خط کشیدہ الفاظ کی جگہ ”اَمْسَيْنَا وَ اَمْسٰى“ پڑھیں

(2) شام کو خط کشیدہ الفاظ کی جگہ ”خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَتْحَهَا وَنَصْرَهَا وَنُوْرَهَا وَبَرَكَتَهَا وَهُدَاهَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا“ پڑھیں

(3) **ضعيف**، سنن أبي داؤد، رقم (٥٠٨٤) وضعفه الألباني في "الضعيفة" برقم (٥٦٠٦)

وَ دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيمَ حَنِيْفاً مُسْلِماً وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ "[1]

"ہم نے فطرت اسلام، کلمۂ اخلاص، اور اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو یک رخ (اور) فرماں بردار تھے، کی ملت پر صبح کی اور وہ مشرکوں میں نہیں تھے"

ذیل کے کلمات سو مرتبہ پڑھیں:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ"[2]

"میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی تعریف کے ساتھ"

ذیل کے کلمات دس مرتبہ پڑھیں:

---

[1] **صحیح**، سنن الدارمی، رقم (٢٧٣٠) واللفظ له، مسند أحمد (٤٠٧/٣) وصححه الألبانی فی "الصحیحة" برقم (٢٩٨٩)
یہ صرف صبح کے اذکار میں سے ہے، بعض روایات میں شام کے وقت کا بھی ذکر ہے لیکن یہ شاذ ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: الصحیحة للألبانی (١٢٣١/٦)

[2] **صحیح مسلم**، رقم (٢٦٩٢) واللفظ له، سنن أبی داؤد، رقم (٥٠٩١)، سنن الترمذی، رقم (٣٤٦٩)
اس حدیث میں اس کی یہ فضیلت بیان ہوئی ہے کہ جو شخص صبح وشام سو بار اسے پڑھے گا، قیامت کے دن اس سے بہتر اعمال والا کوئی نہ ہوگا۔

" لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ "[1]

"اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے"

۞ سستی کے وقت مذکورہ کلمات ایک مرتبہ بھی کہے جا سکتے ہیں[2]

۞ ذیل کے کلمات صبح کے وقت سو مرتبہ پڑھیں:

" لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

---

(1) **صحيح** ، مسند أحمد (٢/٣٦٠) السنن الكبرى للنسائي ،رقم (٩٧٧٠) وصححه الألباني على شرط الشيخين في "الصحيحة" (٦/١٣٧)۔

یاد رہے اس سند میں "سہیل بن أبي صالح" نہیں ہیں، اور یہ سند شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔ اس حدیث میں اس کی فضیلت یہ بیان ہوئی ہے کہ جو شخص اسے صبح دس بار پڑھے گا اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اور سو غلطیاں مٹادی جائیں گی، اور ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، نیز اس دن اس کی حفاظت کی جائے گی، اور جو شام کو اسے دس بار پڑھے گا تو اس کے بعد بھی یہی ثواب ملے گا۔

(2) **صحيح** ، سنن أبي داؤد ،رقم (٥٠٧٧) ،سنن ابن ماجه ،رقم (٣٨٦٧) وصححه الألباني في تعليقه على "هداية الرواة" (٢/٤٧٢) رقم (٢٣٣٢)

اس سند میں "سہیل بن أبي صالح" ہیں، لیکن ان کا اختلاط محض معمولی تغیر کی حد تک ہے اس لئے جب تک کسی خاص روایت میں دلائل یا قرائن سے ان کی غلطی ثابت نہ ہو جائے، ان کی روایت رد نہ ہوگی۔

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ‘‘[1]

’’اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے‘‘

۞ ذیل کے کلمات صبح کے وقت تین مرتبہ پڑھیں:

’’سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَ زِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ‘‘[2]

---

[1] **صحيح البخاري**، رقم (٣٢٩٣) صحيح مسلم، رقم (٢٦٩١)
اس کی فضیلت یہ ہے کہ جو شخص دن میں سو بار اسے پڑھے گا اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، سو خطائیں مٹائی جائیں گی، اور پورے دن شیطان سے اس کی حفاظت ہوگی۔ اس آخری بات سے مستفاد ہوتا ہے کہ اسے دن شروع ہوتے ہی یعنی صبح پڑھنا چاہئے تاکہ پورے دن تک شیطان سے حفاظت ہو سکے۔ اور شام کے اذکار سے اس کا تعلق نہیں ہے۔

[2] **صحيح مسلم**، رقم (٢٧٢٦)، سنن أبي داؤد، رقم (١٥٠٣)
بعض روایات سے مستفاد ہوتا ہے کہ تسبیح کو مذکورہ ہر کلمہ کے ساتھ الگ الگ تین بار پڑھنا چاہیے، اس طرح:

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

دیکھئے: سنن النسائي، رقم (١٣٥٢)، سنن الترمذي (٣٥٥٥) سنن ابن ماجه، رقم (٣٨٠٨) وصححه الألباني في "الصحيحة" برقم (٢١٥٦)

''میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی تعریفوں کے ساتھ، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کی ذات کی رضا کے برابر، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر''

۞ ذیل کے کلمات صبح کے وقت پڑھیں:

'' اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْماً نَافِعاً وَرِزْقاً طَيِّباً وَعَمَلاً مُتَقَبَّلاً''(1)

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا سوال کرتا ہوں اور پاکیزہ رزق کا اور ایسے عمل کا جو قبول کرلیا جائے''

۞ ذیل کے کلمات دن میں سومرتبہ کہیں:

'' اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ''(2)

''میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں''

---

(1) **ضعیف**، سنن ابن ماجه، رقم (٩٢٥) وصححه الألبانی فی تعليقه علی "هداية الرواة" (٣/٣٥)
اس کا تعلق نماز فجر کے بعد پڑھنے سے ہے، یہ روایت پیچھے گزر چکی ہے دیکھئے اسی کتاب کا (ص٨٥) وہاں سند کی وضاحت ہو چکی ہے۔

(2) **صحيح بخاری**، رقم (٦٣٠٧)، صحيح مسلم، رقم (٢٧٠٢)، سنن الترمذی، رقم (٣٢٥٩)، سنن ابن ماجة، رقم (٣٨١٥) واللفظ له

۞ ذیل کے کلمات شام کے وقت تین مرتبہ پڑھیں:

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ"[1]

"میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے"

۞ دس مرتبہ ان الفاظ میں درود پڑھیں:

" اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ "[2]

"اے اللہ! رحمت وسلامتی نازل فرما ہمارے نبی محمد (ﷺ) پر"

---

[1] **صحيح مسلم** ، رقم (٢٧٠٩) سنن ابن ماجه، رقم(٣٥١٨)، سنن الترمذی، تحقيق دكتور بشار(٥/٥٥٥)رقم (٣٦٠٤م١) وعنده "ثلاث مرات" وصححه الألباني فی "صحيح الترغيب" (٤١٢/١)

اس حدیث میں اس کی فضیلت یہ بیان ہوئی ہے کہ جو شخص شام کو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے گا، اس رات اسے کوئی زہریلی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

[2] **ضعيف منقطع** ، الصلاة على النبی لابن أبی عاصم(ص٤٨)، المعجم الكبير للطبراني كمافی جلاء الأفهام (ص١٢٧) وضعفه الألباني فی "الضعيفة" برقم(٥٧٨٨) وفی "ضعيف الترغيب"(٢٠٠/١)

مؤلف کی کتاب میں اس کے لئے علامہ البانی کی صحیح الترغیب والترہیب (۲۷۳/۱) کا حوالہ ہے، حالانکہ یہ حدیث ضعیف الترغیب والترہیب (۲۰۰/۱) میں ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

سونے کے وقت کے اذکار ودعائیں

۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ* اَللّٰهُ الصَّمَدُ*لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ* وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ*﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ *مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ * وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ*وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ*وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ* ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ * مَلِكِ النَّاسِ* اِلٰهِ النَّاسِ *مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ * الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ* مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ *﴾ [1]

اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کریں، پھر مذکورہ سورتیں (سورۃ الاخلاص،

[1] صحيح البخاري، رقم (٥٠١٧) سنن أبي داؤد، رقم (٥٠٥٦)، سنن الترمذي، رقم (٣٤٠٢)

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھ کران پر پھونک ماریں۔ پھر سر، چہرے اور جسم کے سامنے سے شروع کرتے ہوئے طاقت کے مطابق سارے بدن پر پھیریں، اس طرح تین مرتبہ کریں

۞ ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴾ (البقرۃ ۲۵۵) [1]

''اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ جاوید (اور) قائم و دوائم ہے اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

---

[1] **صحیح**، صحیح ابن خزیمۃ ،رقم (۲۴۲٤) ، السنن الکبری للنسائی رقم (۱۰۷۲۰) ورواہ البخاری تعلیقا برقم (۲۳۱۱) وصححہ الألبانی فی "صحیح الترغیب"(۱/۳۹۲)

اس حدیث میں آیت الکرسی پڑھنے کی یہ فضیلت وارد ہے کہ جو شخص بستر پر لیٹنے سے قبل اسے پڑھ لے، اس کے لئے اللہ کی طرف سے ایک محافظ متعین کر دیا جاتا ہے اور صبح تک شیطان اس کے قریب نہیں آسکتا۔

زمین میں ہے کون ہے وہ جو اس کے ہاں سفارش کر سکے مگر اس کی اجازت سے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ بلند تر نہایت عظمت والا ہے''

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ☆ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

[سورة البقرة ۲۸۵تا۲۸۶] [1]

''رسول اللہ (ﷺ) اس ہدایت پر ایمان لائے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کی گئی ہے اور سارے مومن بھی، سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں، (وہ کہتے ہیں) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں: ہم نے حکم سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے، اللہ کسی کو اس کی برداشت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، کسی شخص نے جو نیکی کمائی اس کا پھل اسی کے لئے ہے اور جو اس نے برائی کی اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہماری گرفت نہ کر، اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! جو بوجھ کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں وہ ہم سے نہ اٹھوا اور ہم سب کو درگزر فرما اور ہمیں بخشش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے پس تو کافروں کے مقابلے میں

---

[1] **صحیح بخاری**، رقم(٤٠٠٨) صحیح مسلم ،رقم(٨٠٧) ، سنن أبی داؤد،رقم (١٣٩٧) ،سنن الترمذی،رقم(٢٨٨١)سنن ابن ماجه ،رقم(١٣٦٨)
اس حدیث میں ان آیات کی یہ فضیلت وارد ہے کہ جو شخص کسی رات میں انہیں پڑھ لے گا اس کے لئے یہ آیات کافی ہوں گی۔

ہماری مدد فرما“

۞ ”بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ“[1]

”اے میرے رب میں نے تیرے نام کے ساتھ اپنا پہلو (بستر پر) رکھا اور تیرے نام کے ساتھ ہی اسے اٹھاؤں گا، لہٰذا اگر تو میری روح روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی ایسے حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے“

۞ ” اَللّٰهُمَّ [إِنَّكَ] خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ “[2]

---

[1] **صحيح البخاری**، رقم(٦٣٢٠) ،واللفظ له ،صحيح مسلم ،رقم(٢٧١٤)، سنن أبی داؤد(٥٠٥٠)سنن الترمذی،رقم(٣٤٠١)،سنن ابن ماجه ،رقم (٣٨٧٤)
اس حدیث میں ان کلمات کو پڑھنے سے پہلے یہ تعلیم ہے کہ آدمی بستر کو تین بار جھاڑ لے اس کے بعد مذکورہ کلمات پڑھے۔ تین بار جھاڑنے والی بات سنن الترمذی، رقم (۳۴۰۱) میں ہے۔

[2] **صحيح مسلم** ، رقم (٢٧١٢) والسياق له ، مسندأحمد (٢/٧٩) ومابين المعكوفتين عنده

''اے اللہ! تو نے میری روح پیدا فرمائی اور تو ہی اسے فوت کرے گا، تیرے ہی لیے (تیرے ہی قبضے میں) اس کی موت اور حیات ہے اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرمانا اور اگر تو اسے موت دے تو اسے معاف فرمانا۔ اے اللہ! بلاشبہ میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں''

۞ '' اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ '' (1)

''اے اللہ! مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا''

۞ '' اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَاَحْيَا '' (2)

---

(1) **صحيح** ، سنن الترمذي، رقم(٣٣٩٨) من حديث حذيفة واللفظ له، سنن أبي داؤد(٥٠٤٥) من حديث حفصة، وصححه الألباني في " الصحيحة" برقم(٢٧٥٤)

سنن أبي داؤد (٥٠٤٥) کی حدیث حفصہ رضی اللہ عنہا میں اسے تین بار پڑھنے کا ذکر ہے، لیکن علامہ البانی رحمہ اللہ نے تین بار کی عدد کو شاذ قرار دیا ہے دیکھئے: الصحيحة (٥٨٧/٦)

حدیث میں اس دعاء کے پڑھنے کی کیفیت یہ وارد ہوئی ہے کہ: نبی ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر یہ دعاء پڑھتے۔

(2) صحيح البخاري، رقم(٦٣١٤) ورقم (٦٣٢٥)، سنن الترمذي، رقم(٣٤١٧) واللفظ لهم، سنن أبي داؤد، رقم (٥٠٤٩)

اور بخاری کی ایک دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيَا'' [صحيح البخاري، رقم ٦٣٢٤]

مؤلف نے یہی الفاظ نقل کئے ہیں لیکن ہم نے اکثر روایات کے پیش نظر مذکورہ الفاظ درج کئے ہیں، جو کہ خود صحیح بخاری میں دو مقامات پر ہیں۔

''اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا اور زندہ ہوتا ہوں''

۞ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ (اللہ پاک ہے) ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

'' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' (تمام تعریفات اللہ کے لئے ہیں) ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' (اللہ سب سے بڑا ہے) ۳۴ مرتبہ پڑھیں۔ (1)

۞ '' اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ [السَّبْعِ] وَرَبَّ الاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ '' (2)

---

(1) **صحيح بخارى** ،رقم (٣٧٠٥) ، صحيح مسلم ،رقم (٢٧٢٧)،سنن أبي داؤد، رقم(٥٠٦٢)،سنن الترمذي،رقم(٣٤٠٨)

اس حدیث میں ان اذکار کی یہ فضیلت بتائی گئی ہے کہ اگر کوئی بستر پر آتے وقت انہیں پڑھ لے تو اس کے لیے یہ ایک خادم سے بہتر ہے۔

(2) **صحيح مسلم**،رقم،(٢٧١٣)، والسياق له ، سنن الترمذي ،رقم (٣٤٨١) و ما بين المعكوفتين عنده ، سنن أبي داؤد،رقم(٥٠٥١)، سنن ابن ماجه، رقم (٣٨٧٣)

''اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب! اور زمین کے رب! اور عرش عظیم کے رب! اے ہمارے اور ہر چیز کے رب! اے دانے اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والے! اور اے تورات وانجیل اور فرقان (قرآن) کو نازل کرنے والے! میں تجھ سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کو تو پکڑے ہوئے ہے۔ اے اللہ! تو ہی اول ہے، پس تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے، پس تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تو ہی غالب ہے پس تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے پس تجھ سے پوشیدہ کوئی چیز نہیں ہے ہم سے (ہمارا) قرض ادا کر دے اور ہمیں فقر سے نکال کر غنی بنا دے''

۞ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لاَ كَافِيَ لَهُ وَلاَ مُؤْوِيَ ''[1]

''ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کافی ہو گیا اور ہمیں ٹھکانا دیا، (ورنہ) کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کی نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ٹھکانا دینے والا''

[1] **صحیح مسلم**، رقم (٢٧١٥)، سنن أبی داؤد، رقم (٥٠٥٣) سنن الترمذی، رقم (٣٣٩٦)

۞" اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ "[1]

"اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! اے غائب وحاضر کو جاننے والے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، ہر چیز کے رب اور اس کے مالک، میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے اور اس بات سے کہ اپنے ہی خلاف کسی برائی کا ارتکاب کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف کھینچ لاؤں"

---

[1] **صحيح**، سنن الترمذي، رقم (٣٥٢٩)، من حديث عبدالله بن عمرو وصححه الألباني، وانظر: الصحيحة (٦٢٣/٦)

یہ حدیث الفاظ کے اختلاف کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے دیکھیں: [سنن الترمذی، رقم (٣٣٩٢)، سنن أبي داؤد رقم (٥٠٦٧)] مؤلف نے اسی حدیث کے الفاظ نقل کئے ہیں، لیکن آخر میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ٹکڑا شامل کر دیا ہے، جو کہ بالکل ہی الگ حدیث ہے۔ ہم نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث ہی کے الفاظ درج کئے ہیں، کیونکہ اس میں ایک ساتھ تمام الفاظ موجود ہیں۔

یہ دعاء سونے کے وقت سے متعلق نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق صبح وشام کی دعاؤں سے ہے، جیسا کہ پہلے اس موضوع کے تحت یہ دعا گزر چکی ہے، اسی کتاب کا (صفحہ ٩٩) دیکھئے۔

۞" سورۃ الم تنزیل السجدہ اور سورۃ الملک پڑھیں۔ (1)

(1) **صحیح**، سنن الترمذی،رقم (٣٤٠٤)، ورقم (٢٨٩٢) السنن الکبری للنسائی،رقم (١٠٤٧٤)وصححه الألبانی فی "الصحیحة"برقم(٥٨٥)
لیث بن ابی سلیم کی متابعت مغیرہ بن مسلم نے کردی ہے،مزید دیکھیں:[الأدب المفرد،رقم (١٢٠٧) عمل الیوم و اللیلة للنسائی رقم (٧٠٦)]
اس لئے لیث پر اعتراض کرنا غلط ہے۔البتہ یہ بات درست ہے کہ ابوالزبیر نے اس روایت کو جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے، لیکن پوچھنے پرانہوں نے اپنے استاذ کا نام بتادیا ہے کہ وہ صفوان ہیں اور یہ ثقہ تابعی ہیں،دیکھئے [مسند ابن الجعد(ص٣٨٢) رقم(٢٦١١)عمل الیوم و اللیلة للنسائی رقم (٧٠٩) المستدرك للحاکم، ط الهند(٤١٢/٢)]
امام ابوالزبیر کوتدلیس سے تو متصف کیا گیا ہے اور وہ بھی کتاب سے روایت کے معنی میں،لیکن ان پر تدلیس تسویہ کا الزام کسی نے بھی نہیں لگایا ہے،اس لئے جب ابوالزبیر نے اپنے استاذ کا نام صفوان بتادیا تو اس کالازمی مطلب یہ ہے کہ صفوان نے اسے جابر رضی اللہ عنہ سے ہی سنا ہے اوراس بیچ کوئی اورراوی نہیں ہے۔
بعض اہل علم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ابوالزبیر نے جب اپنا استاذ صفوان کو بتایا ہے تو اب یہ جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث نہیں رہ گئی بلکہ یہ یا تو صفوان کا ارسال ہے یا صفوان نام کے یہ کوئی صحابی ہیں۔حالانکہ اس سے ابوالزبیر پر یہ خطرناک الزام لگتا ہے کہ جب یہ حدیث سرے سے جابر رضی اللہ عنہ کی مسند میں سے تھی ہی نہیں،توانہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے کیسے بیان کردیا؟ ابوالزبیر ایک زبردست ثقہ امام ہیں،آپ تدلیس تو کرسکتے ہیں لیکن کسی بھی حدیث کواپنی مرضی سے کسی صحابی کی طرف منسوب نہیں کرسکتے۔
مزید یہ کہ ابوالزبیر سے حدیث جابر ہی کی بابت سوال ہوا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ حدیث جابر کو آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے خود سنا ہے؟ یا کسی اور کے واسطے سے سنا ہے؟ اس کے جواب میں ان کا صفوان کا نام لینا یہی ظاہر کرتا ہے کہ حدیث جابر ہی کوانہوں نے صفوان سے سنا ہے۔علامہ البانی رحمہ اللہ نے یہی بات کہی ہے جسے بعض لوگ سمجھ نہیں سکے دیکھئے:[الصحیحة (١٣٠/٢)]علامہ البانی رحمہ اللہ کی بات کی تائید ←

۞" اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ وَ اَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ اِلاَّ اِلَیْكَ آمَنْتُ

← اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابوالزبیر رضی اللہ عنہ کے پاس جابر رضی اللہ عنہ کا صحیفہ تھا جس سے وہ روایت کرتے تھے اور اس کے بارے میں پوچھنے پر انہوں نے کہا: "منه ما سمعت، ومنه ما حدثت عنه" اس میں سے بعض وہ احادیث ہیں جن کو میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور بعض کو کسی اور نے مجھے جابر کے حوالے سے بیان کیا ہے۔[الضعفاء للعقيلي، ت د مازن(٣٨٢/٥) وإسناده صحيح]

ابوالزبیر کے اس بیان کو سامنے رکھ کر غور کریں، کہ جب زیر بحث حدیث کو انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور پوچھنے پر اپنے استاذ کا نام صفوان بتایا، تو یہ بات صاف ہوجاتی ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو انہوں نے صفوان کے واسطے ہی روایت کیا ہے، اور صحیفہ میں اس کی موجودگی کے باعث انہوں نے اسے براہ راست جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کردیا ہے۔ نیز دیکھیں: **أنوار النصيحة** (ت/٣٤٠٤)

① **صحيح البخاري**، رقم (٦٣١٣)، واللفظ له، ورقم(٦٣١١) ورقم (٦٣١٥)، صحيح مسلم، رقم(٢٧١٠)، سنن أبي داؤد، رقم(٥٠٤٦)، سنن الترمذي، رقم (٣٥٧٤) سنن ابن ماجه، رقم (٣٨٧٦)

اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ جب تم سونے چلو تو نماز کی طرح وضو کرلو پھر دائیں کروٹ لیٹ کر مذکورہ کلمات پڑھو۔ آگے بیان ہے کہ اگر اسی حالت میں فوت ہوگئے تو فطرت پر موت واقع ہوگی۔

بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ أَرْسَلْتَ"[1]

"اے اللہ! میں نے اپنا نفس تیرے تابع کر دیا اور اپنا معاملہ تجھے سونپ دیا اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکائی (ثواب میں) رغبت کرتے ہوئے اور (تیرے عذاب سے) ڈرتے ہوئے تیرے بارگاہ کے سوا کوئی پناہ گاہ ہے نہ جائے نجات میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل فرمایا اور تیرے اس نبی پر جسے تو نے (ہماری طرف) بھیجا"

رات کو کروٹ بدلتے وقت کی دعا

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ"[2]

---

[1] **صحیح البخاری**، رقم (٦٣١٣)، واللفظ له، ورقم (٦٣١١) ورقم (٦٣١٥) صحیح مسلم، رقم (٢٧١٠)، سنن أبی داود، رقم (٥٠٤٦)، سنن الترمذی، رقم (٣٥٧٤) سنن ابن ماجه، رقم (٣٨٧٦)

اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ جب تم سونے چلو تو نماز کی طرح وضوء کرلو پھر دائیں کروٹ لیٹ کر مذکورہ کلمات پڑھو۔ آگے بیان ہے کہ اگر اسی حالت میں فوت ہو گئے تو فطرت پر موت واقع ہو گی۔

[2] **صحیح**، صحیح ابن حبان، رقم (٥٥٣٠) السنن الکبری للنسائی (٧٦٤١)، المستدرك للحاکم (١/٥٤٠) وصححه الألبانی فی الصحیحة برقم (٢٠٦٦)

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، زبردست ہے، رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور (ان کا) جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔ بہت غالب بہت بخشنے والا ہے''

نیند میں گھبراہٹ یا وحشت کے وقت کی دعا

۞ ''اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَحْضُرُوْنِ''[1]

[1] **حسن لغيره** ، مسند أحمد(٤/٥٧) ، واللفظ له ، مصنف ابن أبی شيبة، ت الشثری، رقم (٢٥١٤٥) من حديث الوليد، السنن الكبرى للنسائی،رقم (١٠٥٣٣) و عمل اليوم والليلة للنسائی ،رقم (٧٦٥) ، الرد على الجهمية للدارمی (ص١٧٥) الدعاء للطبرانی (ص٣٣٣)من حديث عبدالله بن عمرو، ، وحسنه الألبانی فی "الصحيحة" برقم(٢٦٤)

اصل کتاب میں ''التامۃ'' کی جگہ ''التامات'' ہے بعض روایات میں یہی ہے، لیکن ہم نے مسند احمد کے الفاظ درج کئے ہیں کیونکہ حدیث ولید کی اکثر روایات میں یہی ہے۔ اس روایت کی دونوں سندیں ضعیف ہیں، حدیث ولید صحیح الإسناد مرسل ہے، اور حدیث عبداللہ بن عمرو، ابن اسحاق کے عنعنہ کے سبب ضعیف ہے، لیکن دونوں میں مذکورہ متن منقول ہے لہٰذا یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔ واضح رہے کہ حدیث عبداللہ بن عمرو کی جو روایت امام نسائی، امام دارمی، امام طبرانی نے نقل کی ہے اس میں صرف مرفوع حصہ ہے، لیکن بعض نے اس مرفوع حصہ کے ساتھ آخر میں موقوفاً یہ بھی نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما مذکورہ دعا لکھ کر اپنے بعض بچوں کی گردن میں لٹکا دیتے تھے۔ چونکہ اس حصہ کی روایت میں ابن اسحاق منفرد ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں لہٰذا یہ حصہ ثابت نہیں ہے۔

''میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے سے پناہ مانگتا ہوں اس کی ناراضی اور اس کی سزا اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے (گناہوں پر ابھارنے اور اکسانے) سے اور اس بات سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں (اور مجھے بہکائیں)''

اچھا یا برا خواب آئے یا اچانک آنکھ کھل جائے تو کیا کریں؟

۞ تین دفعہ اپنے بائیں طرف تھوکیں (1)

۞ برا خواب آئے تو شیطان اور اپنے اس خواب کی برائی سے تین دفعہ اللہ کی پناہ مانگیں (2)

۞ اپنے محبوب لوگوں کے سوا کسی کو وہ خواب نہ بتائیں (3)

---

(1) **صحيح البخارى** ، رقم (٦٩٩٥) صحيح مسلم، رقم (٢٢٦١) ، سنن أبى داؤد، رقم (٥٠٢١) ، سنن الترمذى، رقم (٢٢٧٧)، سنن ابن ماجه ، رقم (٣٩٠٩)

(2) **صحيح مسلم** ، رقم (٢٢٦٢)، سنن أبى داؤد، رقم (٥٠٢٢) ، سنن ابن ماجه ، رقم (٣٩٠٨) من حديث جابر، السنن الكبرى للنسائى، رقم (١٠٦٦٤) من حديث أبى قتادة

(3) **صحيح مسلم** ، رقم (٢٢٦٣) ، السنن الكبرى للنسائى، رقم (١٠٦٧٢)، سنن أبى داؤد، رقم (٥٠١٩)، سنن الترمذى، رقم (٢٢٧٠)

۞ جس پہلو لیٹے ہوں اسے بدل دیں (1)

۞ " اگر چاہیں تو اٹھ کر نماز پڑھیں" (2)

قنوت وتر کی دعائیں

۞ " اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَ اِنَّـهُ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، [وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ] ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ" (3)

(1) **صحیح مسلم**، رقم(٢٢٦٢) ، سنن أبی داؤد،رقم(٥٠٢٢) ، سنن ابن ماجه رقم (٣٩٠٨)السنن الكبرى للنسائی،رقم (٧٦٠٦)

(2) **صحیح البخاری**، رقم(٧٠١٧) ،صحیح مسلم ،رقم (٢٢٦٣) ، سنن أبی داؤد،رقم (٥٠١٩)، سنن الترمذی، رقم(٢٢٨٠) ، سنن ابن ماجه ،رقم (٣٩٠٦)

(3) **صحیح** ، سنن الترمذی ،رقم (٤٦٤ والسیاق له،سنن أبی داؤد، رقم (١٤٢٥) سنن النسائی،رقم(١٧٤٦) سنن ابن ماجه ،رقم (١١٧٨) ، السنن الكبرى للبیهقی، ط الهند (٢/٢٠٩) والزیادة التی بین المعكوفتین عنده ، وصححه الألبانی فی "أصل صفة الصلاة"(٣/٩٧٣) اصل کتاب میں " إنـه" سے پہلے "و" نہیں ہے،بعض روایات میں ایسا ہی ہے لیکن ہم نے ترمذی کے الفاظ نقل کئے ہیں، جو کہ سب سے بہتر اور جامع سیاق میں ہیں۔ نیز دیکھیں:أصل صفة الصلاة للألبانی (٣/٩٧٣)

''اے اللہ! تو مجھے ہدایت دے کر ان میں (داخل کر) جنھیں تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت دے کر ان میں (شامل کر) جنھیں تو نے عافیت دی اور میری سر پرستی فرما ان لوگوں میں جن کی تو نے سر پرستی فرمائی اور میرے لیے ان چیزوں میں برکت فرما جو تو نے عطا کیں اور مجھے ان فیصلوں کے شر سے بچا جو تو نے کیے اس لئے کہ تو ہی فیصلے کرتا ہے اور تیرے (فیصلے کے) خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ ذلیل نہیں ہوسکتا جس کا تو دوست بن جائے اور وہ معزز نہیں ہوسکتا جس سے تو دشمنی کرے اے ہمارے رب! تو بہت بابرکت اور نہایت بلند ہے''

۞ " اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ " [1]

''اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ذریعے سے تیری ناراضی سے اور تیری معافی کے ذریعے سے تیری سزا سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعے سے تجھ سے میں تیری تعریف نہیں کرسکتا تو اسی طرح ہے جیسے تو نے خود

[1] **صحيح**، سنن أبي داؤد، رقم(١٤٢٧)، سنن الترمذي، رقم(٣٥٦٦)، سنن النسائي، رقم(١٧٤٧)، سنن ابن ماجه، رقم(١١٧٩) وصححه الألباني في "صحيح أبي داؤد(٥/١٦٩) رقم(١٢٨٢)

اپنے آپ کی تعریف کی''

۞'' اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَخْضَعُ لَكَ وَنَخْلَعُ مَنْ يَّكْفُرُكَ''[1]

''اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف کوشش اور جلدی کرتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور ہم تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں یقیناً تیرا عذاب کا فروں کو ملنے والا ہے۔ اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور بخشش مانگتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور ہم تیرے لئے عاجزی اختیار کرتے ہیں اور ہم اس سے علیحدہ ہوتے ہیں جو تیری نافرمانی کرتے ہیں''

[1] **صحيح موقوف**، السنن الكبرى للبيهقي، ط الهند(٢/ ٢١١) وصحح إسناده البيهقي، وصححه الألباني في الإرواء(٢/ ١٧١)، یہ دعاء عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نماز فجر میں پڑھنا منقول ہے یعنی قنوت نازلہ سے متعلق ہے۔

وتر سے سلام پھیرنے کے بعد کی دعا

۞ ''سُبْحَانَ المَلِكِ القُدُّوسِ'' (پاک ہے بادشاہ بہت پاکیزہ)
یہ کلمات تین دفعہ پڑھیں۔ تیسری دفعہ بآواز بلند کہیں، آواز کو لمبا بھی کریں [1]

۞ آخر میں آپ یہ بھی پڑھتے: ''رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ''، ''فرشتوں اور روح (جبریل امین) کا رب'' [2]

فکرمندی اور غم سے نجات کی دعائیں

۞ '' اَللّٰهُمَّ اِنِّي عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَداً مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ

---

[1] **صحيح**، سنن النسائی، رقم (١٦٩٩) ورقم (١٧٣٢) واللفظ له، سنن أبی داؤد، رقم (١٤٣٠) وصححه الألبانی فی "صحيح أبی داؤد" تحت الرقم (١٢٨٤)

[2] **صحيح**، سنن الدارقطنی، ت الارنؤوط (٢/٣٥٥) رقم (١٦٦٠) السنن الکبری للبيهقی، ط الهند (٣/٤٠)، المعجم الأوسط، رقم (٨١١٥) وعنده طريق آخر

فِي عِلْمِ الغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ القُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِي وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ"[1]

[1] **صحيح**، مسند أحمد(١/٤٥٢)واللفظ له، صحيح ابن حبان،رقم (٩٧٢)، المستدرك للحاكم،ط الهند(١/٥٠٩)وصححه الألباني في الصحيحة برقم (١٩٩)

اس روایت پر دو اعتراضات کئے جاتے ہیں، ایک یہ کہ "ابوسلمۃ الجہنی" مجہول ہے، دوسرے یہ کہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں ہے۔ جہاں تک پہلے اعتراض کی بات ہے تو عرض ہے کہ ابوسلمہ سے مراد "ابوسلمہ موسیٰ بن عبداللہ الجہنی" ہیں اور یہ ثقہ اور صحیح مسلم کے رجال میں سے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ اس سند میں ان کے استاذ قاسم بن عبدالرحمٰن ہیں، اور قاسم بن عبدالرحمٰن کی بعض سندوں میں صراحتاً "موسیٰ بن عبداللہ الجہنی" کا ذکر ہے، جو واضح دلیل ہے کہ قاسم سے روایت کرنے والے یہی ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھیں: [الصحیحۃ (١/٣٨٤)] امام ابن معین رحمہ اللہ نے بھی یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ "ابوسلمہ الجہنی" یہ "موسیٰ الجہنی" ہی ہے، [تاریخ ابن معین، روایۃ الدوری (٣/٤٤٢)]

مسند احمد کے معلقین کا کہنا ہے کہ بعض ائمہ نے "ابوسلمہ الجہنی" اور "موسیٰ الجہنی" کو الگ الگ ذکر کیا ہے، لہٰذا یہ دونوں الگ الگ ہیں، عرض ہے کہ جن لوگوں نے بھی ان دونوں کو الگ الگ ذکر کیا ہے، انہیں اس بات کا علم نہیں ہوسکا کہ "موسیٰ الجہنی" کی کنیت "ابوسلمہ" بھی ہے، جبکہ امام مقدسی و امام مزی نے موسیٰ الجہنی کی کنیت "ابوسلمہ" ذکر کی ہے [الکمال للمقدسی: ٩/٦٣، تہذیب الکمال للمزی ٢٩/٩٦]

رہی یہ بات کہ امام مزی نے قاسم بن عبدالرحمان کے شاگردوں میں "موسیٰ الجہنی" اور "ابوسلمہ الجہنی" کو الگ الگ ذکر کیا ہے، تو ظاہر ہے کہ اپنے سے پیش رو بعض مصنفین کی پیروی میں انہوں نے ایسا کیا ہے لیکن جب انہوں نے خود یہ معلومات دے دی ہے کہ موسیٰ الجہنی کی کنیت ابوسلمہ ہے، تو مذکورہ دلائل کے پیش نظر ان دونوں کو ایک مان لینے میں کوئی چیز مانع نہیں ہونی چاہئے۔

جہاں تک دوسرے اعتراض کی بات ہے تو عرض ہے کہ جن لوگوں نے عبداللہ بن مسعود سے ←

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری ہی کنیز کا بیٹا

← عبدالرحمٰن کے سماع کا انکار کیا ہے، ان کے مقابلے میں جن لوگوں نے سماع کا اثبات کیا ہے ان کی تعداد کہیں زیادہ ہے، نیز مثبتین کے پاس ٹھوس دلائل بھی ہیں، مزید یہ کہ مثبت کا قول نافی پر مقدم ہوتا ہے۔

تنبیہ:- اس حدیث پر اہل علم کی بحث دیکھیں تو سب کا کلام، مذکورہ دونوں امور سے متعلق ہی ہے لیکن بعض نے یہ نکتہ آفرینی کی ہے کہ اس سند میں ''عبدالرحمٰن بن مسعود'' مدلس ہیں اور عن سے روایت کیا ہے، حالانکہ ابن حجر رحمہ اللہ سے قبل کسی نے انہیں مدلس نہیں کہا ہے، اور خود ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی طبقات کے علاوہ جہاں بھی عبدالرحمٰن کا ذکر کیا یا ان کی سند پر بحث کی ہے، کہیں بھی ان کی تدلیس کا حوالہ نہیں دیا ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ ابن حجر رحمہ اللہ کے اس قول کی بنیاد یہ بات ہے کہ عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے بعض احادیث سنی ہیں اور ان کی بعض احادیث کسی اور سے سن کر خود ان سے روایت کر دیا ہے۔ اور یہ بات ہی سرے سے غلط ہے۔

دراصل عبدالرحمٰن کے اپنے والد سے سماع سے متعلق اہل علم کا تین موقف ہے۔ اول: مطلقاً سماع کا انکار۔ دوم: مطلقاً سماع کا اثبات، یہی راجح ہے۔ سوم: جہاں عبدالرحمٰن نے سماع کی صراحت کی ہے وہاں سماع کا اثبات، ورنہ سماع کا انکار، اس تیسرے موقف سے ہی ان پر تدلیس کا الزام لگتا ہے لیکن یہ موقف سراسر غلط ہے، کیونکہ اس بات کی دلیل یہ نہیں ہے کہ، عبدالرحمٰن نے کسی واسطے سے اپنے والد کی روایت سن کر واسطے کو حذف کر کے، براہ راست اپنے والد سے روایت کر دیا ہے، بلکہ اس کی دلیل محض یہ قیاس آرائی ہے کہ یہ اپنے والد کی وفات کے وقت بہت چھوٹے تھے تو ان سے زیادہ احادیث کیسے سن سکتے ہیں، عرض ہے کہ اگر وہ ایک بھی حدیث سن سکتے ہیں، تو ساری احادیث سننے کا امکان ہو گیا، لہٰذا بغیر کسی خاص دلیل کے محض ان کی عمر دیکھ کر دیگر احادیث میں ان کے سماع کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ الغرض یہ کہ عبدالرحمٰن کو مدلس کہنے کی بنیاد جس موقف پر استوار ہے وہ موقف نہ صرف جمہور ائمہ کے خلاف ہے بلکہ غلط بھی ہے۔ اس حدیث کے دفاع میں یہ چند باتیں انتہائی اختصار کے ساتھ رکھی گئی ہیں، ان شاء اللہ کسی اور موقع سے ہم اس پر مزید تفصیل کے ساتھ بات کریں گے۔

ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، مجھ میں تیرا ہی حکم جاری وساری ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ مبنی برانصاف ہے، میں تیرے ہر اس خاص نام کے ذریعے سے تجھ سے درخواست کرتا ہوں جو تو نے خود اپنا نام رکھا ہے یا اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا تو نے اسے علم غیب میں اپنے پاس (رکھنے کو) خاص کیا ہے، (میں درخواست کرتا ہوں) کہ تو قرآن مجید میرے دل کی بہار بنادے اور میرے سینے کا نور، میرے غموں کا علاج اور میری فکروں کا تریاق بنادے“

۞ ”اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ“[1]

”اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیرے ذریعے سے پریشانی اور غم سے عاجز ہوجانے اور کاہلی سے بزدلی اور بخل سے، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے“

[1] **صحيح البخاري**، رقم (٦٣٦٣) واللفظ له، صحيح مسلم، رقم (٢٧٠٦)، سنن أبي داؤد، رقم (١٥٤٠)، سنن الترمذي، رقم (٣٤٨٤) سنن النسائي، رقم (٥٤٥٠)

بے قراری اور اضطراب کے وقت کی دعائیں

۞ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ''[1]

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) بہت عظمت والا ہے، بڑا بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (جو) عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے''

۞ '' اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلَی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ''[2]

''اے اللہ! میں تیری رحمت ہی کی امید رکھتا ہوں پس تو آنکھ جھپکنے کے برابر بھی

---

[1] **صحيح البخاری**، رقم(٦٣٤٦)،صحيح مسلم،رقم(٢٧٣٠)، سنن الترمذی، رقم(٣٤٣٥)،سنن ابن ماجه،رقم(٣٨٨٣)

[2] **حسن**، سنن أبی داؤد،رقم(٥٠٩٠)واللفظ له، مسند أحد(٤٢/٥) صحيح ابن حبان،رقم(٩٧٠) وحسنه الألبانی فی "تخريج الكلم الطيب" (ص١١٨)
جعفر بن میمون حسن الحدیث راوی ہے، لہٰذا اس کے سبب اس حدیث کو ضعیف کہنا درست نہیں ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے : **أنوار النصيحة** (د/٥٠٩٠)

مجھے میرے اپنے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے لئے میرے سب کام سنوار دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں''

۞ '' لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ ''[1]

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے یقیناً میں ظالموں میں سے ہوں''

۞ '' اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئاً ''[2]

''اللہ، اللہ میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا''

دشمن اور صاحب سلطنت سے ملتے وقت کی دعائیں

۞ '' اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ''[3]

''اے اللہ! ہم تجھے ہی ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں

---

[1] **صحيح**، سنن الترمذی (٣٥٠٥) المستدرك للحاكم (١/٥٠٥) و صححه الألبانی فی "تخريج الكلم الطيب" رقم(١٢٣) وفی "الصحيحة" برقم(١٧٤٤)

[2] **صحيح** ،سنن أبی داؤد (١٥٢٥)،سن ابن ماجه (٣٨٨٢) وصححه الألبانی فی "صحيح أبی داؤد(٢٥٥/٥)" رقم(١٣٦٤) "الصحيحة" برقم (٢٧٥٥)

[3] **صحيح** ، سنن أبی داؤد،رقم(١٥٣٧)،المستدرك للحاكم(١٤٢/٢) وصححه و وفقه الذهبی ،صحيح ابن حبان،رقم(٤٧٦٥) ، مسند الرويانی ، ←

سے تیری پناہ میں آتے ہیں''

۞ " اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَ [اَنْتَ] نَصِيْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ"[1]

← رقم (٤٦١) وصححه الألباني في "صحيح أبي داؤد" (٥/٢٦٣) رقم (١٣٧٥) قتادہ نے مسند رویانی، رقم (٤٦١) کی روایت میں تحدیث کی صراحت کردی ہے، لہٰذا انقطاع اوران کے عنعنہ پراعتراض کی بات درست نہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیں: أنوار النصيحة (د/١٥٣٧)

[1] **صحيح**، سنن أبي داؤد، رقم (٢٦٣٢) والسياق لـه، سنن الترمذي، رقم (٣٥٨٤) و الزيادة التي بين المعكوفتين عنده، صحيح ابن حبان، رقم (٤٧٦١) وصححه الألباني في "صحيح أبي داؤد (٧/٣٨٣)" رقم (٢٣٦٦)

اس سند میں قتادہ کا عنعنہ ہے، لیکن مسند الحارث کی روایت میں ''ابومجلز لاحق بن حمید'' نے قتادہ کی متابعت کردی ہے۔ بعض نے ابومجلز سے اسے مرسلاً روایت کیا ہے، اور مسند الحارث کے بھی بعض نسخوں میں یہ روایت مرسلاً ہی ہے، لیکن حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ایک نسخہ میں اسے موصولاً بھی دیکھا ہے اوراس پر اعتماد ظاہر کیا ہے، [المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية (٩/٤٠٦)]

چونکہ ابومجلز ارسال کرنے والے راوی ہیں، اس لئے عین ممکن ہے کہ انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسے سن رکھا ہو اور کبھی اختصار کرتے ہوئے اسے مرسلاً بھی بیان کیا ہو۔ تاہم اگر اسے مرسل ہی مان لیں، تو مرسلاً اس کی سند صحیح ہے لہٰذا اس سے استشہاد کرسکتے ہیں۔

اس کے علاوہ، ایک دوسری صحیح حدیث میں "اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ" کے الفاظ ثابت ہیں، دیکھئے: [مسند أحمد ط الميمنية (٤/٣٣٢) وإسناده صحيح على شرط مسلم]

ان شواہد کی روشنی میں یہ حدیث بالکل صحیح ثابت ہوتی ہے۔ والحمدللہ، مزید تفصیل کے لئے دیکھیں: أنوار النصيحة (د/٢٦٣٢)

''اے اللہ! تو ہی میرا بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے، تیری ہی توفیق سے میں چلتا پھرتا اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیرے ساتھ ہی (دشمن سے) لڑتا ہوں''

۞ ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ''[1]

''ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے''

بادشاہ کے ظلم سے خوف کی دعائیں

۞ '' اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ كُنْ لِيْ جَاراً مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَاَحْزَابِهِ مِنْ خَلَائِقِكَ اَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَوْ يَطْغٰى عَزَّ

[1] **صحيح البخارى**، رقم (٤٥٦٣)، السنن الكبرى للنسائى، رقم (١٠٣٦٤)، التوكل على الله لابن أبى الدنيا، رقم (٣١)

صحیح بخاری میں صاف موجود ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''**وقالها محمد** صلی اللہ علیہ وسلم'' ''یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ کہے ہیں'' اس سے واضح ہے کہ یہ روایت صریحاً مرفوع ہے، لہٰذا بعض کا اسے صحیح بخاری ہی کے حوالے سے موقوف بتلانا غلط ہے۔

واضح رہے کہ سنن اَبی داوٗد، رقم (٣٦٢٧) مسند اَحمد (٦/٢٤) وغیرہ میں ''**حسبی الله ونعم الوكيل**'' کے الفاظ کے ساتھ ایک اور قولی مرفوع حدیث ہے، لیکن اس کی سند میں بقیہ مدلس ومسوی ہے اور سماع مسلسل کی صراحت نہیں ہے لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ‘‘[1]

’’اے اللہ ساتوں آسمانوں کے رب، اور عرش عظیم کے رب ! تو میرا فلاں بن فلاں سے اور اس کے گروہوں سے جو بھی تیری مخلوق میں سے ہیں پناہ دینے والا بن جا، اس بات سے کہ ان میں سے کوئی ایک شخص بھی مجھ پر زیادتی یا سرکشی کرے۔ تیری پناہ مضبوط ہے، اور تیری تعریف عظیم ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں‘‘

ذیل کے کلمات تین مرتبہ پڑھیں:

’’اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعاً اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوذُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكِ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُودِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَ لْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِىْ جَاراً مِنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ‘‘[2]

---

[1] **صحيح**، الأدب المفرد للبخاری، رقم (۷۰۷) واللفظ له، مصنف ابن أبی شيبة، ت الشثری، رقم (۳۱۱۳۴) وصححه الألبانی فی صحيح الأدب المفرد، (ص۲٦۳)

[2] **صحيح** ، الأدب المفرد للبخاری، رقم (۷۰۸)، واللفظ له، مصنف ابن أبی شيبة، ت الشثری، رقم (۳۱۱۳٦) وصححه الألبانی فی صحيح الأدب المفرد (ص۲٦٤)

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ اپنی تمام مخلوق سے زیادہ زور اور غلبے والا ہے۔ اللہ ان سے کہیں زیادہ طاقت والا ہے جن سے میں خوف کھاتا اور ڈرتا ہوں، میں اس اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو ساتوں آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے مگر اس کی اجازت سے (گر سکتے ہیں) تیرے فلاں بندے کے شر سے، اس کے لشکروں کے شر سے، اس کی پیروکاروں ، اور اس کے ساتھیوں کے شر سے خواہ جنوں سے ہوں یا انسانوں سے، اے اللہ! تو ان کے شر سے میرا پشت پناہ بن جا، تیری تعریف عظیم ہے اور تیری پناہ مضبوط ہے اور تیرا نام بہت بابرکت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں''

دشمن کے لئے بددعا

۞ '' اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ ''[1]

''اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے (مخالف) گروہوں کو شکست سے دوچار فرما، اے اللہ! انہیں شکست دے اور انہیں ہلا کر رکھ دے''

[1] صحیح البخاری ،رقم(۲۹۳۳) واللفظ له ، صحیح مسلم ،رقم (۱۷۴۲)، سنن أبی داؤد،رقم(۲۶۳۱)،سنن الترمذی،رقم(۱۶۷۸)،سنن ابن ماجه (۲۷۹۶)

لوگوں کے شر سے ڈریں تو یہ دعا مانگیں

"اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ"①

"اے اللہ! تو مجھے ان سے کافی ہو جا، جس طرح تو چاہے"

جسے ایمان میں شک ہو جائے وہ کیا کرے؟

اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے②

اس چیز یا کام سے رک جائے جس میں شک ہو③

پھر یہ کلمات کہے: "آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ" "میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا"④

ان کلمات کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھے:

﴿ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ

① صحیح مسلم ، رقم(۳۰۰۵) ، مسند أحمد(۱۷/٦)

② صحیح البخاری، رقم(۳۲۷٦) ،صحیح مسلم،رقم(۱۳٤) ،سنن أبی داؤد،رقم(٤۷۲۲)

③ صحیح البخاری،رقم(۳۲۷٦) ، صحیح مسلم،رقم(۱۳٤)

④ صحیح مسلم،رقم(۱۳٤) ، مسند أحمد ط المیمنیة(۲/۳۳۱) واللفظ له، سنن أبی داؤد،رقم(٤۷۲۱)

شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴾[الحدید۳] (1)

''وہی اول ہے، وہی آخر ہے، وہی ظاہر ہے، وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے''

قرض سے نجات کی دعائیں

۞'' اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ'' (2)

---

(1) **حسن**،سنن أبی داؤد،رقم(٥١١٠)،المختارة للضياء (٤٢٠/١٠)، تفسير ابن أبی حاتم(١٩٨٥/٦)وحسنه الألبانی فی "تخريج الكلم الطيب"رقم(١٣٦)

(2) **حسن**، سنن الترمذی،رقم (٣٥٦٣)، مسند أحمد ط الميمنية (١٥٣/١) وحسنه الألبانی فی "الصحيحة"برقم(٢٦٦)

تنبیہ:-مؤلف کی مفصل کتاب ''الذکر والدعاء والعلاج بالرقی من الکتاب والسنۃ'' کی تخریج کرنے والے شیخ یاسر بن فتحی المصری کو عجیب وہم ہوا ہے موصوف نے اس سند میں موجود ''عبدالرحمٰن بن اسحاق'' کو ''ابوشیبہ عبدالرحمٰن بن اسحاق الواسطی'' سمجھ لیا جو کہ بالاتفاق ضعیف ہے، پھر اسی غلط فہمی میں موصوف نے اس حدیث کو ضعیف کہہ دیا[الذکر والدعاء ---(٣٩٥/١)]

جبکہ اس حدیث میں ''عبدالرحمٰن بن اسحاق'' سے مراد ''عبدالرحمٰن بن اسحاق القرشی المدنی'' ثقہ ہیں جیسا کہ مسند احمد وغیرہ کی سندوں میں صراحت موجود ہے۔ نیز دیکھیں:أنوار البدر فی وضع اليدين على الصدر:ص ٥٩٠

''اے اللہ! تو مجھے اپنے حلال کے ساتھ اپنی حرام (کردہ) چیزوں سے کافی ہوجا اور مجھے اپنے فضل سے، اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے''

۞ '' اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ''(1)

''اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ میں آتا ہوں پریشانی اورغم سے عاجز ہوجانے اور کاہلی سے، بزدلی اور بخل سے اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے''

قرآن اور نماز میں وسوسے سے بچاؤ کی دعا

۞ ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ''

''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے''

یہ دعا پڑھکر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دیں (2)

---

(1) صحيح البخاری، رقم (٦٣٦٣) واللفظ له، صحيح مسلم، رقم (٢٧٠٦)، سنن أبي داؤد، رقم (١٥٤٠)، سنن الترمذی، رقم (٣٤٨٤) سنن النسائی (٥٤٥٠)

(2) صحيح مسلم، رقم (٢٢٠٣)، مسند أحمد ط الميمنية (٤/٢١٦)

اس حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ عثمان ابی العاص رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے سامنے نماز میں اپنے وسوسہ کا ذکر کیا اور نبی ﷺ نے انہیں یہ تعلیم دی، عثمان ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ نے مجھ سے یہ چیز دور کردی۔

مشکلات کے حل کی دعا

"اَللّٰهُمَّ لاَ سَهْلَ اِلاَّ مَا جَعَلْتَهُ سَهْلاً ، وَ اَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلاً "[1]

''اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں مگر وہی جسے تو آسان کردے اور تو مشکل کام جب چاہے آسان کر دیتا ہے''

گناہ کر بیٹھیں تو کیا کہیں اور کیا کریں؟

جو شخص کوئی گناہ کرے تو وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے۔[2]

شیطان کب بھاگتا ہے؟

شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی جائے تب[3]

---

[1] **صحيح** ، عمل اليوم والليلة للسنى ،رقم (٣٥١) واللفظ له ، صحيح ابن حبان،رقم(٩٧٤) وصححه الألبانى فى الصحيحة برقم(٢٨٨٦)

[2] **صحيح** ، سنن أبى داؤد،رقم(١٥٢١) ، سنن الترمذى،رقم(٤٠٦) ، سنن ابن ماجه (١٣٩٥)وصححه الألبانى فى "صحيح أبى داؤد(٢٥٢/٥)" رقم (١٣٦١)

[3] سورة المؤمنون: آيات (٩٧تا٩٨)
نیز وہ تمام احادیث جن میں مختلف مواقع سے شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لئے استعاذہ کی تعلیم دی گئی ان سے بھی ایک عمومی مسئلہ نکلتا ہے کہ ہر طرح کے شیطانی وسوسہ کا ایک علاج استعاذہ ہے۔

۞ جب اذان ہو (1)
مسنون اذکار اور قرآن کی قرأت کریں تب (2)

(1) صحیح بخاری (۶۰۸) اور صحیح مسلم (۳۸۹) وغیرہ کی احادیث سے یہ ثابت ہے کہ نماز کے لئے جو اذان دی جاتی ہے اس سے شیطان بھاگتا ہے، لیکن کیا غیر نماز والی اذان سے بھی شیطان بھاگتا ہے؟ یہ محتاج دلیل ہے، بلکہ نماز کے علاوہ محض شیطان بھگانے کے لئے اذان دینا ہی فی نفسہ ثابت نہیں۔

بعض روایات میں شیطان بھگانے کے لئے اذان دینے کی بات وارد ہے مگر یہ روایات ضعیف ہیں دیکھئے:[مسند أحمد ط المیمنیة (۳/۳۰۵) ، مصنف عبد الرزاق، ت الأعظمی (۵/۱۶۰) وضعفه الألبانی فی الضعیفة برقم (۱۱۴۰)]

طبرانی وغیرہ میں اسی سلسلے کی کچھ اور روایات ہیں جو موضوع و من گھڑت ہیں۔غرض یہ کہ خاص شیطان کو بھگانے کے لئے اذان دینے سے متعلق کوئی بھی حدیث ثابت نہیں ہے۔

(2) صحیح حدیث ہے کہ گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہے اس گھر سے شیطان بھاگتا ہے، (صحیح مسلم، رقم ۷۸۰) درج ذیل چیزوں کے اہتمام سے بھی شیطان بھاگتا ہے:

صبح وشام کے اذکار، سونے اور بیدار ہونے کے اذکار، گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعائیں، مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعائیں ،اس کے علاوہ دیگر تمام مسنون اذکار ،مثلاً سوتے وقت آیت الکرسی اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت، اسی طرح جس دن میں سو بار " لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ " کہا اس دن وہ شيطان سے محفوظ رہے گا، دیکھئے اسی کتاب کا صفحہ (۱۰۵)۔اسی طرح (نمازوں کی) اذانیں بھی شیطان کو بھگاتی ہیں۔

تدبیر الٹ جانے پر بے بسی کی دعا

✿ "قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ"[1]

"اللہ نے مقدر فرمایا اور اس نے جو چاہا کیا"

نومولود کی مبارکبادی اور اس کا جواب

✿ "بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي الْمَوْهُوبِ لَكَ وَشَكَرْتَ الْوَاهِبَ وَبَلَغَ اَشُدَّهُ وَرُزِقْتَ بِرَّهُ"[2]

---

[1] **صحیح مسلم**، رقم (٢٦٦٤) اس حدیث میں ہے:

"قوی مؤمن اللہ کے نزدیک بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے ناتواں مؤمن سے، اور ہر ایک طرح کا مؤمن بہتر ہے، نفع بخش کاموں کی حرص رکھو اور اللہ سے مدد طلب کرتے رہو، اس میں عاجزی نہ دکھاؤ، اگر کوئی مصیبت لاحق ہو تو یوں نہ کہو کہ: اگر میں نے ایسا کیا ہوتا تو ایسا ہو جاتا، بلکہ کہو جو اللہ نے مقدر کیا اور چاہا وہ ہوا۔ کیونکہ "اگر" شیطانی عمل کا دروازہ کھولتا ہے"

[2] **ضعیف مقطوع** : الأذکار النوویة للإمام النووی (١/٣٦٣) امام نووی کی اس کتاب میں یہ اثر حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مذکور ہے لیکن شاید یہ کتابت کی غلطی ہے اور صحیح "حسن" ہے، کیونکہ حسن بصری ہی کی طرف منسوب ایسے الفاظ ملتے ہیں، لیکن امام حسن بصری سے بھی یہ ثابت نہیں ہیں، ابن القیم نے حسن بصری کا قول ابن المنذر کے حوالے سے نقل کیا ہے (تحفۃ المودود ص ٢٩) لیکن ابن المنذر کی یہ سند دستیاب نہیں ہے، البتہ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ اس کی سند (مسند ابن الجعد ص ٤٨٨) میں موجود ہے، لیکن اس میں "ہیثم" سخت ضعیف ہے۔ اس کی کچھ اور سندیں ہیں لیکن سب کی سب ضعیف ہیں ←

''اللہ تمہارے لیے اس بچے میں برکت دے جو تمہیں عطا کیا گیا ہے اور تم عطا کرنے والے کا شکر کرو اور (یہ بچہ) اپنی جوانی کی قوتوں کو پہنچے اور تمہیں اس کا حسن سلوک نصیب ہو''

۞ مبارکباد سننے والا جواب دیتے ہوئے کہے:

''بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْراً وَرَزَقَكَ اللّٰهُ مِثْلَهُ وَاَجْزَلَ ثَوَابَكَ'' (1)

''اللہ تعالیٰ تمہارے لیے برکت دے اور تم پر برکت فرمائے اور اللہ تمہیں بہت بہتر بدلہ دے اور اللہ تمہیں اس جیسا عطا فرمائے اور تمہارا ثواب بہت زیادہ کرے''

← البتہ اس موقع پر حسن بصری سے یہ الفاظ ثابت ہیں: ''جَعَلَهُ اللّٰهُ مُبَارَكًا عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ'' [الدعاء للطبرانی، ت محمد سعید، رقم (٩٤٥) وإسناده حسن] یہی الفاظ ایوب السختیانی سے بھی ثابت ہیں [العیال لابن ابی الدنیا، رقم (٢٠٢) وإسناده حسن]

نبی ﷺ سے نومولود کے لئے برکت کی دعاء دینا ثابت ہے، [صحیح البخاری، رقم (٥٤٦٧)]

لیکن اس کا صیغہ بسند صحیح منقول نہیں ہے۔ مسند بزار میں یہ الفاظ مرفوعاً وارد ہیں: ''بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهِ وَجَعَلَهُ بَرًّا تَقِيًّا'' [مسند البزار، رقم (٧٣١٠)] اس کے رجال ثقہ ہیں لیکن سند مرسل ہے۔

(1) یہ امام نووی ؒ کا خود کا قول ہے دیکھیں: الأذکار النوویة للإمام النووی (١/٣٦٣)

بچوں کواللہ کی پناہ میں دینے کی دعا

۞ رسول اللہ ﷺ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو ان الفاظ کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دیتے:

"أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ" [1]

"میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر لگ جانے والی نظر سے"

بیمار پرسی کے وقت مریض کے لئے دعائیں

۞ "لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ" [2]

"کوئی حرج نہیں اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری (گناہوں سے) پاک کرنے والی ہے"

---

[1] صحيح البخارى، رقم(٣٣٧١) ، سنن أبى داؤد، رقم(٤٧٣٧)، سنن الترمذى، رقم (٢٠٦٠) ، سنن ابن ماجه، رقم(٣٥٢٥) واللفظ لأصحاب السنن

تنبيه: — بعض نے "أَعُوْذُ" کو سنن الترمذی، رقم (۲۰۶۰) کی طرف منسوب کردیا ہے اور "أُعِيْذُكُمَا" کو صحیح بخاری، رقم (۳۳۷۱) کی طرف منسوب کردیا ہے، جبکہ معاملہ بالکل برعکس ہے۔

[2] صحيح البخارى، رقم (٣٦١٦)

ذیل کے کلمات سات مرتبہ پڑھیں:

"اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ" [1]

"میں سوال کرتا ہوں بڑی عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ تمہیں شفا عطا فرمائے"

بیمار پرسی کی فضیلت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کے لئے جاتا ہے تو وہ بیٹھنے تک جنت کے میووں میں چلتا ہے۔ جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ اگر صبح کا وقت ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا

---

[1] **صحيح** سنن أبي داؤد، رقم(٣١٠٦)، سنن الترمذي، رقم(٢٠٨٣) وصححه الألباني في "صحيح سنن أبي داؤد"(٤٢٣/٨) رقم (٢٧١٩)
اس حدیث میں اس دعاء کی یہ فضیلت وارد ہے کہ جو شخص کسی ایسے مریض کے پاس اسے پڑھے گا، جس کی موت کا وقت ابھی نہ آیا ہو تو اللہ اسے شفاء دے دے گا۔

کرتے رہتے ہیں''①

زندگی سے ناامید مریض کی دعائیں

۞'' اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ''②

''اے اللہ مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے''

۞ نبی کریم ﷺ وفات کے وقت اپنے ہاتھ پانی میں ڈال کر اپنے چہرہ

---

① **صحیح** ، سنن أبی داؤد، رقم(٣٠٩٨) سنن الترمذی، رقم (٩٦٩)، سنن ابن ماجه ، رقم (١٤٤٢) مسند أحمد ط المیمنیة(١/٨١) واللفظ له ، وصححه الألبانی فی الصحیحة برقم(١٣٦٧)

''حکم بن عتیبہ'' سے شعبہ نے روایت کیا ہے، پھر شعبہ کے بہت سارے شاگردوں کے ذریعہ یہ روایت مروی ہے، لہٰذا حکم کے عنعنہ پر اعتراض درست نہیں ہے، اور اس سند میں اعمش کا وجود نہیں ہے۔ مزید یہ کہ اس کی بہت ساری سندیں ہیں تفصیل کے لئے دیکھئے: شیخ یاسر بن فتحی المصری کی تخریج کے ساتھ مؤلف کی اصل کتاب [الذکر والدعاء ...(١/٤٢٣-٤٢٨)]

البتہ اس کے مرفوع اور موقوف ہونے میں اختلاف ہے، لیکن الفاظ اجتہادی نہیں ہیں لہٰذا موقوف روایت بھی حکماً مرفوع ہے۔ شیخ یاسر بن فتحی المصری نے کئی موقوف روایات بھی پیش کی ہیں مثلاً: مصنف ابن أبی شیبة، ت الشثری، رقم(١١١٥٠) اور اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

② **صحیح البخاری**، رقم(٥٦٧٤) ،صحیح مسلم ،رقم(٢٤٤٤) سنن الترمذی، رقم(٣٤٩٦) سنن ابن ماجه، رقم(١٦١٩)

مبارک پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:" لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ " "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں یقیناً موت کی کئی سختیاں ہیں"[1]

" لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَه لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ "[2]

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اللہ کے

---

(1) صحیح البخاری، رقم(٤٤٤٩)

(2) **صحيح** ، سنن الترمذی ،رقم(٣٤٣٠) واللفظ منه ،سنن ابن ماجه ، رقم(٣٧٩٤) وصححه الألبانی فی "الصحيحة" برقم(١٣٩٠)
ابواسحاق السبیعی نے سماع کی صراحت کردی ہے، دیکھئے:[التوحید لابن منده ، رقم (١٦٠) السنن الکبری للنسائی ،رقم (١٠١٠٨)مصنف عبدالرزاق،بتحقق أيمن الأزهری (٣/٢٣٩)رقم (٦٠٧٠)] لہٰذا بعض کا ابواسحاق السبیعی کے عنعنہ کے سبب اس روایت کوضعیف قرار دینا غلط ہے، مزید تفصیل کے لئے دیکھیں: أنوار النصيحة (ت/٣٤٣٠)

سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق ہی سے''

قریب الموت کو تلقین کرنے کا حکم

❁ جس کا آخری کلام " لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ " ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں'' ہو وہ جنت میں جائے گا۔ [1]

مصیبت کے وقت نعم البدل مانگنے کی دعا

❁ ''اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاَخْلِفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا'' [2]

''یقیناً ہم اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اے اللہ! مجھے میرے صدمے میں اجر دے اور مجھے بدلے میں اس سے زیادہ بہتر دے''

---

[1] **صحيح** ، سنن أبى داؤد، رقم(٣١١٦) ، مسند البزار ، رقم (٢٦٢٦) وصححه الألبانى فى تعليقه على "هداية الرواة"(٢/١٨٨) رقم(١٥٦٤)

[2] **صحيح مسلم** ، رقم(٩١٨) واللفظ له ، سنن أبى داؤد، رقم (٣١١٩)

میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعا

۞ " اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ [1] وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ " [2]

" اے اللہ! فلاں شخص کو معاف فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے بعد اس کے پیچھے رہ جانے والوں میں اس کا جانشین بنا اور ہمیں اور اسے معاف فرما! اے رب العالمین! اور اس کے لئے اس کی قبر میں کشادگی فرما اور اس کے لئے اس میں روشنی کر دے "

نماز جنازہ کی دعائیں

۞ " اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ

---

[1] فلاں کی جگہ اس شخص کا نام لیں گے جس کی وفات ہوئی ہے۔

[2] **صحیح مسلم**، رقم(۹۲۰) واللفظ له ، سنن أبی داؤد، رقم(۳۱۱۸)

الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَ اَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجاً خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ[وَعَذَابِ النَّارِ]'' [1]

''اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے، اس سے درگزر فرما اس کی مہمان نوازی اچھی کر اور اس کی قبر فراخ کر دے اور اس کے گناہ پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔ اور اسے گناہوں سے صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا ہے اور اسے بدلے میں ایسا گھر دے جو اس کے گھر سے زیادہ بہتر ہو اور گھر والے جو اس کے گھر والوں سے زیادہ بہتر ہوں اور بیوی جو اس کی بیوی سے زیادہ بہتر ہو اور اسے جنت میں داخل فرما اور قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے بچا''

۞'' اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ

[1] صحیح مسلم ، رقم(٩٦٣)، واللفظ له ،سنن ابن ماجه،رقم (١٥٠٠) السنن الکبری للنسائی،رقم ١٩٨٣) ومابین المعکوفتین عندهما ، وهو أیضا عند مسلم لکن بالشك ، سنن الترمذی،رقم(١٠٢٥)

مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ"[1]

"اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ کو ہمارے حاضر اور غائب کو، ہمارے چھوٹے اور بڑے کو، ہمارے مرد اور ہماری عورتوں کو معاف فرمادے، یاالٰہی! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو فوت کرے، اسے ایمان پر فوت کر۔ اے اللہ! ہمیں اس (میت) کے اجر سے محروم نہ کرنا اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کرنا"

---

[1] **صحيح**، سنن أبي داؤد، رقم(٣٢٠١)، سنن ابن ماجه، رقم (١٤٩٨) و اللفظ له، سنن الترمذي، رقم(١٠٢٤)، سنن النسائي، رقم(١٩٨٦)، السنن الكبرى للبيهقي، ط الهند(٤/ ٤١) وصححه الألباني في "أحكام الجنائز" (ص ١٢٤)

سنن أبی داؤد کی سند میں "یحیٰی بن ابی کثیر" کے عنعنہ پر اعتراض درست نہیں ہے، کیونکہ وہ تدلیس سے بری ہیں، بعض اہل علم نے ارسال کے معنی میں ان کے لئے تدلیس کا لفظ بولا ہے وہ حقیقی مدلس ہرگز نہیں ہیں، اس سلسلے میں علامہ البانی رحمہ اللہ کی تحقیق کے لئے دیکھئے: [الروض الداني، (ص ١٦٥، ١٦٦)] نیز دیکھئے: [الضعفاء للعقيلي، ت د مازن(٦/ ٣٩٥) وإسناده حسن، تهذيب الكمال للمزي (١٠/ ٧٨)]

سنن ابن ماجہ کی سند بھی صحیح ہے کیونکہ محمد بن اسحاق نے "أمالی محمد بن إبراہیم الجرجانی" میں سماع کی صراحت کردی ہے، (أمالي محمد بن إبراهيم الجرجاني، (ق ١٧٥/ أ) اس کی سند صحیح ہے، لہٰذا محمد بن اسحاق کے عنعنہ پر اعتراض درست نہیں ہے۔

۞" اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَقِّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الغَفُوْرُ الرَّحِيْمِ "[1]

"اے اللہ! بے شک فلاں بن فلاں تیرے ذمے اور تیری پناہ میں ہے، پس تو اسے فتنۂ قبر اور آگ کے عذاب سے بچا اور تو وفا اور حق والا ہے پس تو اسے معاف فرما اور اس پر رحم فرما، یقیناً تو بہت زیادہ معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے"

۞" اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ احْتَاجَ اِلٰی رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِناً فَزِدْ فِي اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئاً فَتَجَاوَزْ عَنْهُ"[2]

---

[1] **صحيح**، سنن ابن ماجه، رقم (١٤٩٩) واللفظ له، سنن أبي داؤد، رقم (٣٢٠٢) الأوسط لابن المنذر (٥/٤٤١) وصرح الوليد بالسماع المسلسل عنده، وصححه الألباني في "أحكام الجنائز" (ص ١٢٥)

[2] **حسن**، المستدرك للحاكم (١/٣٥٩) واللفظ له، الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم، رقم (٤٤٤) وصححه الحاكم و وافقه الذهبي والألباني، انظر: أحكام الجنائز للألباني (ص ١٢٥)۔

یزید بن رکانہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں جیسا کہ امام حاکم نے صراحت کی ہے، لہٰذا ارسال کا ←

''اے اللہ! تیرا بندہ (یہ) تیری کنیز کا بیٹا، تیری رحمت کا محتاج ہوگیا ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر گنہگار تھا تو اس کی برائیوں سے درگزر کر''

بچے کی نماز جنازہ کی دعائیں

۞ '' اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ''[1]

''اے اللہ! اسے قبر کے عذاب سے بچا''

← اعتراض درست نہیں ہے۔ تقریباً انہیں الفاظ کے ساتھ یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے دیکھیں: [صحیح ابن حبان، ت الأرنؤوط (رقم ۳۰۷۳)] لیکن اس کے مرفوع اور موقوف ہونے میں اختلاف ہے، بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں طرح صحیح ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کبھی اسے مرفوع بیان کیا ہے اور کبھی موقوف بیان کیا ہے۔

[1] **صحیح موقوف**: موطأ مالك ت عبد الباقي (۱/۲۲۸) واللفظ له ، مصنف ابن أبي شيبة، ت الشثري، رقم (۱۱۹۳٦) وصححه الألباني في تحقيق المشكاة، رقم (۱٦۸۹)

اس روایت میں ہے کہ سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ، میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک ایسے بچے کی نماز جنازہ پڑھی، جس نے ابھی کوئی خطاء نہ کی تھی تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دعاء میں یہ کلمات پڑھے۔

یہ دعا بڑے لوگوں کے جنازے میں بھی ایک طویل دعاء کے ساتھ پڑھنا ثابت ہے، اسی کتاب کا صفحہ (۱۴۸) دیکھئے۔

۞ اگر درج ذیل کلمات پڑھیں تو بھی بہتر ہے:

" اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطاً وَذُخْراً لِوَالِدَيْهِ وَشَفِيْعاً مُّجَاباً اَللّٰھُمَّ ثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِيْنَهُمَا وَ اَعْظِمْ بِهٖ اُجُوْرَهُمَا وَاَلْحِقْهُ بِصَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاجْعَلْهُ فِي كَفَالَةِ اِبْرَاهِيْمَ وَقِهٖ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْجَحِيْمِ وَاَبْدِلْهُ دَاراً خَيْراً مِنْ دَارِهٖ وَاَهْلاً خَيْراً مِنْ اَهْلِهٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَسْلَافِنَا وَ اَفْرَاطِنَا وَمَنْ سَبَقَنَا بِالْاِيْمَانِ" (1)

"الٰہی! اسے میرِ منزل اور اپنے والدین کے لئے ذخیرہ بنادے اور (ان کے لئے) ایسا سفارشی بنادے جس کی سفارش قبول ہو۔ اے اللہ! اس کی وجہ سے ان دونوں کی ترازوئیں بھاری کردے اور اس کی وجہ سے ان کے اجر زیادہ کردے اور اسے صالح مومنوں کے ساتھ ملادے اور اسے ابراہیم (علیہ السلام) کی کفالت میں کردے اور اسے اپنی رحمت کے ساتھ دوزخ کے عذاب سے بچا اور اسے بدلے میں (ایسا) گھر دے جو اس کے گھر سے بہتر ہو اور گھر والے جو اس

(1) یہ کوئی حدیث نہیں ہے، بعض اہل علم کا محض اپنا قول ہے، ظاہر ہے کہ اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

کے گھر والوں سے زیادہ بہتر ہوں، اے اللہ ان لوگوں کو بخش دے جو ہمارے پیش رو، ہمارے میر ساماں ہیں اور (انھیں) جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے گزر گئے''

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَسَلَفًا وَذُخْرًا"[1]

''اے اللہ! اسے ہمارے لئے میرِ منزل پیش رو اور ذخیرۂ آخرت بنا دے''

تعزیت کے وقت یہ کلمات کہیں:

"اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰی وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ

[1] **حسن موقوف** ، السنن الکبری للبیهقی، ط الهند(٤/٩) وحسنه الألباني في "أحكام الجنائز" (ص ١٦١)

یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے۔ مؤلف نے یہاں " اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً وَسَلَفاً وَاَجْراً" کے الفاظ کے ساتھ حسن بصری رحمہ اللہ کا عمل نقل کیا ہے۔ اس کی سند بھی صحیح ہے دیکھئے: [الدعاء للطبراني، ت محمد سعيد، رقم (١٢٠٣) ، صحيح البخاري تعليقا(٨٩/٢) قبل الحديث (١٣٣٥) واللفظ لهما، مصنف ابن أبي شيبة، ت الشثري، رقم(٣١٨٢٦) ، تغليق التعليق لابن حجر(٤٨٤/٢)]

بعض نے تغلیق التعلیق کی سند میں سعید اور ان کے استاذ قتادہ کے عنعنہ کے سبب اسے ضعیف کہا ہے لیکن طبرانی اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں یہ دونوں راوی نہیں ہیں، یعنی دیگر کئی ثقہ رواۃ نے قتادہ کی متابعت کر دی ہے، لہٰذا اس روایت کو ضعیف بتلانا بالکل غلط ہے۔

بِأَجَلٍ مُسَمًّى ''①

''یقیناً اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا۔ اور اس کے پاس ہر چیز وقت مقررہ کے ساتھ ہے''

یہ کہنے کے بعد لواحقین کو صبر کرنے اور ثواب کی امید رکھنے کی تلقین کرنی چاہئے۔

۞ یہ دعا بھی دینا بہتر ہے:

''أَعْظَمَ اللّٰهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَآءَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ''②

''اللہ تعالیٰ تیرا اجر بڑھائے اور تمھیں اچھے طریقے سے تسلی دے اور تمھارے فوت شدہ کو معاف کرے''

---

① **صحيح البخاری**، رقم(٧٣٧٧)، صحيح مسلم ،رقم (٩٢٣) واللفظ لهما، سنن أبی داؤد،رقم(٣١٢٥) سنن النسائی،رقم(١٨٦٨) سنن ابن ماجه،رقم (١٥٨٨)

بعض کا یہ کہنا کہ بخاری ومسلم کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہے، سراسر غلط ہے، حق یہ ہے کہ دونوں کے الفاظ بالکل یکساں ہیں۔

② یہ کوئی حدیث نہیں ہے، بعض اہل علم کا محض اپنا قول ہے، ظاہر ہے کہ اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

میت قبر میں اتارتے وقت کی دعا

"بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ" [3]

"اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق (تمھیں دفن کرتے ہیں)"

میت دفن کرنے کے بعد کی دعا

" اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ" [1]

---

(1) **صحيح** ، سنن أبي داؤد، رقم(٣٢١٣) واللفظ له ، سنن الترمذي (١٠٤٦)، سنن ابن ماجه،رقم(١٥٥٠) ،صحيح ابن حبان،رقم(٣١٠٩) ، السنن الكبرى للنسائي، رقم (١٠٨٦١) وصححه الألباني في "الإرواء"(١٩٧/٣)رقم(٧٤٧)

ابن ماجہ، ابن حبان اور کئی روایات میں "بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ" کے الفاظ ہیں، جبکہ ترمذی کی روایت میں دونوں صیغوں کا ایک ساتھ ذکر ہے۔اس روایت کو مرفوع اور موقوف بیان کرنے میں رواۃ کا اختلاف ہے، امام نسائی وغیرہ نے اسے موقوفاً ہی روایت کیا ہے، اور اکثر محدثین کی رائے یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہی ہے، جبکہ بعض محدثین نے مرفوع روایت کو بھی درست مانا ہے علامہ البانی رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے ہے[الإرواء، رقم٧٤٧]

(2) یہ حدیث کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ حدیث کے مفہوم کے مطابق مؤلف نے یہ الفاظ درج کئے ہیں حدیث اس طرح ہے:

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو وہاں کچھ دیر رکتے اور فرماتے: اپنے بھائی کی مغفرت کی دعا مانگو، اور اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو، کیونکہ ابھی اس سے سوال کیا جائے گا۔[سنن أبي داؤد، رقم(٣٢٢١) والحديث صحيح وصححه الألباني في "أحكام الجنائز:ص١٥٦]

''اے اللہ! اسے معاف فرما، اے اللہ اسے ثابت قدم رکھ''

زیارت قبور کی دعا

۞''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ [وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ][وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ] أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ''[1]

''ان گھروں (قبروں) کے مؤمن اور مسلمان مکینو! تم پر سلام ہو اور بلاشبہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ اور ہم میں سے پہلے جانے والوں پر اور بعد میں جانے والوں پر اللہ رحم فرمائے۔ میں اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں''

آندھی کی دعائیں

۞'' اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ

[1] **صحیح مسلم** رقم (۹۷۵) والسیاق لہ، صحیح مسلم، رقم (۹۷٤) ترقیم دارالسلام (۲۲۵۵) والزیادہ الأولی فیہ (۲۲۵٦) والزیادة الثانیة فیہ، سنن النسائی، رقم (۲۰٤۰)، سنن ابن ماجہ، رقم (۱۵٤۷)

شَرِّهَا"[1]

"اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں"

[1] یہ الفاظ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث کے مفہوم کو سامنے رکھتے ہوئے مؤلف نے اپنی طرف سے درج کئے ہیں، حدیث اس طرح ہے:

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہوا کو برا نہ کہو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں سے ہے، وہ رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے، البتہ اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو" [سنن ابن ماجه، برقم ۳۷۲۷ والحديث صحيح وصححه الألباني في "الصحيحة" برقم (۲۷۵٦)]

اس حدیث میں چونکہ حکم ہے کہ ہوا چلنے پر اللہ سے اس کے خیر کا سوال، اور اس کے شر سے پناہ طلب کرنی چاہئے، اس بنیاد پر مؤلف نے اپنی طرف سے مذکورہ صیغہ درج کر دیا ہے، لیکن مؤلف کا یہ طرز عمل درست معلوم نہیں ہوتا، کیونکہ اس موقع کا صیغہ بھی خود اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، جسے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کر دیا ہے، یہ صیغہ وہی ہے جسے مؤلف نے آگے نقل فرمایا ہے، لہٰذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے اس موقع پر سنت سے ثابت شدہ الفاظ ہی کا اہتمام کرنا چاہئے۔

واضح رہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اسی حدیث کے ایک طریق میں مذکورہ حکم کے ساتھ "اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا" کا صیغہ بھی منقول ہے، دیکھئے: (السنن الکبری للنسائی، رقم ۱۰۶۹۹) لیکن یہ ثابت نہیں کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی "طلق بن السمح" ہے، اسے امام ابوحاتم نے مجہول کہا ہے (علل الحدیث لابن أبی حاتم ت، سعد الحمید (۵/۹۵) لہٰذا اس موقع پر وہی مفصل صیغہ پڑھنا چاہئے جو اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی اگلی حدیث میں مذکور ہے۔

۞ " اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَخَیْرَ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِیْهَا وَ شَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ "[1]

"اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے اور میں اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس چیز کے شر سے جو اسمیں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے"

بادل گرجنے کی دعا

۞ " سُبْحَانَ الَّذِیْ ﴿یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ﴾ [2]

---

[1] **صحيح مسلم**، رقم(٨٩٩) واللفظ له، سنن أبي داؤد، رقم(٥٠٩٩)، سنن الترمذی، رقم(٣٤٤٩)

[2] **صحيح موقوف**، موطأ مالك رواية أبي مصعب الزهري،(١٧١/٢) رقم (٢٠٩٤) المؤطا برواياته الثمانية، ت الهلالي(٥٢٥/٤)، الأدب المفرد للبخاري، ت عبد الباقي، رقم(٧٢٣) وصححه الألباني في "تخريج الكلم الطيب" رقم(١٥٦)

یہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی موقوف روایت ہے، اس میں ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب ←

''پاک ہے وہ ذات جس کی تعریف کے ساتھ یہ گرج تسبیح پڑھتی ہے اور فرشتے اس کے ڈر سے تسبیح کرتے ہیں''

قحط سالی سے بچاؤ اور بارش کی دعائیں

۞ '' اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثاً مُغِيْثاً مَرِيْئاً مَرِيْعاً نَافِعاً غَيْرَ ضَارٍّ اجلاً غَيْرَ آجِلٍ'' [1]

''اے اللہ! تو ہمیں ایسی بارش سے سیراب کر جو مددگار، خوشگوار، سرسبز کرنے والی (اور) مفید ہو، نقصان دہ نہ ہو، جلد ہو، نہ کہ دیر سے آنے والی''

۞ '' اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا '' [2]

← بادل کی گرج سنتے تو بات چیت بند کر دیتے اور مذکورہ کلمات پڑھتے ، اور پھر فرماتے : یہ زمین والوں کے لئے سخت وعید ہے۔ یاد رہے کہ ان کلمات میں ''سُبْحَانَ الَّذِیْ'' کے بعد کے پورے الفاظ قرآن کی سورہ الرعد (۱۳) کی آیت (۱۳) کے ہیں۔

تنبیہ :— مؤطا مالک بروایت یحییٰ میں ''عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ'' کا نام ساقط ہے، جبکہ مؤطا کے دیگر نسخوں میں، اسی طرح امام مالک کے طریق سے دیگر کتب میں مروی اس روایت میں یہ نام موجود ہے۔

(1) **صحيح** ، سنن أبی داؤد، رقم (١١٦٩) ، وصححه الألبانی فی "صحيح أبی داود" (٤/٣٣٣) رقم(١٠٦٠)

(2) **صحيح البخاری**، رقم (١٠١٤)، صحيح مسلم ،رقم(٨٩٧) ، واللفظ لهما، سنن نسائی، رقم(١٥١٨)

''اے اللہ! ہمیں بارش دے، اے اللہ! ہمیں بارش دے، اے اللہ! ہمیں بارش دے''

۞'' اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَ بَهَآئِمَكَ ، وَ انْشُرْ رَحْمَتَكَ ، وَ اَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ ''①

''اے اللہ! اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی پلا، اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے مردہ شہر کو زندہ کر دے''

بارش دیکھ کر کیا کہا جائے؟

۞'' اَللّٰهُمَّ صَيِّباً نَافِعاً ''②

''اے اللہ! (اس) بارش کو فائدہ مند بنا''

① **حسن**، سنن أبی داؤد، رقم(١١٧٦) وحسن إسناده الألبانی فی "صحیح أبی داؤد" (٤/٣٤٠) رقم(١٠٦٧)
بعض کا سفیان ثوری کے عنعنہ کے سبب اسے ضعیف کہنا غلط ہے کیونکہ سفیان ثوری کے عنعنہ کے مقبول ہونے پر محدثین کا اجماع ہے دیکھئے: [انوارالبدر (ص۳۱۵ تا ۳۷۳)]. مزید یہ کہ بہت سے رواۃ نے سفیان کی متابعت بھی کی ہے تفصیل کے لئے دیکھیں: **أنوار النصیحة** (د/۱۱۷۶)

② **صحیح البخاری**، رقم (١٠٣٢)، واللفظ له ،سنن أبی داؤد، رقم(٥٠٩٩) سنن النسائی، رقم(١٥٢٣)، سنن ابن ماجه، رقم(٣٨٨٩)

بارش کے بعد کی دعا

۞ "مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ"①

"ہم اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ بارش سے نوازے گئے"

بارش ضرورت سے زیادہ ہوجائے تو کیا کہا جائے؟

۞ " اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ"②

"اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا، ہم پر نہ برسا، اے اللہ! (اس بارش کو تو) ٹیلوں پر، پہاڑوں کی چوٹیوں پر، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر (برسا)"

چاند دیکھنے کی دعا

۞" اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلاَمَةِ

① **صحيح البخاری**،رقم(٨٤٦)،صحيح مسلم ،رقم(٧١) ،سنن أبی داؤد،رقم(٣٩٠٦)

② **صحيح البخاری**،رقم(١٠١٤)،صحيح مسلم ،رقم(٨٩٧)، واللفظ لهما ، سنن أبی داؤد،رقم(١١٧٤)سنن النسائی،رقم(١٥٠٤)

وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ'' ①

''اے اللہ! تو اسے امن، ایمان، سلامتی، اسلام کے ساتھ ہم پر طلوع فرما، ہمارا اور تمہارا رب اللہ ہے''

روزہ افطار کرتے وقت کی دعائیں

۞ ''ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ'' ②

① **حسن لغيره**، المستدرك للحاكم، ط الهند(٤/ ٢٨٥) واللفظ له، سنن الترمذي، رقم، (٣٤٥١) من حديث طلحه، سنن الدارمي، رقم(١٧٢٩) من حديث ابن عمر، و حسنه الألباني في "الصحيحة" برقم (١٨١٦) تفصیل کے لئے دیکھئے: أنوار النصيحة (ت/ ٣٤٥١)

مؤلف نے دارمی کے الفاظ نقل کئے تھے، لیکن ہم نے حاکم کے الفاظ درج کئے ہیں جو کہ تمام روایات میں موجود ہیں، چونکہ انفرادی طور پر ہر روایت کی سند میں ضعف ہے اس لئے کسی روایت کے منفرد الفاظ تائید سے خالی شمار ہوں گے اور حسن لغیرہ کا درجہ انہیں الفاظ کو مل سکتا ہے، جو سب روایات میں مشترک ہوں۔

② **حسن**، سنن أبي داؤد، رقم(٢٣٥٧)، المستدرك للحاكم، ط الهند (١/ ٤٢٢) و حسن إسناده الألباني في "الإرواء" (٤/ ٣٩) رقم(٩٢٠)

اس دعاء کو افطار کے بعد پڑھنا چاہئے جیسا کہ الفاظ کے معانی دلالت کرتے ہیں، علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"أي بعد الإفطار"، ''یعنی نبی ﷺ یہ دعاء افطار کے بعد پڑھتے تھے'' [عون المعبود (٦/ ٣٤٥)]

اور افطار شروع کرتے وقت "بسم الله" ہی کہنا چاہئے۔

''پیاس چلی گئی ،رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہوگیا''

۞'' اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِی وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِیْ ''[1]

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیری رحمت کے ذریعے سے سوال کرتا ہوں جس (رحمت) نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے کہ تو مجھے بخش دے''

---

[1] **ضعيف جدا**، سنن ابن ماجه ،رقم(١٧٥٣)،المستدرك للحاكم، ط الهند(٤٢٢/١) وضعفه الألباني في "الإرواء" (٤١/٤)رقم(٩٢١)

اس سند میں'''اسحاق بن عبداللہ المدنی'' کے تعین کے بارے میں اختلاف ہے۔اس کی وجہ اسحاق کے والد''عبداللہ'' کے نام کے ضبط کا اختلاف ہے،بعض نے اسے'عبیداللہ'' بالتصغیر بتایا ہے، جبکہ بعض نے ''عبداللہ'' بالتکبیر بتلایا ہے۔اسحاق کی یہ روایت دو طریق سے مروی ہے۔

دونوں طرق کی تفصیل ملاحظہ ہو:

پہلا طریق: اسد بن موسیٰ:

اسد بن موسیٰ کی ثابت روایت میں بغیر کسی اختلاف کے''اسحاق بن عبداللہ'' ہے[الترغیب لابن شاہین،ص۵۲رقم(۱۴۰)وإسنادہ حسن الی أسد]

دوسرا طریق: ولید بن مسلم:

ولید بن مسلم سے ان کے دو شاگردوں نے یہ روایت بیان کی ہے،ایک''الحکم بن موسیٰ'' اور دوسرے ''ہشام بن عمار''۔

☆حکم بن موسیٰ کی روایت:- حکم سے تین راویوں (محمد بن علی بن زید،حامد بن محمد،ابویعلیٰ) نے ←

← اسے بیان کیا ہے اور تینوں نے بالاتفاق ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی بیان کیا ہے۔ محمد بن علی بن زید کی روایت کے لئے دیکھئے: (المستدرک للحاکم، ط الہند ا/۴۲۲ وسندہ صحیح الی الحکم)، حامد بن محمد کی روایت کے لئے دیکھئے: (ذیل تاریخ بغداد لابن الدبیثی ا/۳۳۴ وسندہ حسن الی حامد) ابویعلی کی روایت ابن السنی نے عمل الیوم واللیلۃ میں نقل کی ہے اور اس کے بعض نسخوں میں ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی ہے، جیسا کہ محققین نے صراحت کی ہے بلکہ شیخ عبدالقادر عطاء نے اپنے نسخہ میں ایسے ہی ضبط کیا ہے دیکھئے: (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، ت البرنی ص۲۸۹ حاشیہ)۔ اور یہی درست ہے کیونکہ اس کے لئے دو رواۃ کی متابعت موجود ہے۔

ولید کے ایک چوتھے شاگرد ہشام بن خالد کی روایت میں بھی ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی ہے لیکن یہ روایت ضعیف ہے دیکھیں: (نوادر الأصول للحکیم الترمذی، ت توفیق ۲/ ۱۸۵) مذکورہ رواۃ کے برخلاف حکم بن موسیٰ کے کسی بھی شاگرد کی روایت ثابت نہیں، مثلاً معجم ابن عساکر (ا/ ۳۰۷) میں محمد الحضرمی کی روایت سنداً ضعیف ہے نیز محقق کی شہادت کے مطابق مخطوطہ میں متعلقہ نام پر تضبیب کی علامت ہے جو غلطی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

☆ **ہشام بن عمار کی روایت:** -ہشام سے ان کے شاگرد عبید بن عبدالواحد کی روایت ثابت ہے، اس میں بغیر کسی اختلاف کے ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی ہے، (شعب الإیمان، ت زغلول، رقم ۳۹۰۴ وسندہ صحیح الی عبید) یاد رہے کہ شعب الأیمان کے دوسرے محقق دکتور عبدالعلی نے جو تصغیر کے ساتھ ضبط کیا ہے یہ قطعی طور پر غلط ہے، کیونکہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کے بعد پوری صراحت کے ساتھ یہ بھی کہا ہے:

''وشیخای لم یثبتاہ، فقالا: إسحاق بن عبد اللہ'' ، یعنی میرے دونوں شیخ (یحییٰ بن ابراہیم اور امام حاکم) نے اپنی سند میں ''عبیداللہ'' نہیں بیان کیا ہے بلکہ ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی بیان کیا ہے۔ (شعب الإیمان ت، عبدالعلی، ۵/ ۴۰۸)

ہشام سے ان کے جس دوسرے شاگرد کی روایت ثابت ہے وہ امام ابن ماجہ ہیں، اور ←

← سنن ابن ماجہ کے بعض نسخوں میں بھی ''اسحاق بن عبداللہ المدنی'' ہے دیکھئے:[سنن ابن ماجہ،النسخۃ التیموریۃ، (ق ۱/ ۱۹۷/ب)، نیز سنن ابن ماجہ مطبوعہ دارالتاصیل ص (۲۴۲) حاشیہ نمبر (۳)، زوائد ابن ماجہ للبوصیری، ت محمد مختار حسین (ص ۲۵۴) رقم (۵۹۴)، تفسیر ابن کثیر، ت محمد حسین شمس الدین (۱/ ۳۷۵) لسان المیزان لابن حجر، ت أبی غدۃ (۲/ ۶۳)]

ظاہر ہے کہ ابن ماجہ کی روایت میں بھی صحیح نام ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی ہے کیونکہ اس پر عبید بن عبدالواحد کی متابعت بھی موجود ہے۔

ہشام کے ان دونوں شاگردوں کے برخلاف ایک تیسرے شاگرد ''محمد بن أبی زرعۃ الدمشقی'' نے ''اسحاق بن عبید اللہ'' تصغیر کے ساتھ بیان کیا ہے، (الدعاء للطبرانی، ت محمد سعید، رقم ۹۱۹) عرض ہے کہ، ان کی توثیق موجود نہیں ہے تاہم اگر یہ ثقہ بھی ہوتے تو ہشام کے دو شاگردوں کی متفقہ روایت کے مقابلے میں ان کے بیان کی کوئی حیثیت نہ ہوتی۔

پتہ چلا ھشام بن عمار کی روایت بھی الحکم بن موسیٰ کی روایت کے موافق ہے یعنی ان دونوں کے استاذ ولید بن مسلم نے ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی بیان کیا ہے، اور اس بیان پر اسد بن موسی کی متابعت بھی موجود ہے جیسا کہ شروع میں گزر چکا، یعنی اسد بن موسیٰ اور ولید بن مسلم دونوں نے اپنے استاذ کا نام ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی بتایا ہے۔

اس تفصیل سے یہ بات طے ہوجاتی ہے کہ اس سند میں ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس سے کون مراد ہے تو امام حاکم، امام ذہبی اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے یہ احتمال ذکر کیا ہے کہ اس سے مراد ''إسحاق بن عبداللہ بن أبی فروۃ، الأموی، المدنی'' ہوسکتا ہے [المستدرک للحاکم، ط الہند (۱/ ۴۲۲) ومعہ تعلیق الذہبی، إرواء الغلیل للألبانی (۴/ ۴۳)]

عرض ہے کہ یہی بات متعین ہے، اس کے متعدد دلائل ہیں، مثلاً اس کی ایک زبردست دلیل یہ ہے ←

← کہ اس کے شاگرد ولید بن مسلم نے ایک روایت میں اس کا پورا نام "إسحاق بن عبداللہ بن أبي فروۃ" بتادیا ہے، دیکھئے: [ذیل تاریخ بغداد لابن الدبیثی (۱/۳۳۴) واسنادہ حسن الی الولید، ابن حمیش ھوالحسین بن عمر بن عمران بن حمیش، ذکرہ الخطیب فی تلامیذ حامد بن محمد، انظر: تاریخ بغداد، مطبعۃ السعادۃ (۸/۱۶۹)]۔ ولید بن مسلم کے اساتذہ میں بھی اس کا تذکرہ ہے دیکھئے: [تہذیب الکمال للمزی (۲/۴۴۶)] نیز اسحاق کے ایک دوسرے شاگرد اسد بن موسیٰ نے اس کا پورا نام "إسحاق بن عبد الله الأموی، من أہل المدینۃ" بتایا ہے، دیکھئے: [الترغیب لابن شاہین، ص۵۲ رقم (۱۴۰) واسنادہ حسن الی أسد] اوراس طبقہ میں اموی اور مدنی یہی راوی ہے، دیکھئے: [تہذیب الکمال للمزی (۲/۴۴۶)]

جب یہ واضح ہوگیا کہ یہ راوی "إسحاق بن عبداللہ بن أبي فروۃ، الأموی، المدنی" ہے، تو معلوم ہونا چاہئے کہ امام ابن معین رحمہ اللہ نے اسے کذاب کہا ہے، (الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم، ت المعلمی ۲/۲۲۸ واسنادہ صحیح) اور کئی محدثین نے اسے متروک کہا ہے مثلاً دیکھئے: (تقریب التہذیب لابن حجر رقم ۳۶۸) لہٰذا یہ روایت سخت ضعیف ہے۔

کچھ وضاحتیں:

۞ امام بخاری، امام ابوحاتم الرازی، امام ابوزرعہ رازی اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے اس اسحاق کو "إسحاق بن عبداللہ بن أبي ملیکۃ" بتلایا ہے (الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم، ت المعلمی: ۲/۲۸۸) امام ابن حبان نے بھی "إسحاق بن عبداللہ المدنی" لکھا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابن حبان کا بھی یہی موقف ہے [الثقات لابن حبان ط، العثمانیۃ (۶/۴۸) مطبوعہ نسخہ میں تصغیر کے ساتھ ذکر کرنا غلط ہے]

اس سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ اسحاق کے والد کا نام "عبداللہ" تکبیر کے ساتھ ہی ہے۔ البتہ ان أئمہ نے اس کا تعین "ابی فروہ" کے بجائے "ابن أبي ملیکہ" سے کیا ہے۔ اگر یہ بات مان لی جائے تو بھی یہ روایت ضعیف ہی رہے گی کیونکہ ابی ملیکہ مجہول ہے۔ ابن حبان نے مجاہیل کی توثیق والے اپنے منفرد اصول کے تحت اسے ثقات میں ذکر کردیا۔

۞ ابن عساکر رحمہ اللہ نے اس اسحاق کو "إسحاق بن عبیداللہ بن أبي المہاجر" بتایا ہے، اورانہیں کی ←

← پیروی میں ابن حجر اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے ''ابن اُبي المہاجر'' مانا ہے، لیکن یہ درست نہیں ہے کیونکہ زیر بحث روایت میں اسحاق کو کئی رواۃ نے مدنی بتایا ہے جبکہ ''ابن اُبي المہاجر'' شامی راوی ہے۔ بہرحال یہ راوی بھی مجہول ہی ہے لہٰذا اسے ماننے کی صورت میں بھی روایت ضعیف ہی رہے گی۔ یاد رہے کہ اس کو ابن حبان نے بھی ثقہ نہیں کہا ہے کیونکہ یہ شامی اور تصغیر کے ساتھ ہے اور ابن حبان نے جسے ثقہ کہا ہے وہ مدنی اور تکبیر کے ساتھ ہے۔ دکتور بشار نے بجا طور پر لکھا:

''أما قول ابن حجر في ترجمة''ابن أبي المهاجر:''ذكره ابن حبان في الثقات فليس بجيد لان ابن حبان لم يذكر غير إسحاق بن عبيد الله المدني وهو لا يقوم دليلا على أنه ابن أبي المهاجر''

ابن ابي المہاجر کے ترجمہ میں ابن حجر نے یہ کہا کہ: ''اسے ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے'' تو یہ درست نہیں ہے، کیونکہ ابن حبان نے صرف ''اسحاق بن عبید اللہ المدنی'' کے الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس میں اس بات کی ہرگز دلیل نہیں کہ اس سے مراد ''ابن بي المہاجر'' ہے [تہذیب الکمال للمزی ۲/ ۴۵۸، واضح رہے کہ دکتور بشار نے اس سے ذرا پہلے ثقات کے مخطوطہ سے ''اسحاق بن عبد اللہ'' بغیر تصغیر کے نقل کیا ہے]

۞ امام بوصیری رحمہ اللہ سے عجیب وہم ہوا ہے انہوں نے اسحاق کو ''إسحاق بن عبد اللہ بن الحارث بن کنانۃ القرشي العامري'' سمجھ لیا، اور پھر اس سے متعلق توثیقات ذکر کر دیں [زوائد ابن ماجہ للبوصیری، ت محمد مختار حسین (ص ۲۵۴) رقم (۵۹۴)] حالانکہ یہ راوی اس طبقہ کا ہے ہی نہیں، اور اسے مان لینے کی صورت میں سند ہی منقطع ہو جائے گی۔

اور اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ بعض نے ''اسحاق'' کو نہ ''ابن اُبي فروہ'' تسلیم کیا ←

کھانا کھانے سے پہلے کی دعا

۞ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو اسے "بِسْمِ اللّٰهِ" "اللہ کے نام کے ساتھ، کھانا شروع کرتا ہوں" کہنا چاہئے۔ اور اگر اسے شروع میں بھول جائے تو اسے کہنا چاہئے، "بِسْمِ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ" "اللہ کے نام کے ساتھ اس کے شروع اور اس کے آخر میں" (1)

← نہ "ابن أبي مليكة" مانا، اور نہ ہی "ابن أبي المهاجر" سمجھا، بلکہ "إسحاق بن عبيد الله المدني" نام کی ایک فرضی شخصیت تصور کر کے امام بوصیری کی ذکر کردہ وہ توثیقات اس کے کھاتے میں ڈال دیں، جو کہ ایک دوسرے راوی سے متعلق تھیں۔ سبحان اللہ!

بہرحال ہماری نظر میں راجح وہی بات ہے جس کا احتمال امام حاکم، امام ذہبی اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے اور دلائل کی روشنی میں یہ بات یقین تک پہنچ چکی ہے، یعنی اس سند میں "ابی فروہ" ہے جو کذاب و متروک ہے، لہٰذا بعض کا اسے حسن کہنا درست نہیں ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہنے والے بعض معاصرین کے بارے میں لکھا:

"حسنه الجهلة"، "جاہلوں نے اسے حسن کہا ہے" [ضعيف الترغيب والترهيب (١/٢٩٢)]

(1) **صحيح**، سنن الترمذي، رقم (١٨٥٨) واللفظ له، سنن أبي داؤد (٣٧٦٧)، سنن ابن ماجه (٣٢٦٤) من حديث عائشة، صحيح ابن حبان (٥٢١٣) من حديث ابن مسعود، مسند أبي يعلى الموصلي (٧١٥٣) من حديث امرأة، وصححه الألباني في "الإرواء" (٧/٢٤) رقم (١٩٦٥)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے، اس کی سند میں "عبدالرحمٰن" پر تدلیس کا الزام دھرنا غلط ہے، اس کی وضاحت ہو چکی ہے، دیکھئے اسی کتاب کا صفحہ (١٢٦)۔ اسی طرح مسند أبو یعلی کی حدیث بھی صحیح ہے۔

۞ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جسے اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلایا اسے یہ کہنا چاہئے " اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ"، "اے اللہ! ہمارے لئے اس (کھانے) میں برکت دے اور ہمیں اس سے زیادہ بہتر کھانا کھلا"۔ جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے اسے کہنا چاہئے: " اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ" "اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت ڈال اور ہمیں اس سے زیادہ دے" (1)

(1) **ضعيف**، سنن أبي داؤد، رقم(٣٧٣٠)، سنن الترمذی، رقم(٣٤٥٥)، سنن ابن ماجه، رقم(٣٣٢٢) وحسنه الألباني فی الصحيحة برقم(٢٣٢٠)

اس روایت کا دارومدار "علی بن زید" پر ہے اس کے بارے میں:

☆ امام جوزجانی رحمہ اللہ (**المتوفی ۲۵۹**) نے کہا: "واهي الحديث ضعيف" "یہ سخت کمزور حدیث والا اور ضعیف ہے۔" [أحوال الرجال للجوزجاني (ص: ١٩٤)]

☆ محمد بن طاہر ابن القیسرانی رحمہ اللہ (**المتوفی ۵۰۷**) نے کہا: "علي بن زيد هذا متروك الحديث" "علی بن زید متروک الحدیث ہے۔" [تذكرة الحفاظ لابن القيسراني (ص: ١٤٨)]

☆ امام احمد اور امام ابن معین نے اسے "ليس بشيء" کہا ہے۔ اور یہ سخت جرح ہوتی ہے۔ [الكامل لابن عدی(٦/٣٣٥) واسناده حسن، الجرح والتعديل(٩/٢٠٤) واسناده صحيح]

امام مسلم رحمہ اللہ نے صرف ایک سند میں "ثابت البنانی" کے ساتھ ملا کر اس کی روایت لی ہے (صحیح مسلم رقم ۱۷۸۹) یعنی صحیح مسلم میں مستقل اس سے کوئی روایت نہیں ہے، لہٰذا اسے علی الاطلاق صحیح مسلم کا راوی بتلانا محل نظر ہے۔

سنن ابن ماجہ وغیرہ میں اس کی دوسری سند (اسماعیل بن عیاش، عن ابن جریج عن الزہری) ہے ←

....

← جس میں یہ راوی نہیں ہے لیکن اس میں کئی علتیں ہیں، بالخصوص ابن جریج کا عنعنہ ہے، اوران کا معاملہ عام مدلسین جیسا نہیں ہے، خودعلامہ البانی رحمہ اللہ نے متعدد مقامات پر بطور خاص ان کے عنعنہ کو شدید ضعف شمار کیا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں: (یزید بن معاویہ پرالزامات کا جائزہ، ص ۵۰۷، تا ۵۰۸)

ظاہر ہے ان دونوں سندوں کی پوزیشن ایسی نہیں ہے کہ انہیں باہم ملا کر حسن لغیرہ بنایا جاسکے، لیکن علامہ البانی رحمہ اللہ کو ابن جریج والی سند کا ایک اور طریق ملا جس میں ''ابن زیاذ'' نامی راوی نے ابن جریج کی متابعت کرتے ہوئے زہری سے یہی روایت بیان کررکھی ہے۔ دیکھیں: [الصحیحة (٥/٤١١)]

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ''ابن زیاذ'' یاتو محمد الھانی ہے یا عبدالرحمٰن افریقی ہے، اور بہرصورت یہ سند قابل استشہاد بن جاتی ہے۔ پھر علامہ رحمہ اللہ نے اس سند کو علی بن زید کی سند کے ساتھ ملا کر اس روایت کی تحسین کردی ہے۔

عرض ہے کہ یہاں علامہ رحمہ اللہ سے ''ابن زیاذ'' کے تعین میں تسامح ہوا ہے، اگر آں رحمہ اللہ سے اس کا صحیح تعین ہوجاتا، تو آپ ہرگز اس کی سند سے استشہاد نہ کرتے، دراصل اس سند میں ''ابن زیاذ'' یہ ''عبداللہ بن زیاد بن سمعان'' ہے، جس کا تذکرۃ اسماعیل بن عیاش کے اساتذہ میں بھی ملتا ہے، اور زہری کے شاگردوں میں بھی، جبکہ علامہ البانی رحمہ اللہ کے ذکر کردہ دونوں رواۃ میں سے کوئی بھی امام زہری کا شاگرد نہیں ہے۔ مزید یہ کہ اسی روایت کے ایک طریق میں ''ابن سمعان'' کی صراحت آگئی ہے۔ دیکھئے: [المسند المستخرج لأبي نعيم، رقم (٧٩١)، مطبوعہ نسخہ میں ابن سمھان چھپ گیا ہے]

لہٰذا یہ طے ہوجاتا ہے کہ اس سند میں ''ابن زیاذ'' سے مراد ''عبداللہ بن زیاد بن سمعان'' ہی ہے۔ اور یہ سخت ضعیف ومتروک راوی ہے بلکہ متعدد ائمہ نے اسے کذاب کہا ہے، (عام کتب رجال) لہٰذا اس کی سند جوسب سے بہتر ظاہر ہورہی تھی، حقیقت میں یہ سب سے بدتر ہے، اوراس سے استشہاد کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

کھانا کھانے سے فارغ ہونے کی دعائیں

۞ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ" [1]

"ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے یہ کھانا مجھے کھلایا اور مجھے یہ (کھانا) عطا کیا بغیر میری کسی طاقت کے اور بغیر میری کسی قوت کے"

۞ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا" [2]

"ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے بہت پاکیزہ اور اس میں برکت ڈالی گئی ہے نہ (یہ کھانا) کفایت کیا گیا، (یعنی جو کچھ کھایا وہ مابعد کے لئے کافی نہیں، بلکہ تیری نعمتیں برابر ہو رہی ہیں اور وہ کبھی ختم ہونے والی نہیں کہ مزید کی ضرورت نہ رہے) اور نہ اسے وداع کیا گیا (یہ وداع "رخصت کرنے، چھوڑنے" سے ہے یعنی

---

[1] **حسن**، سنن الترمذی، رقم(٣٤٥٨)، سنن ابن ماجة، رقم(٣٢٨٥) واللفظ لهما، سنن أبی داؤد، رقم(٤٠٢٣) وحسنه الألبانی فی "الإرواء"(٤٨/٧) رقم(١٩٨٩)

[2] **صحيح البخاری**، رقم(٥٤٥٨)، سنن أبی داؤد، رقم(٣٨٤٩) واللفظ له، سنن ابن ماجه، رقم(٣٢٨٤)، سنن الترمذی، رقم(٣٤٥٦)

یہ ہمارا آخری کھانا نہیں ہے بلکہ جب تک زندگی ہے کھاتے رہیں گے) اور نہ اس سے بے نیاز ہوا جا سکتا ہے، اے ہمارے رب"

مہمان کی میزبان کے لئے دعا

۞ " اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ "[1]

"اے اللہ! ان کے لئے ان چیزوں میں برکت عطا فرما جو تو نے ان کو دیں، اور انہیں معاف فرما اور ان پر رحم فرما"

کھلانے یا پلانے والے کے لئے دعا

۞ " اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ "[2]

"اے اللہ! اسے کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اسے پلا جس نے مجھے پلایا"

افطاری کرانے والے کے لئے دعا

۞ "اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ

---

[1] صحيح مسلم ، رقم(٢٠٤٢)،سنن أبي داؤد،رقم(٣٧٢٩) ، سنن الترمذی،رقم(٣٥٧٦)

[2] صحيح مسلم ،رقم(٢٠٥٥) ، مسند أحمد(٦/٢) واللفظ له

الْاَ بْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَةُ'' [1]

''روزے دار تمہارے ہاں افطار کرتے رہیں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور اللہ کے فرشتے تمہارے لیے دعائیں کرتے رہیں''

نفلی روزے میں دعوت قبول نہ کرنے والے کی دعا

''رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''جب تم میں سے کسی کو (کھانے کی) دعوت دی جائے تو اسے قبول کرنی چاہیئے، اگر وہ روزے سے ہو تو اسے دعا کرنی چاہیئے اور اگر وہ روزے سے نہ ہو تو اسے کھانا چاہیئے'' (فَلْیُصَلِّ کا معنی ہے ''اسے دعا کرنی چاہیئے'') [2]

---

[1] **صحيح** ، سنن أبي داؤد،رقم(٣٨٥٤)،سنن ابن ماجه،رقم(١٧٤٧) ، وصححه الألباني في آداب الزفاف(ص ١٧٠)

اس دعاء کی روزے دار کے ساتھ، یا افطاری کرانے والے کے ساتھ، کوئی خصوصیت ثابت نہیں ہے بلکہ یہ ہر اس شخص کے لئے عام ہے جسے کوئی کھانا کھلائے، اور جس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی ﷺ نے کسی کے گھر افطار کرنے کے بعد یہ کلمات کہے تو وہ روایت ان الفاظ کے ساتھ ضعیف ہے، تفصیل کے لئے دیکھیں: [آداب الزفاف للألباني(ص ١٧٠)]

[2] **صحيح مسلم** ،رقم(١٤٣١) ، سنن أبي داؤد،رقم(٢٤٦٠) ، سنن الترمذي،رقم(٧٨٠)

روزے دار کو کوئی شخص گالی دے تو وہ کیا کہے

۞ " اِنِّیْ صَائِمٌ ، اِنِّیْ صَائِمٌ "[1]

" بلاشبہ میں روزے سے ہوں، بلاشبہ میں روزے سے ہوں "

نیا پھل دیکھتے وقت کی دعا

۞ " اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا "[2]

" اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے پھل میں برکت فرما، اور ہمارے لئے ہمارے شہر میں برکت فرما، ہمارے لئے ہمارے صاع (ماپنے کے پیمانے) میں برکت فرما، اور ہمارے لئے ہمارے مد میں برکت فرما "

چھینک کی دعائیں

۞ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے کہنا چاہئے: " اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ " " ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے "

---

[1] **صحیح بخاری**، رقم(١٨٩٤) صحیح مسلم، رقم(١١٥١) واللفظ له، سنن أبی داؤد، رقم(٢٣٦٣)

[2] **صحیح مسلم**، رقم(١٣٧٣) واللفظ له، سنن الترمذی، رقم(٣٤٥٤)، سنن ابن ماجه، رقم(٣٣٢٩)

اوراس کے دوست یا بھائی کو کہنا چاہیے: ''یَرْحَمُكَ اللّٰہُ'' ''اللہ تجھ پر رحم فرمائے''۔ اور جب اس کا بھائی یہ کہہ دے تو چھینکنے والا یہ کہے: ''یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ'' ''اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کرے''[1]

۞ اگر کوئی غیر مسلم چھینک آنے پر ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہے تو اسے کہا جائے:

''یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ''[2]

''اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کرے''

دولہا دلہن کو مبارک باد دینے کی دعا

۞ ''بَارَكَ اللّٰہُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَیْكَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ''[3]

---

[1] صحیح البخاری، رقم(٦٢٢٤) واللفظ له ، سنن أبی داؤد، رقم(٥٠٣٣)، سنن الترمذی، رقم(٢٧٤٧)

[2] **صحیح** ، سنن أبی داؤد، رقم(٥٠٣٨)، سنن الترمذی، رقم(٢٧٣٩) الأدب المفرد للبخاری، رقم(٩٤٠) وصححه الألبانی فی "الإرواء" (١١٩/٥) رقم(١٢٧٧)

[3] **صحیح** ، سنن أبی داؤد، رقم(٢١٣٠)، واللفظ لهما ، سنن الترمذی، رقم(١٠٩١)، سنن ابن ماجه، رقم(١٩٠٥) وصححه الألبانی فی "آداف الزفاف" (ص١٧٥)

''اللہ تیرے لیے برکت کرے، اور تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں کو خیر (بھلائی) میں جمع کرے''

شادی کرنے والے کا اپنی بیوی کو دعا، اور نئی سواری خریدتے وقت کی دعا

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص شادی کرے یا خادمہ (لونڈی) خریدے تو اسے یہ دعا کرنی چاہیے:

'' اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْهِ ''[1]

''اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جس پر تو نے اس کو پیدا کیا اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا''۔ اور جب کوئی اونٹ خریدے تو اس کے کوہان کی چوٹی پکڑ کر یہی دعا پڑھے''

[1] **صحيح**، سنن أبي داؤد، رقم(٢١٦٠) واللفظ له، سنن ابن ماجه، رقم(٢٢٥٢) خلق أفعال العباد للبخاري، ت الفهيد، رقم(٢٠٨) وصححه الألباني في "آداف الزفاف" (ص١٧٥)

بیوی کے پاس آنے سے پہلے کی دعا

"بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا" [1]

"اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں شیطان (مردود) سے بچا اور (اس اولاد کو بھی) شیطان سے بچا جو تو ہمیں عطا فرمائے"

غصہ آجانے کے وقت کی دعا

"اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" [2]

"میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے"

[1] **صحيح البخاری**، رقم(١٤١)، صحيح مسلم، رقم(١٤٣٤)، سنن أبی داؤد، رقم(٢١٦١)، سنن الترمذی، رقم(١٠٩٢) واللفظ لهم، سنن ابن ماجه، رقم(١٩١٩)

[2] **صحيح البخاری**، رقم(٦١١٥)، صحيح مسلم، رقم(٢٦١٠)، سنن أبی داؤد، رقم (٤٧٨١)، سنن الترمذی، رقم (٣٤٥٢)

حدیث کی ان چاروں کتابوں میں نیز اور بھی متعدد کتب احادیث میں مکمل صیغہ تعوذ (أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم) کے الفاظ موجود ہیں، اسی طرح قرآن میں بھی ﴿فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم﴾ (١٦/ النحل ٩٨) کے الفاظ موجود ہیں، لہٰذا بعض مشائخ کا یہ فرمانا قطعاً درست نہیں کہ یہ صیغہ قرآن وحدیث کی نص کے بجائے لوگوں کے عمل سے ثابت ہے۔

مصیبت زدہ کو دیکھنے کے وقت کی دعا

۞ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ''(1)

''ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی مخلوق میں بہت سوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے''

دوران مجلس کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک ہی مجلس میں اٹھنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو دفعہ یہ کہتے:

۞ ''رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ''(2)

(1) **حسن**، سنن الترمذی،رقم(٣٤٣٢)، من حديث أبی هريرة، المعجم الأوسط للطبرانی،رقم(٥٣٢٤) من حديث ابن عمر، واللفظ لهما، مسند البزار، رقم (٥٨٣٨)وحسنه الألبانی فی "الصحيحة" برقم(٦٠٢) وبرقم(٢٧٣٧)

(2) **صحيح**، سنن الترمذی،رقم(٣٤٣٤) واللفظ له، سنن أبی داؤد،رقم(١٥١٦)،سنن ابن ماجة،رقم(٣٨١٤)، مسندأحمد(٢/٢١) صحيح ابن حبان ،رقم(٩٢٧) وصححه الألبانی فی "الصحيحة" برقم(٥٥٦)

''اے میرے رب مجھے معاف فرما اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا، انتہائی معاف کرنے والا ہے''

کفارۂ مجلس کی دعا

۞ ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ''[1]

''اے اللہ! پاک ہے تو اپنی تعریفوں سمیت۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں''

مغفرت کی دعا دینے والے کو کیا کہا جائے؟

۞ جو شخص کہے: '' غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ '' ''اللہ تجھے معاف فرمائے''۔ اسے کہو:

---

[1] **صحيح**، سنن أبي داؤد، رقم(٤٨٥٩)، من حديث أبي برزه، سنن الترمذی، رقم (٣٤٣٣) من حديث أبي هريرة واللفظ لهما، سنن النسائی، رقم(١٣٤٤) من حديث عائشة، المستدرك للحاكم، ط الهند(٥٣٧/١) من حديث جبير وصححه الألبانی فی "صحيح الترغيب والترهيب" (٢١٦/٢) وفی "الصحيحة" برقم(٨١) وبرقم(٣١٦٤)
اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ جب بھی کسی مجلس میں بیٹھتے، یا قرآن کی تلاوت کرتے یا نماز ادا کرتے تو آخر میں مذکورہ کلمات پڑھتے۔ [السنن الكبرى للنسائی، رقم(١٠٠٦٧) عمل اليوم والليله للنسائی، رقم (٣٠٨) وصححه الألبانی فی الصحيحة (٤٩٥/٧)]

" وَلَكَ" "اور تجھے بھی معاف کرے"[1]

حسن سلوک کرنے والے کے لئے دعا

۞ "جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْراً"[2]

"اللہ تمہیں (اس سے) زیادہ بہتر بدلہ دے"

دجال سے محفوظ رہنے کے وظائف

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص سورۂ کہف کی شروع کی دس آیتیں حفظ کرے گا، وہ دجال سے محفوظ ہو جائے گا"[3]

۞ اسی طرح ہر نماز کے آخری تشہد میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگنا بھی اس سے تحفظ کا باعث ہے۔[4]

---

[1] **صحيح** ، السنن الكبرى للنسائى ،رقم (١٠١٨٣) ، عمل اليوم والليلة للنسائى،رقم(٤٢١) ، الشمائل المحمدية للترمذى ط إحياء التراث ،رقم(٢٢) وصححه الألبانى فى "مختصرالشمائل"رقم(٢٠)

[2] **صحيح** ، سنن الترمذى،رقم(٢٠٣٥) ، صحيح ابن حبان، ت الأرنؤوط،رقم (٣٤١٣) وصححه الألبانى فى "صحيح الترغيب والترهيب"(٥٧١/١)
سلیمان بن تیمی کا عنعنہ مقبول ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے انہیں دوسرے طبقہ میں رکھا ہے، نیز دیکھئے: أنوار النصيحة (ت/٢٠٣٥)

[3] **صحيح مسلم** ،رقم (٨٠٩)، سنن أبى داؤد،رقم(٤٣٢٣)

[4] دیکھئے اسی کتاب کا صفحہ (٦٧)

محبت کا اظہار کرنے والے کیلئے دعا

۞ جو شخص کہے: " اِنِّیْ اُحِبُّكَ فِی اللهِ " " مجھے تم سے اللہ کے لئے محبت ہے "۔ جواب میں دوسرا شخص کہے: " اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهُ " " وہ ہستی (اللہ تعالیٰ) بھی تجھ سے محبت کرے جس کی خاطر تو نے مجھ سے محبت کی " ①

مال و دولت خرچ کرنے والے کیلئے دعا

۞ " بَارَكَ اللهُ لَكَ فِیْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ " ②

" اللہ تیرے اہل وعیال اور تیرے مال میں برکت دے "

قرض کی ادائیگی کے وقت دعا

۞ " بَارَكَ اللهُ لَكَ فِیْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اِنَّمَا جَزَآءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالاَدَآءُ " ③

---

① **حسن**، سنن أبی داؤد(٥١٢٥) وحسنه الألبانی فی تعليقه علی "هداية الرواة" (٤٤١/٤) رقم(٤٩٤٤) وانظر: الصحيحة ،رقم (٤١٧) ورقم(٤١٨) و رقم(٣٢٥٣)

② **صحيح البخاری**، رقم(٢٠٤٩) ، سنن الترمذی،رقم(١٩٣٣)،سنن النسائی ، رقم(٣٣٨٨)

③ **صحيح** ، سنن النسائی ،رقم(٤٦٨٣) واللفظ له ،سنن ابن ماجة ، رقم(٢٤٢٤) وحسنه الألبانی فی "الإرواء" (٢٢٤/٥) رقم(١٣٨٨)

''اللہ تجھے تیرے اہل وعیال اور مال میں برکت عطا فرمائے ،قرض کا صلہ تو صرف اورصرف شکریہ اورادا ہی ہے''

شرک سے محفوظ رہنے کی دعا

۞ '' اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لاَ اَعْلَمُ ''[1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں (کسی کو) تیرا شریک ٹھہراؤں جب کہ میں جانتا بھی ہوں،اور میں تجھ سے ان غلطیوں کی بخشش مانگتا ہوں جنھیں میں نہیں جانتا''

برکت کی دعا دینے والے کو کیا کہا جائے؟

'' بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ '' ''اللہ تجھ میں برکت کرے'' کہنے والے کو کہا جائے:

---

[1] **حسن لغيره** ، الأدب المفرد للبخاري، ت عبد الباقي،رقم (٧١٦) من حديث أبي بكر، واللفظ له ، مصنف ابن أبي شيبة، ت الشثري،رقم(٣١٥٢٥) من حديث أبي موسى ، وحسنه الألباني في "صحيح الترغيب والترهيب"(١٢١/١) وفي "الضعيفة" ، تحت الرقم (٣٧٥٥)

۞ ”وَفِيْكَ بَارَكَ اللّٰهُ“ (1)

”اوراللہ تعالیٰ تجھ میں بھی برکت دے“

بدشگونی سے اظہار برأت کی دعا

۞” اَللّٰهُمَّ لاَ طَيْرَ اِلاَّ طَيْرُكَ وَلاَ خَيْرَ اِلاَّ خَيْرُكَ وَلاَ اِلٰهَ غَيْرُكَ“ (2)

”اے اللہ! نہیں ہے کوئی بدشگونی مگر تیری ہی بدشگونی (تیرے ہی حکم سے)

---

(1) **حسن**، عمل اليوم والليلة للنسائي،رقم(٣٠٣)،عمل اليوم والليلة لابن السني، ت البرني،رقم(٢٧٨) وقال الألباني : "إسناده جيد"، أنظر:تخريج الكلم الطيب للألباني،رقم٢٣٩)

”عبید بن اَبی الجعد“ کو ابن حجر رحمہ اللہ نے ”صدوق“ کہا ہے۔(تقریب التہذیب لابن حجر،رقم۴۳۶۶)

امام ابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی ۳۵۴) نے بھی انہیں ثقہ کہا ہے، نیز فرمایا: "**عبيد بن أبى الجعد يروى عن جماعة من الصحابة**"، ” عبید بن اَبی الجعد صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں“[الثقات لابن حبان ط االعثمانية(١٣٨/٥)] لہٰذا بعض کا بلاکسی دلیل، اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے عبید بن اَبی الجعد کے سماع کا انکارنا قابل التفات ہے۔

(2) **صحيح**، عمل اليوم والليلة لابن السني، ت البرني،رقم(٢٩٢) واللفظ له، المعجم الكبير للطبراني ط،دار الصميعي، (٢٢/١٣) رقم (٣٨) ←

اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری ہی بھلائی (تیری ہی مشیت سے) اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں''

سواری پر بیٹھنے کی دعا

۞ "بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾، [1] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ

← وصححه الألباني في "الصحيحة" تحت الرقم (١٠٦٥)

بعض نے اس سند پر یہ اعتراض کیا ہے کہ ابن لھیعہ مدلس تھے، اور جس روایت میں انہوں نے سماع کی صراحت کی ہے، اسے ان کے شاگرد نے اختلاط کے بعد روایت کیا ہے۔ عرض ہے کہ "المعجم الکبیر للطبرانی'' میں ابن لھیعہ نے سماع کی صراحت بھی کی ہے اور اس سند میں ان سے روایت کرنے والے "عبداللہ بن یزید ابوعبدالرحمٰن المقری ء'' ہیں، اور انہوں نے ابن لھیعہ سے ان کے اختلاط سے پہلے سنا ہے۔ [تهذيب التهذيب لابن حجر، ط الهند(٥/٣٧٨)]

لہٰذا یہ دونوں اعتراضات بے معنی ہیں۔

[1] قوسین کی دونوں آیات سورۃ الزخرف، رقم (۴۳) آیات (۱۳، ۱۴) کی ہیں۔

فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ "(1)

"اللہ کے نام سے ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے (سواری کو) ہمارے تابع کر دیا ورنہ ہم اسے قابو میں کر لینے والے نہیں تھے۔ اور بے شک ہم اپنے رب ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں، سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے، سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑ ہے۔ اے اللہ! تو پاک ہے یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، پس تو مجھے معاف فرمادے، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا"

آغاز سفر کی دعا

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، ﴿ سُبْحَانَ

(1) **صحيح** ، سنن أبي داؤد، رقم(٢٦٠٢)، واللفظ له ، سنن الترمذي ، رقم(٣٤٤٦) المنتخب من مسند عبد بن حميد، رقم(٨٨) ، المستدرك للحاكم، ط الهند(٢/٩٨)، وصححه الألباني في "صحيح أبي داؤد"(٧/٥٤)رقم(٢٣٤٢)
مؤلف کی کتاب میں "سُبْحَانَكَ" کے بعد "اَللّٰهُمَّ" ہے لیکن تلاش بسیار کے بعد بھی، اس حدیث کے کسی طریق میں اس کا سراغ نہیں مل سکا، لہٰذا ہم نے اسے حذف کر دیا ہے اور سنن اَبی داؤد کے الفاظ درج کئے ہیں۔

الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهُ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِی سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ"[1]

"اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے اسے (سواری کو) ہمارے تابع کر دیا ورنہ ہم اسے قابو میں کر لینے والے نہیں تھے۔ اور یقیناً ہم اپنے رب ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند فرمائے، اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور اس کی لمبی مسافت ہم سے لپیٹ دے۔ اے اللہ! اس سفر میں تو ہی (ہمارا) ساتھی ہے اور (تو ہی ہمارا) جانشین

[1] **صحیح مسلم**، رقم (١٣٤٢) واللفظ له، سنن أبی داؤد، رقم(٢٥٩٩)، سنن الترمذی، رقم(٣٤٤٧)

ہے گھر والوں میں۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت (اس کے) تکلیف دہ منظر اور مال اور گھر والوں میں بری تبدیلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں"

۞ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپسی پر بھی یہی الفاظ کہتے اور ان میں یہ اضافہ کرتے:

"آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ" [1]

"(ہم) واپس لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں"

کسی شہر یا بستی میں داخل ہونے کی دعا

۞ " اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ اَهْلِهَا وَ شَرِّ

---

[1] صحيح مسلم ، رقم (١٣٤٢) واللفظ له ، سنن أبي داؤد، رقم(٢٥٩٩)، سنن الترمذی، رقم(٣٤٤٧)

مَا فِيْهَا" (1)

''اے اللہ! ساتوں آسمانوں اوران چیزوں کے رب جن پر یہ سایہ کیے ہوئے ہیں! اور ساتوں زمینوں اوران چیزوں کے رب جنھیں یہ اٹھائے ہوئے ہیں! اور شیطانوں اوران کے رب جنھیں انھوں نے گمراہ کیا ہے! اور ہواؤں اور ان چیزوں کے رب جو انھوں نے اڑائی ہیں۔ہم تجھ سے اس بستی اس کے باشندوں اوراس (بستی) میں موجود چیزوں کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور ہم تیری پناہ میں آتے ہیں اس کے شر سے اوراس کے باسیوں کے شر سے اور (ان چیزوں کے) شر سے جو اس میں ہیں''

بازار میں داخل ہونے کی دعا

" لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ

(1) **صحيح** ، سنن النسائی الكبرى، الأرناؤوط، رقم(٨٧٧٥) واللفظ له ، شرح مشكل الآثار للطحاوی ،رقم (٢٥٢٩) ، المستدرك للحاكم، ط الهند(٤٤٦/١) وصححه الألبانی فی "الصحيحة" برقم(٢٧٥٩)
مؤلف کی کتاب میں موجود بعض صیغے ہمیں اس روایت کے کسی بھی طریق میں نہیں ملے،لہٰذا ہم نے امام نسائی کے الفاظ درج کر دیئے ہیں، جو اس سلسلے کی سب سے صحیح ترین روایت ہے۔

الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ "[1]

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت اور سب تعریف اسی کے لئے ہے، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ زندہ ہے، مرتا نہیں اسی کے ہاتھ میں سب بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر (کامل) قدرت رکھتا ہے"

سواری پھسلنے کے وقت کی دعا

۞ "بِسْمِ اللّٰهِ"[2]

"اللہ کے نام کے ساتھ"

---

[1] **صحيح** ، سنن الترمذی،رقم(٣٤٢٨) واللفظ له ، سنن ابن ماجه ،رقم (٢٢٣٥)، الدعاء للطبرانی،رقم٧٩٣)، المستدرك للحاكم، ط الهند(١/٥٣٩) و حسنه الألبانی فی "تخريج الكلم الطيب"رقم(٢٣٠)وانظر الصحيحة رقم (٣١٣٩) اس روایت کی طبرانی وغیرہ کی سند حسن لذاتہ ہے،اس کی سند میں "ابوخالد الأحمر" یہ "سلیمان بن حیان" ہے جو صدوق راوی ہے۔

[2] **صحيح** ، سنن أبی داؤد،رقم(٤٩٨٢) وصححه الألبانی فی "تخريج الكلم الطيب"،رقم(٢٣٨)

مسافر کی مقیم کے لیے دعا

"أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لاَ تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ "[1]

"میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں"

مقیم کی مسافر کے لیے دعائیں

"أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ "[2]

"میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے آخری عمل اللہ کے سپرد کرتا ہوں"

"زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ "[3]

---

(1) **حسن**، سنن ابن ماجه، رقم (٢٨٢٥)، عمل اليوم والليلة لابن السنى، ت البرنى، رقم (٥٠٥) واللفظ له، وحسنه الألبانى فى "تخريج الكلم الطيب" رقم (١٦٨) وفى "الصحيحة" برقم (١٦)

(2) **صحيح**، سنن أبى داؤد، رقم (٢٦٠٠) سنن الترمذى، رقم (٣٤٤٣)، سنن ابن ماجة، رقم (٢٨٢٦) وصححه الألبانى فى "صحيح أبى داؤد" (٣٥٣/٧) رقم (٢٣٤٠) وفى "الصحيحة" برقم (١٤)

(3) **حسن**، سنن الترمذى، رقم (٣٤٤٤) واللفظ له، صحيح ابن خزيمة، رقم (٢٥٣٢)، وحسنه الألبانى فى "تخريج الكلم الطيب" رقم (١٧١)، سیار بن حاتم صدوق و حسن الحدیث ہے۔

''اللہ تعالیٰ تمھیں تقویٰ کا زاد راہ عطا فرمائے، تمہارے گناہ بخش دے اور تمہارے لیے بھلائی آسان کر دے تم جہاں بھی ہو''

دوران سفر تسبیح و تکبیر

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم (کسی بلندی پر) چڑھتے تو ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہتے۔ اور جب (کسی نشیب میں) اترتے تو ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' کہتے تھے۔ (1)

دوران سفر صبح کے وقت کی دعا

''سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَحُسْنِ بَلَائِہِ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَائِذاً بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ'' (2)

''ایک سننے والے نے اللہ کی تعریف سنی اور ہم پر اس کے جو اچھے انعامات ہوئے (ان کا تذکرہ بھی سنا) اے ہمارے رب! ہمارا ساتھی بن جا اور ہم پر مہربانی فرما، (ہم یہ دعا کرتے ہیں) اللہ کی پناہ میں آتے ہوئے آگ (کے عذاب) سے''

(1) **صحیح البخاری**، رقم (۲۹۹۳)، صحیح ابن خزیمة، رقم (۲۵٦۲)
(2) **صحیح مسلم**، رقم (۲۷۱۸)، واللفظ له، سنن أبی داؤد، رقم (۵۰۸٦)

دوران سفر یا سفر کے بغیر کسی جگہ ٹھہرنے کی دعا

۞ ''اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ''[1]

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے''

سفر سے واپسی کی دعا

۞ رسول اللہ ﷺ بلند جگہ پر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے:

'' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْن صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ''[2]

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور سب تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا

---

[1] **صحیح مسلم**، رقم (۲۷۰۸)، سنن الترمذی، رقم (۳۴۳۷)، سنن ابن ماجه، رقم (۳۵۴۷)

[2] **صحیح البخاری**، رقم (٦٣٨٥)، واللفظ له، صحیح مسلم، رقم (۱۳٤٤)، سنن أبی داؤد، رقم (۲۷۷۰)، سنن الترمذی، رقم (۹۵۰)

ہے، ہم واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، (اور) اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کردکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے تمام (مخالف) گروہوں کو شکست دے دی''

خوشی یا ناخوشی کی بات سننے والا کیا کہے؟

رسول اللہ ﷺ کے پاس اگر کوئی خوش کن خبر آتی تو آپ فرماتے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی بِنِعْمَتِہِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ''

''سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس کے انعام کے باعث ہی نیک کام مکمل ہوتے ہیں''

اگر کوئی ناپسندیدہ معاملہ سامنے آتا تو آپ ﷺ فرماتے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ''[1]

---

[1] **حسن لغيره** ، سنن ابن ماجه،رقم(٣٨٠٣)، المستدرك للحاكم، ط الهند(٤٩٩/١) وصححه من حديث عائشة ، مسند البزار،رقم(٥٣٣)من حديث علي ، الأسامي والكنى لأبي أحمد الحاكم(ق١٧٩/أ) من حديث ابن عباس ، وحسنه الألباني في "الصحيحة"(الطبعة الجديدة) برقم(٢٦٥) وفي الطبعة القديمة كان متوقفا عن القطع بتحسنه

''ہر حال میں ساری تعریف اللہ ہی کے لئے ہے''

نبی ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

۞ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا'' (1)

۞ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: '' میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو، تم جہاں بھی ہو گے تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے'' (2)

۞ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''وہ آدمی بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے'' (3)

۞ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں چلتے

---

(1) **صحیح مسلم** ، رقم (٣٨٤)، سنن أبی داؤد، رقم (٥٢٣)، سنن الترمذی، رقم (٣٦١٤) سنن النسائی ، رقم (٦٧٨)

(2) **صحیح** ، سنن أبی داؤد، رقم (٢٠٤٢) وصححه الألبانی فی "صحیح أبی داؤد" (٢٨٢/٦) رقم (١٧٨٠)

(3) **صحیح** ، سنن الترمذی، رقم (٣٥٤٦)، وصححه الألبانی فی تعلیقه علی "هداية الراواة" (٤٢٠/١) رقم (٨٩٣)، ونحوه عند القاضی اسماعیل فی "فضل الصلاة علی النبی ﷺ" رقم (١٦) وصححه الألبانی فی تحقیقه

پھرتے رہتے ہیں، وہ میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں‘‘ (1)

۞ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ’’جب بھی کوئی شخص مجھے سلام کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ میں لوٹاتا ہے تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں‘‘ (2)

کثرت سے سلام کہنے کی تلقین

۞ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ’’تم جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک کہ تم مومن نہیں ہوگے اور تم مومن نہیں ہوگے جب تک کہ تم باہم محبت نہ کروگے، کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم ایک دوسرے سے محبت کروگے! آپس میں سلام کثرت سے کہو۔‘‘ (3)

۞ صحابی رسول عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’تین چیزیں ایسی ہیں جو شخص انھیں جمع کرلے گا وہ ایمان کو سمیٹ لے گا: ☆ اپنے آپ سے

---

(1) **صحیح**، سنن النسائی، رقم(۱۲۸۲) فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ للقاضی إسماعیل رقم(۲۱) وصححه الألبانی فی "الصحیحة" برقم(۲۸۵۳)

(2) **حسن**، سنن أبی داؤد، رقم(۲۰۴۱) وحسنه الألبانی فی "صحیح أبی داؤد"(۲۸۱/۶) رقم(۱۷۷۹)

(3) **صحیح مسلم**، رقم (۵۴)، سنن أبی داؤد، رقم(۵۱۹۳)، سنن الترمذی، رقم(۲٦۸۸)، سنن ابن ماجة، رقم(٦۸)

انصاف کرنا۔☆ لوگوں کو بے دریغ سلام کہنا۔☆ تنگدست ہونے کے باوجود (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنا‘‘ [1]

۞ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ: ’’ایک آدمی نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ اسلام میں کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کھانا کھلا، اور جسے تم پہچانتے ہو اور جسے نہیں پہچانتے (سب کو) سلام کہو‘‘ [2]

کافر کے سلام کا جواب

۞ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ’’جب اہل کتاب (یہودی اور عیسائی)

---

[1] **صحیح موقوف**، مصنف ابن أبی شیبة، ت الشثری، رقم(٣٢٤٦١)، شعب الإیمان للبیهقی، ط الرشد، رقم (١٠٧٢٦)، تهذیب الآثار للطبری، رقم (١٩٤) وعلقه البخاری قبل الحدیث (٢٨) وصححه الألبانی فی ”تخریج الکلم الطیب“ رقم(٢٩٧)

بیہقی کی سند میں ابواسحاق السبیعی نے سماع کی صراحت کردی ہے، نیز طبری کی سند میں ابواسحاق کے شاگرد شعبہ ہیں جو ابواسحاق اور اپنے دیگر اساتذہ کی صرف مصرح بالسماع روایت ہی نقل کرتے ہیں۔

[2] **صحیح البخاری**، رقم(١٢)، صحیح مسلم، رقم(٣٩)، سنن أبی داؤد، رقم(٥١٩٤)، سنن النسائی، رقم(٥٠٠٠)، سنن ابن ماجة، رقم(٣٢٥٣)

تمہیں سلام کہیں تو تم کہو: ''وعلیکم'' ''اور تم پر بھی'' (1)

مرغ بولنے اور گدھا رینکنے کے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی دعا کرو، مثلاً کہو: '' اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِكَ '' ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں'' (کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے)۔

اور جب تم گدھے کے رینکنے کی آواز سنو تو کہو: ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ '' ''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے'' کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔ (2)

رات کو کتوں کے بھونکنے کے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم رات کو کتوں کے بھونکنے اور گدھے کے رینکنے کی آواز سنو تو ان سے اللہ کی پناہ میں آنے کی دعا کرو کیونکہ یہ ایسی

(1) **صحيح البخاری**، رقم(٦٢٥٨)،صحيح مسلم ،رقم(٢١٦٣)سنن أبی داؤد،رقم(٥٢٠٧) ،سنن الترمذی،رقم(٣٣٠١)،سنن ابن ماجة ،رقم(٣٦٩٧)

(2) **صحيح البخاری** ،رقم(٣٣٠٣)، صحيح مسلم ،رقم(٢٧٢٩)، سنن النسائی الكبری، الأرناؤوط،رقم(١٠٧١٣) وورد عنده صيغة التعوذ كاملا ، سنن أبی داؤد،رقم(٥١٠٢) ،سنن الترمذی،رقم(٣٤٥٩)

چیزیں دیکھتے ہیں جنھیں تم نہیں دیکھ پاتے'' (1)

ایسے شخص کے لئے دعا جسے گالی یا تکلیف دی ہو

۞ بشری تقاضے کے تحت اگر آپ ﷺ کسی پر ناراض ہوکر اس کے متعلق نازیبا الفاظ کہتے تو پھر اس کے لئے یہ دعا کرتے:

'' اَللّٰهُمَّ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذَالِكَ لَهُ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' (2)

''اے اللہ! جس کسی مومن کو میں نے برا بھلا کہا پس تو اسے اس مومن کے لئے قیامت کے دن اپنی طرف قربت کا ذریعہ بنادے''

مسلمان دوسرے مسلمان کی تعریف میں کیا کہے؟

۞ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو ہر صورت اپنے دوست

---

(1) **صحیح**، سنن أبی داؤد، رقم(۵۱۰۳)، صحیح ابن حبان، ت الأرنؤوط، رقم (۵۵۱۸)، مسند أبی یعلی الموصلی، رقم (۲۳۲۷) وصححه الألبانی فی تعلیقه علی ''هدایة الرواة'' (۱۹۰/۴) رقم(۴۲۳۲)

ابن حبان اور ابویعلی کی روایت میں محمد بن اسحاق نے سماع کی صراحت کردی ہے۔

(2) **صحیح البخاری**، رقم(۶۳۶۱)، واللفظ له، صحیح مسلم، رقم(۲۶۰۱)، مسلم کے الفاظ میں یہ بھی ہے: ''اسے اس کے لئے پاکیزگی اور رحمت بنادے''

کی تعریف کرنی ہو (بشرطیکہ وہ یہ چیز جانتا ہو) تو اسے یہ الفاظ استعمال کرنے چاہئیں: ''میں سمجھتا ہوں کہ وہ شخص ایسے اور ایسے (مثلاً: متقی، نیک، عالم با عمل، دیانتدار وغیرہ) ہے، تاہم اللہ تعالیٰ اس کا محاسب ہے، میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کو پاک قرار نہیں دے سکتا'' [1]

جب مسلمان اپنی تعریف سنے تو کیا کہے؟

" اَللّٰهُمَّ لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَاغْفِرْ لِيْ مَا لاَ يَعْلَمُوْنَ، [2] [وَاجْعَلْنِيْ خَيْراً مِمَّا يَظُنُّوْنَ] [3]

---

[1] **صحيح بخاری**، رقم(٢٦٦٢) ،صحيح مسلم ، رقم (٣٠٠٠) واللفظ له ، سنن أبی داؤد،رقم(٤٨٠٥)،سنن ابن ماجة،رقم(٣٧٤٤)

[2] **صحيح موقوف** ، الأدب المفرد للبخاری، ت عبد الباقی،رقم(٧٦١)، مصنف ابن أبی شيبة، ت الشثری،رقم(٣٨٤٤٦)، الزهد لأحمد بن حنبل،رقم(١١٥٠) وصححه الألبانی فی "صحيح الأدب المفرد"(ص٢٨٤)
مبارک بن فضالہ نے ابن أبي شیبہ کی روایت میں سماع کی صراحت کردی ہے، لہٰذا جس نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے وہ غلطی پر ہے۔

[3] **منقطع** ، مصنفات أبی العباس الأصم ،رقم(٢٧٨) ، شعب الإيمان،ط ، الرشد (٥٠٤/٦) ، عن بعض السلف واللفظ لهما ، ونحوه فی المجتنى لابن دريد، ط العثمانية(ص١٥) ومن طريقه أخرجه ابن عساكر فی تاريخ دمشق (٣٣٢/٣) عن أبی بكر الصديق وسنده منقطع ،وذكره الألبانی فی "صحيح الأدب المفرد"(ص٢٨٤) وسكت على هذه الزيادة

''اے اللہ! میری اس وجہ سے گرفت نہ فرمانا، جو یہ لوگ کہہ رہے ہیں اور مجھے وہ معاف فرمادے جو یہ نہیں جانتے اور مجھے اس سے زیادہ بہتر بنادے جو یہ (میرے بارے) میں گمان رکھتے ہیں''

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والا لبیک کیسے کہے؟

۞ ''لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ''[1]

''اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بلاشبہ ہر تعریف اور نعمت تیرے ہی لئے ہے اور تیری ہی بادشاہت ہے تیرا کوئی شریک نہیں''

حجر اسود کے قریب جا کر اللہ اکبر کہنا

۞ نبی ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا، جب آپ حجر اسود کے پاس آتے تو اس کی طرف، اپنے پاس موجود کسی چیز (خم دار چھڑی) کے

---

[1] **صحیح البخاری**، رقم(١٥٤٩) صحیح مسلم، رقم(١١٨٤)، سنن أبی داؤد، رقم(١٨١٢) سنن الترمذی، رقم(٨٢٥)، سنن النسائی، رقم(٢٧٤٨)، سنن ابن ماجة، رقم(٢٩١٨)

ذریعے سے اشارہ کرتے اور ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتے۔ (1)

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان دعا

نبی کریم ﷺ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (2)

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما، اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا''

صفا اور مروہ کے مقام پر پڑھی جانے والی دعا

رسول اللہ ﷺ جب صفا کے قریب ہوئے تو فرمایا: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ﴾ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ ''بلاشبہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، میں وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے شروع کیا''

پھر نبی ﷺ نے صفا سے آغاز فرمایا۔ اس کے اوپر چڑھتے گئے یہاں تک کہ

---

(1) صحیح البخاری، رقم (١٦١٣) "الشی" (کسی) چیز سے مراد چھڑی ہے۔

(2) حسن، سنن أبی داؤد، رقم (١٨٩٢) وحسنه الألبانی فی "صحیح أبی داؤد" (١٤١/٦)، رقم (١٦٥٣) آیت سورۃ البقرۃ (۲/۲۰۱) کی ہے۔

بیت اللہ کو دیکھا پھر قبلے کی طرف منہ کیا اور اللہ کی توحید اور کبریائی بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے:

”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ“

”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے ہی نے (مخالف) گروہوں کو شکست دی“

پھر اس کے درمیان دعا فرمائی اس طرح تین دفعہ کہا، حدیث لمبی ہے اور اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے مروہ پر بھی ویسے ہی کیا جیسے صفا پر کیا۔ [1]

یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) کی دعا

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر دعا یوم عرفہ کی دعا ہے، اور (اس

[1] **صحيح مسلم**، رقم (١٢١٨) واللفظ له، سنن أبي داؤد، رقم (١٩٠٥) سنن ابن ماجه رقم (٣٠٤٧) آیت سورۃ البقرۃ (٢/١٥٨) کی ہے۔

دن) جو کچھ میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا ہے اس میں سب سے افضل یہ ہے:

" لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ "[1]

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے"

مشعر حرام کے پاس ذکر واذکار

۞ نبی ﷺ قصوا (اونٹنی) پر سوار ہو گئے، جب مشعر حرام (مزدلفہ) پہنچے تو قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی: اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور کلمات توحید کہتے رہے۔ خوب روشنی ہونے تک یہیں ٹھہرے رہے، پھر سورج نکلنے سے پہلے یہاں سے روانہ ہو گئے۔[2]

---

[1] **حسن لغيره** ، سنن الترمذی،رقم(٣٥٨٥) من حديث عبدالله بن عمرو ، فضل عشر ذی الحجة للطبرانی،رقم(٥١) من حديث علی، واللفظ لهما، موطأ مالك ت الباقی (١/٢١٤) من حديث طلحة مرسلا وحسنه الألبانی فی "الصحيحة" برقم(١٥٠٣)

[2] **صحيح مسلم** ،رقم(١٢١٨) واللفظ له ، سنن أبی داؤد،رقم(١٩٠٥)

رمی جمرات کے وقت ہر کنکری کے ساتھ تکبیر

✿ رسول اللہ ﷺ تینوں جمرات کے پاس جب بھی کنکری پھینکتے ''اللہ اکبر'' کہتے۔ پھر آگے بڑھتے اور پہلے اور دوسرے جمرے کے بعد دعا بھی فرماتے۔ تاہم آخری جمرے کو رمی کرتے ہوئے ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے اور اس کے پاس ٹھہرے بغیر واپس ہو جاتے۔ (1)

تعجب اور خوشی کے وقت کی دعا

✿ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' (2)

''اللہ پاک ہے''

✿ اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' (3)

---

(1) **صحيح البخاری**،رقم(١٧٥٣) واللفظ له ، سنن النسائی ،رقم(٣٠٨٣)

(2) **صحيح البخاری**،رقم(٦٢١٨) سنن الترمذی (٢١٩٦) من حديث أم سلمة ، صحيح البخاری،رقم(٢٨٣)، صحيح مسلم ،رقم(٣٧١) ،سنن أبی داؤد،رقم(٢٣١)سنن النسائی ،رقم(٢٦٩)من حديث أبی هريرة

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا تعلق خوشی کے موقع سے ہے، جبکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا تعلق تعجب کے موقع سے ہے۔

(3) **صحيح البخاری**،رقم(٤٧٤١) ،صحيح مسلم ،رقم(٢٢٢) من حديث أبی سعيد ، صحيح بخاری،رقم(٦١٠)،صحيح مسلم ،رقم(١٣٦٥)،سنن النسائی،رقم(٣٣٨٠)سنن الترمذی،رقم(١٥٥٠) من حديث أنس

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی حدیث کا تعلق خوشی کے موقع سے ہونا زیادہ ظاہر ہے، جبکہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا تعلق تعجب کے موقع سے ہے۔

''اور اللہ سب سے بڑا ہے''

خوشخبری ملنے پر کیا کریں

۞ ''نبی اکرم ﷺ کو کسی خوش کن چیز کی اطلاع ملتی تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاتے'' (1)

جسم میں تکلیف محسوس ہو تو کیا کہیں؟

۞ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''جسم کے جس حصے میں تکلیف ہو، اس پر اپنا ہاتھ رکھو اور تین دفعہ کہو: ''بِسْمِ اللّٰهِ'' ''اللہ کے نام سے''

اور سات دفعہ کہو: ''أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ'' (2)

''میں اللہ اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں، اس چیز کے شر سے جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس کا مجھے اندیشہ ہے''

---

(1) **حسن**، سنن أبی داؤد، رقم(٢٧٧٤)، سنن الترمذی، رقم(١٥٧٨)، سنن ابن ماجة، رقم(١٣٩٤)، وحسنه الألبانی فی "الإرواء" (٢/٢٢٦) رقم(٤٧٤)

(2) **صحیح مسلم**، رقم(٢٢٠٢) واللفظ له، سنن أبی داؤد، رقم(٣٨٩١)، سنن الترمذی، رقم(٢٠٨٠)، سنن ابن ماجة، رقم(٣٥٢٢)

اپنی نظر لگ جانے کا اندیشہ ہو تو کیا کہیں؟

۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا اپنے ہاں یا اپنے مال میں خوش کن چیز دیکھے تو [اسے برکت کی دعا کرنی چاہیئے] کیونکہ نظر (لگ جانا) حق ہے''۔ (1)

گھبراہٹ کے وقت کیا کہا جائے

۞ '' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ '' (2)

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں''

عام جانور یا اونٹ ذبح کرتے وقت کی دعا

۞ ''بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ [اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ] اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ

---

(1) **صحيح** ، مسندأحمد(٣/٤٤٧) والسياق له ، سنن ابن ماجة ،رقم(٣٥٠٩)، المستدرك للحاكم، ط الهند(٤/٢١٥) والزيادة التى بين المعكوفتين عندهما ، موطأ مالك ت عبد الباقى(٢/٩٣٨)، وصححه الألبانى فى "الصحيحة" برقم(٢٥٧٢)

(2) **صحيح بخارى** ، رقم(٣٣٤٦)،صحيح مسلم ،رقم(٢٨٨٠)،سنن الترمذى،رقم(٢١٨٧)،سنن ابن ماجة،رقم(٣٩٣٥)

مِنْ[....] [1] ''(میں) اللہ تعالیٰ کے نام سے (ذبح کرتا ہوں) اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! یہ تیری ہی طرف سے اور تیرے ہی لئے ہے۔ اے اللہ! تو (اسے) [....] کی طرف سے قبول فرما''

---

[1] **صحیح مسلم**، رقم(١٩٦٦)، التسمية والتكبير فيه، صحيح مسلم رقم (١٩٦٧) الجملة الأخيرة فيه، مستخرج أبي عوانة، رقم(٧٧٩٨) والزيادة التي بين المعكوفتين عنده وإسناده صحيح

بعض کا یہ کہنا کہ '' اَللّٰھُمَّ مِنْكَ وَلَكَ'' سے لے کر آخر تک کے الفاظ ثابت نہیں، بالکل غلط ہے کیونکہ آخری جملہ '' اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِن'' تو صحیح مسلم ہی کی دوسری حدیث، رقم (١٩٦٧) میں ثابت ہے۔ اور رہے '' اَللّٰھُمَّ مِنْكَ وَلَكَ'' کے الفاظ، تو یہ بھی مستخرج ابوعوانہ رقم (٧٧٩٨) میں ثابت ہیں، اس کی سند میں قتادہ سے شعبہ نے روایت کیا ہے، اور قتادہ سے جب شعبہ روایت کریں تو ان کا عنعنہ حجت ہوتا ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ نے ان الفاظ والی ایک اور روایت کو حسن کہا ہے، [تعليق على هداية الرواة(٢/١٢٨) حاشيه رقم(٢)]

معلوم ہوا یہ روایت بالکل صحیح ہے، لہٰذا بعض کا دیگر طرق سے آنکھیں بند کر کے صرف بیہقی کی سند دیکھ کر اسے ضعیف کہہ دینا بہت بڑا تساہل ہے۔

نوٹ:۔ مؤلف کی کتاب میں ''مِنّیْ'' ہے، ''ی'' کا اضافہ مؤلف کی طرف سے ہے اگر کوئی شخص خود اپنی طرف سے ذبح کرے تو وہ ''منی'' کہے گا، لیکن کوئی دوسرے کی طرف سے ذبح کرے تو ''من'' کہہ کر اس کے بعد اس شخص کا نام ذکر کرے گا۔

سرکش شیاطین کے مکروفریب سے بچنے کی دعا

۞ "اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلاَ فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقاً يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ" [1]

"میں اللہ تعالیٰ کے ان کلمات کی پناہ میں آتا ہوں جن سے کوئی نیک اور کوئی بدآگے نہیں گزر سکتا، اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا فرمایا اور پھیلایا اور وجود عطا کیا اور اس چیز کے شر سے جو آسمانوں سے اترتی ہے اور اس چیز کے شر

[1] **حسن**، مسند أحمد(۳/۴۱۹)، مصنف ابن أبي شيبة، ت الشثری، رقم(۳۱۶۰۱)، عمل اليوم والليلة لابن السني، ت البرني، رقم (۶۳۷) وحسنه الألباني في "الصحيحة" برقم (۲۹۹۵)
مؤلف کی کتاب میں " وَبَـــرَأَ وَذَرَأَ" ہے، جبکہ مسند احمد وغیرہ میں یہ ترتیب نہیں ہے، لہذا ہم نے الفاظ مسند احمد وغیرہ کے مطابق درج کیے ہیں۔

سے جو اس میں چڑھتی ہے اور اس چیز کے شر سے جسے اس نے زمین میں پھیلایا اور اس چیز کے شر سے جو اس سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کے وقت ہر آنے والے کے شر سے سوائے ایسے رات کو آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آئے اے نہایت رحم کرنے والے"

توبہ واستغفار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! بے شک میں اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ معافی مانگتا ہوں اور اس سے توبہ کرتا ہوں" (1)

"نیز نبی ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! اللہ کے حضور توبہ کرو کیونکہ میں اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں سو سے زیادہ مرتبہ توبہ کرتا ہوں" (2)

آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص یہ کلمات " اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوبُ اِلَیهِ" کہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے خواہ لڑائی سے بھاگا ہو"۔ (3)

---

(1) **صحيح البخاری**،رقم(٦٣٠٧) واللفظ له ، سنن الترمذی،رقم(٣٢٥٩)

(2) **صحيح مسلم** ، رقم (٢٧٠٢)، واللفظ له ، سنن أبی داؤد،رقم(١٥١٥)

(3) **صحيح** ، سنن أبی داؤد،رقم(١٥١٧)،سنن الترمذی،رقم(٣٥٧٧)، المستدرك للحاكم، ط الهند(١/٥١١) واللفظ له،وصححه الألبانی فی " الصحيحة" برقم(٢٧٢٧)

۞ " آپ ﷺ نے فرمایا: "رب تعالیٰ بندے کے سب سے نزدیک رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ اگر تم ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہو جو اس وقت اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ہو جاؤ" (1)

۞ " نبی ﷺ نے فرمایا: "بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ نزدیک سجدہ کرتے ہوئے ہوتا ہے۔ لہٰذا سجدے میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرو"۔ (2)

۞ " رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے دل پر پردہ سا آ جاتا ہے اور میں دن میں سو دفعہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں" (3)

حمد وثنا، تکبیر اور لا الہ الا اللہ کی فضیلت

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ کہے: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ" (پاک ہے اللہ اپنی خوبیوں سمیت)۔ تو اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تو بھی معاف ہو جاتے ہیں"۔ (4)

---

(1) **صحیح** ، سنن الترمذی رقم(۳۵۷۹)، واللفظ له ، سنن النسائی ، رقم(۵۷۲) و صححه الألبانی فی "صحیح أبی داؤد"(۲۳/۵)تحت الرقم(۱۱۵۸)

(2) **صحیح مسلم** ، رقم (۴۸۲)، سنن أبی داؤد، رقم(۸۷۵)، سنن النسائی، رقم(۱۱۳۷)

(3) **صحیح مسلم** ، رقم (۲۷۰۲)، ، سنن أبی داؤد، رقم(۱۵۱۵)

(4) **صحیح البخاری**، رقم(٦٤٠٥)، صحیح مسلم ، رقم(۲٦۹۱)، سنن الترمذی، رقم(۳٤٦۸)، سنن ابن ماجة، رقم(۳۸۱۲)

۞ "نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص دس دفعہ یہ دعا پڑھے:

" لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ " "اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی ہی بادشاہت اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے"

وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کیے" (1)

۞ " آپ ﷺ نے فرمایا: "دو کلمے زبان پر ہلکے پھلکے ہیں (لیکن) میزان میں انتہائی وزنی اور اللہ تعالیٰ کو از حد محبوب ہیں۔ (اور وہ یہ ہیں) "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ " "پاک ہے اللہ اپنی خوبیوں سمیت، پاک ہے اللہ بہت عظمت والا" (2)

۞ " آپ ﷺ نے فرمایا: "میں یہ (کلمات) کہوں: "سُبْحَانَ اللّٰهِ

(1) **صحیح البخاری**، رقم(٦٤٠٤)، صحیح مسلم ،رقم(٢٦٩٣) واللفظ له، سنن الترمذی،رقم(٣٥٥٣)

(2) **صحیح بخاری**، رقم(٦٦٨٢)،صحیح مسلم ،رقم(٢٦٩٤)،سنن ابن ماجة، رقم(٣٨٠٦) واللفظ لهم، سنن الترمذی،رقم(٣٤٦٧)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ أَكْبَرُ'' ''اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے''
تو مجھے یہ عمل ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے'' (1)

❁ '' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکیاں حاصل کرنے سے عاجز ہے؟ ہم نشینوں میں سے کسی نے دریافت کیا کہ ہم میں سے کوئی شخص ایک ہزار نیکی کیسے کرے؟ آپ نے فرمایا: وہ سو مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' کہے۔ تو اس کے (نامۂ اعمال) میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں'' (2)

❁ '' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایک دفعہ کہتا ہے: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ العَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ'' ''پاک ہے اللہ عظمتوں والا اپنی تعریفوں کے ساتھ''۔ اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے'' (3)

---

(1) **صحيح مسلم**، رقم (٢٦٩٥)، سنن الترمذی، رقم (٣٥٩٧)

(2) **صحيح مسلم**، رقم (٢٦٩٨)

(3) **صحيح**، سنن الترمذی، (٣٤٦٤) و حسنه الألبانی فی "الصحيحة" برقم (٦٤)
ابوالزبیر کا اصطلاحی مدلس ہونا ثابت نہیں، بعض نے کتاب سے غیر مسموع حدیث کی روایت کے معنی میں انہیں مدلس کہا ہے، لیکن یہ اصطلاحی تدلیس نہیں ہے بلکہ کتاب سے روایت ہے، اور وہ بھی ایسی کتاب سے، جن کی ساری احادیث کو ابوالزبیر نے یا تو خود جابر رضی اللہ عنہ سے سن رکھا ہے یا کسی اور واسطے سے جابر رضی اللہ عنہ سے ←

۞ ''آپ ﷺ نے فرمایا:'' اے عبد اللہ بن قیس کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کہو : ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'' ''گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے'' (1)

۞ '' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو چار کلمات بہت زیادہ پیارے ہیں: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ'' ''اللہ

← سنا ہے، خود ابوالزبیر کا بیان ہے:
''منه ما سمعت، ومنه ما حدثت عنه'' اس (صحیفہ) میں سے بعض وہ احادیث ہیں جن کو میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے براہ راست سنا ہے اور بعض کو کسی اور نے مجھے جابر کے حوالے سے بیان کیا ہے [الضعفاء للعقیلی، ت د مازن (٣٨٢/٥) وإسناده صحيح]
چونکہ ابوالزبیر کے پاس جابر رضی اللہ عنہ کا اصل صحیفہ موجود تھا، اس لئے جابر رضی اللہ عنہ کی وہ احادیث جنہیں ابوالزبیر نے کسی کے واسطے سے سنا تھا، اور وہ اس صحیفہ میں موجود تھیں، انہیں ابوالزبیر نے براہ راست کتاب سے بیان کردیا ہے، اس طرز عمل کا نام بھی تدلیس ہے اور ابوالزبیر کو اسی معنی میں بعض نے مدلس کہا ہے۔ لیکن اس طرح کے مدلس کا عنعنہ رد نہیں ہوتا۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھیں أنوار الصحيفه (ت/٣٤٦٤)

(1) **صحيح البخاري**، رقم (٤٢٠٥)، صحيح مسلم، رقم (٢٧٠٤)، سنن أبي داؤد، رقم (١٥٢٦)، سنن الترمذي، رقم (٣٤٦١)، سنن ابن ماجة، رقم (٣٨٢٤)

پاک ہے تمام تعریفات اللہ کے لئے ہیں، اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے''۔ان میں سے جو بھی پہلے کہہ لیا جائے کوئی حرج نہیں''[1]

۞'' ایک بدو (اعرابی) آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ''مجھے کچھ کلام سکھائیں جو میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا: کہو:

'' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ''"اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے،اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے بہت زیادہ اور پاک ہے اللہ جو ساری کائنات کا رب ہے برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ غالب (اور) حکمت والے ہی کی توفیق سے''

اعرابی کہنے لگا یہ کلمات تو میرے رب کے لئے ہیں میرے لئے کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس طرح کہو:'' اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ '' ''اے اللہ مجھے معاف فرمادے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت

[1] صحیح مسلم، رقم (۲۱۳۷) واللفظ له، سنن ابن ماجة، رقم (۳۸۱۱)

دے اور مجھے رزق دے''(1)

✿'' جب کوئی مسلمان ہوتا تو نبی کریم ﷺ اسے نماز سکھاتے، پھر اسے حکم فرماتے کہ ان کلمات سے دعا کیا کرو۔'' اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِی وَارْزُقْنِیْ'' ''اے اللہ مجھے معاف فرمادے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے''(2)

✿'' آپ ﷺ نے فرمایا:''سب سے افضل ذکر:'' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' ہے، اور سب سے افضل دعا:''اَلحَمْدُ لِلّٰهِ'' ہے۔''(3)

✿'' باقیات صالحات (باقی رہنے والے عمل) یہ ہیں:

---

(1) **صحیح مسلم** ،رقم(٢٦٩٦) واللفظ له ، سنن أبی داوٗد،رقم(٨٣٢)
ابوداوٗد کی روایت کے اخیر میں ہے: جب اعرابی چلا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے اپنے ہاتھ خیر سے بھر لئے۔

(2) **صحیح مسلم** ،رقم(٢٦٩٧) واللفظ له ، ،سنن ابن ماجة ،رقم(٣٨٤٥)
صحیح مسلم میں اس روایت کے ایک طریق کے اخیر میں یہ اضافہ ہے:''یہ الفاظ تیرے لئے دنیا و آخرت کی بھلائیاں جمع کردیں گے''

(3) **حسن** ، سنن الترمذی ،رقم(٣٣٨٣) ،سنن ابن ماجة،رقم(٣٨٠٠) وحسنه الألبانی فی تعلیقه علی "هداية الرواة"(٢/٤٣٥)رقم(٢٢٤٦)"الصحيحة" برقم(١٤٩٧)

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ"

"اللہ پاک ہے سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے" (1)

نبی ﷺ تسبیح کیسے گنتے تھے؟

۞ "عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو تسبیح گنتے دیکھا (بعض روایت میں یہ بھی ہے) "اپنے داہنے ہاتھ پر" (2)

مختلف نیکیاں اور جامع آداب

۞ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات کی جب ابتداء ہو یا (آپ ﷺ نے

(1) **حسن** ، مسند أحمد(۱/۷۱) وصححه الألباني في "الصحيحة" برقم(۳۲٦٤)

(2) **حسن** ، سنن أبي داؤد،رقم(۱۵۰۲) ، سنن الترمذي،رقم(۳٤۸٦) وصححه الألباني في "صحيح سنن أبي داؤد"(۲۳۷/۵) رقم(۱۳٤٦) دیکھئے: أنوار النصيحة(د/۱۵۰۲)

فرمایا) جب شام ہوتو اپنے بچوں کو روک لو (اور گھر سے باہر نہ نکلنے دو) کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں پھر جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو اور دروازے بند کرلو اور اس وقت اللہ کا نام لو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا منہ باندھ دو۔ اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو، خواہ کسی چیز کو چوڑائی میں رکھ کر ہی ڈھک سکو اور اپنے چراغ (سونے سے پہلے) بجھا دیا کرو۔“[1]

وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

---

[1] **صحيح البخاری**، رقم(٥٦٢٣)، صحيح مسلم، (٢٠١٢)، سنن أبی داؤد، رقم(٣٧٣١)، سنن الترمذی، رقم(١٨١٢)، سنن ابن ماجة، رقم(٣٤١٠)

فہرست

آج دنیا کو خالص اسلامی تعلیم کی سخت ضرورت ہے۔ اسی کو محسوس کرتے ہوئے 2004 میں اسلامک انفارمیشن سینٹر شروع کیا گیا جو بخوبی لوگوں تک قرآن اور صحیح احادیث کی تعلیم سلف صالحین کے منہج کے مطابق پہنچا رہا ہے۔ اختلاف کا حل اور امت کا اتحاد اسی طریقے میں ہے۔

ممبئ میں قائم اس سینٹر کی دو شاخیں ہیں، کرلا اور اندھیری میں۔ جہاں ہمارے علماء مختلف پروجیکٹس پر کام کرتے ہیں؛ جیسے اسلامی کورسیز، اسلامی واٹس ایپ ہیلپ لائن، اسلامی کتابیں، اسلامی ماہنامہ اہل السنہ، دعوت ڈیسک، اسلامی دروس، ہفتہ واری پروگرامز، سالانہ کوئز امتحان، وغیرہ۔

اسلامک انفارمیشن سینٹر اور اس کی سرگرمیاں

islamicinformationcentre mumbaiIC www.islamsmessage.com mumbaiIC